بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جن سے دُنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہونچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دُنیا کی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہونچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنس کر اپنے آپ کو ذلیل کرے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعظ میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ سُننے والے اُکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ ٹھہرے کہ گھر والا تنگ ہو جاوے، اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اُٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا ایسا برتاؤ کرنا کہ جس سے دوسرا آدمی اُکتا جائے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ اس واسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھدی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہونچے۔

بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی :-

(۱) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو۔ کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا

کبھی رات کو جان کا یا چیز کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑ کھڑ
ہی نیند اڑانے کو بہت ہے۔ ۲۔ کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی
دھوپ دیتی رہا کرو۔ ۳۔ گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو۔ ۴۔
اگر تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ۔ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ
سے کیا کرو سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا
چرخہ کاتنا اس سے بدن تندرست رہتا ہے۔ ۵۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں
اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جائے یا اس
کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔ ۶۔ سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ
ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی
رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈھنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی
دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمہارے برتنے کی
ہیں ان کی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی مل جائے۔ ۷۔
راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر سل وغیرہ مت ڈالو اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی جگہ دن ہی میں کوئی جھپٹا ہوا روز کی موافق بے کھٹکے
چلا آ رہا ہے وہ الجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی۔ ۸۔ جب تم سے
کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سن کر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہہ دو کہ تاکہ کہنے
والے کا دل ایک طرف ہو جاوے نہیں تو ایسا ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس
نے سن لیا ہے اور تم نے سنا ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دو گی اور تم کو کرنا منظور
نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔ ۹۔ نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا
کرو کیونکہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو تو اس کا کچھ علاج ہی
نہیں۔ ۱۰۔ دال میں ساگ میں مرچ کتر کر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ
کتر کر ڈالنے سے بیج اس کے ٹکڑے ثابت رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آ جا

ہے تو اُن بیجوں سے تمام منہ میں آگ لگ جاتی ہے۔ ۱۱۔ اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اس کو خوب دیکھ لو نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تاکہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجائے۔ ۱۲۔ بچوں کو ہنسی میں مت اچھالو اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ اللہ بچا دے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جائے اسی طرح ان کے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے۔ ۱۳۔ جب برتن خالی ہو جائے تو اس کو ہمیشہ دھو کر الٹا رکھو اور جب دوبارہ اس کو برتنا چاہو تو پھر اس کو دھو لو۔ ۱۴۔ برتن زمین پر رکھ کر اگر ان میں کھانا نکالو تو ویسے ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھدو پہلے اُس کے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو۔ ۱۵۔ کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا ناحق اس کو شرمندگی ہوتی ہے۔ ۱۶۔ جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر مت تھوکو، ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فراغت کر آؤ۔ ۱۷۔ کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سُننے والے کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ۱۸۔ بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جائے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دُکھ جاتا رہے گا۔ ۱۹۔ اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی وہاں موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے ادھر اشارہ مت کرو ناحق اس کو شبہ ہوگا۔ اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے۔ ۲۰۔ بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ۔ ۲۱۔ دامن آنچل آستین سے ناک مت پونچھو۔ ۲۲۔ پاخانہ کے قدمچہ میں

طہارت مت کرو آبدست کے واسطے ایک تہ مچہ الگ کر دو۔ ۲۳۔ جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو شاید اس کے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر بھی۔ ۲۴۔ پردہ کی جگہ میں کسی کے چھوڑا جنبی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو کہ کس جگہ سے ناحق اس کو شرمانا ہے۔ ۲۵۔ آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو بھی اور سب کو بھی تکلیف ہوگی۔ ۲۶۔ بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا ہونے دو اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہالو۔ ۲۷۔ آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔ ۲۸۔ گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو۔ ۲۹۔ چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور ایسی چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جاوے۔ ۳۰۔ جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اس کو پاخانہ بتلا دو اور بہت جلدی اس کے ساتھ کی سواری کے کھڑے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کر دو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اس کو وقت پر کھانا نہ ملے۔ کھانا وقت پر پکا لو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اس کا جانے کا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کر دو۔ غرض اس کے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے ۳۱۔ پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند باندھتی ہوئی مت نکلو بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھ لو تب باہر آؤ۔ ۳۲۔ جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اس کا جواب دیدو پھر اور کام میں لگو۔ ۳۳۔ جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھول کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے۔ ۳۴۔ کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جا کر دیدو۔ ۳۵۔ اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات کرنا نہ چاہیئے ۳۶۔ اگر کوئی کسی کام میں لگا ہو تو جاتے ہی ان سے اپنی بات مت شروع

کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو۔
۳۷۔ جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تو تاوقتیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑو بعضی دفعہ یوں ہی بیچ بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے۔ ۳۸۔ اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے پر نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو۔ ۳۹۔ کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ۔ جب سب اکٹھا ہو جاویں موقع سے ایک طرف ڈال دو۔ ۴۰۔ بہت دوڑ کر یا منہ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو۔
۴۱۔ کتاب کو سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اول آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں۔ ۴۲۔ اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہئے بعضے مردوں کو ناگوار گزرتا ہے۔ ۴۳۔ اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اس کا دل اس پر آجائے اور اس سے ہٹ جائے۔
۴۴۔ جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال یا اس کے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہئے۔ ۴۵۔ مہینے میں تین چار دن اس کام کے لئے مقرر کر لو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو جالے اتار دیئے فرش اٹھوا کر جھڑوا دیئے ہر چیز قرینے سے رکھدی۔ ۴۶۔ کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہو یا کتاب رکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہئے اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو اس میں شاید کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو۔ ۴۷۔ سیڑھیوں پر بہت سنبھل کر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پر دوسرا پاؤں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کر دو۔ ۴۸۔ جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا

یا اور کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیئے کہ اس آدمی پر گرد پڑے اسی طرح مٹّی سے یا تیزے سے بھی جھاڑنا نہ چاہیئے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا چاہیئے۔ ۴۹۔ کسی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جائے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاص کر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی خواہ مخواہ دوسرے کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اس کو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی فال نکالی۔

۵۰۔ اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو نہ کرے۔ ۵۱۔ دیوار پر مت تھوکو پان کی پیک مت ڈالو اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو جیسا کہ بعضی جاہل عورتیں کہتی ہیں۔ ۵۲۔ اگر دسترخوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھاؤ دوسرے برتن میں لے آؤ۔ ۵۳۔ کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اس کو ہلاؤ مت اگر پاس سے نکلو تو ایسی طرح پر نکلو کہ اس میں ٹھوکر کھٹکا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت آہستہ اٹھاؤ آہستہ رکھو۔ ۵۴۔ کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دسترخوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا آخیر میں کھانے کی ہو تو اس کو بھی ڈھانک کر رکھو۔ ۵۵۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔ ۵۶۔ جو برتن بالکل خالی ہو اس کو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو۔ ۵۷۔ چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر آگے رکھو گھسیٹا کر مت چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور برا بھی معلوم ہوتا ہے۔ چادر دوپٹے کا بہت خیال رکھو کہ اس کا پلّہ زمین پر

ڈکتا نہ چلے۔ ۵۸۔ اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے برتن میں لاؤ ہاتھ پر رکھ کر مت لاؤ۔ ۵۹۔ لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو ان کی شرم جاتی رہے گی۔

بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

۱۔ ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جاوے بہت سی فضول باتیں ادھر ادھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اس کا مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اس کا جواب ضرورت کے موافق دیدو۔
۲۔ ایک عیب یہ ہے کہ کوئی کام ان سے کہا جائے تو سُنکر خاموش ہو جاتی ہیں کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انھوں نے سُنا بھی ہے یا نہیں سُنا، بعضی دفعہ غلطی سے اُس نے یوں سمجھ لیا کہ سُن لیا ہوگا اور واقع میں سُنا نہ ہو تو اس بھروسہ پر وہ کام نہیں ہوتا اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہہ کر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سُنا غرض وہ کام تو رہ گیا اور بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سُنا ہوگا دوبارہ اس نے پھر کہا تو اُس غریب کے لتے لئے جاتے ہیں کہ سُن لیا کیوں جان کھائی ہے غرض جیبکی آپس میں رنج ہوتا ہے اگر یہ پہلی دفعہ میں اتنا کہدیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر ہو جاتی۔ ۳۔ ایک عیب یہ ہے کہ ماما اصیل کو جو کام بتلا دیگی یا کسی کے گھر میں کوئی بات کہیں گی دور سے چلا کر کہیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو بے حیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہونچتی ہے دوسری خرابی یہ کہ دور سے کچھ بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا دوسری جواب دے رہی ہے کہ

میں سے آرٹ نہ تھا غرض خوب تو تو میں میں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ۔ اسی طرح ان کی عادت ہے کہ جس بات کا جواب باہر سے لادیں گی دروازہ سے چلاتی ہوئی آدیں گی اس میں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اس کے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہو اور سمجھ کر سُن لو۔ ۴۔ ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی وجہ سے لے لی۔ خواہ قرض ہی ہو جائے لیکن کچھ پرواہ نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسے کو اس طرح بے کار رکھونا کونسی عقل کی بات ہے فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اوّل خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سوچنے کی ضرورت اور فائدہ معلوم ہو تو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جائے۔ ۵۔ ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے بہت دیر کردیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی اگر راستہ میں رات ہو گئی جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہوگی اگر برسات ہے اوّل تو رستے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے۔ اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے۔ اور اگر بستی میں جانا ہو؛ تب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہوگا۔ اپنے کاموں میں حرج ہوگا کھانے کے انتظام میں دیر ہوگی۔ کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضہ کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں۔ اگر جلدی سوار ہو جائیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں۔

۶۔ ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کرلے جاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہوجاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے ان کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے انہی کو دینے پڑتے ہیں غرضکہ تمام فکریں ان بیچاروں کی جان پر پڑتی ہیں یہ اچھی خاصی گاڑی میں بیفکر بیٹھی رہتی ہیں۔ اسباب ہمیشہ سفر میں کم لے جاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ ریل میں زیادہ اسباب لے جانے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ۷۔ ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مردوں سے کہدیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو اُن لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف ہورہی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آجاتے ہیں بے پردگی ہوجاتی ہے، یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہوجاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اس کے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے۔ ۸۔ ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرادیا یا راستہ رکوادیا بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہورہی ہے اور یہ ابھی گھر میں جوتیلے بگھار رہی ہیں ۹۔ ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اُتر جھپٹ سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اس کا سامنا ہوجاتا ہے تم کو چاہیئے کہ ابھی گاڑی سے یا ڈولی سے مت اُترو پہلے کسی ماما وغیرہ سے گھر میں بھیجکر دکھرالو اور اپنے آنے کی خبر کردو کوئی مرد وغیرہ ہوگا تو علیحدہ ہوجاوے گا۔ جب تم سن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اُتر کر

اندر جاؤ۔ ۱۰۔ ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہونے نہیں پاتی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اس کی سُنے نہ یہ اس کی بھلا ایسی بات کرنے سے ہی کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جائے اس وقت دوسری کو بولنا چاہیئے۔ ۱۱۔ ایک عیب یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ پیسہ کبھی بے احتیاطی سے کبھی تکیے کے نیچے رکھ دیا یا کبھی کسی طاق میں کھُلا رکھ دیا۔ تالا کنجی ہوتے ہوئے سستی کے مارے اس میں حفاظت سے نہیں رکھتی پھر کوئی چیز جاتی رہی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں۔ ۱۲۔ ایک عیب یہ ہے کہ ان کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہو جاوے جب لوٹتی ہیں اس میں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اس نے تو ایک کام کا حساب کر رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گذر جاتی ہے پھر اس کو پریشانی ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں یہ کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں ایسا مت کرو اوّل پہلا کام کر کے اس کی فرمائش پوری کر دو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کر لو۔ ۱۳۔ ایک عیب سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر اُٹھا رکھتی ہیں۔ اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے۔ ۱۴۔ ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں اختصار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ہر وقت ان کو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے اس تکلف تکلف میں بعضی جگہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے۔ ۱۵۔ ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جاوے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بے دھڑک کہہ دیا کہ بس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور۔

کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے سکتے ہوں اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شبہ کو ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصا گھڑ مڑ دیتی ہیں۔ ۱۶۔ ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ بڑھا لیا ہے کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں کر سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے اس کو گھٹانا چاہیئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا شروع کر دیتی ہیں۔ پھر وہ علت لگ جاتی ہے۔ ۱۷۔ ایک عیب یہ ہے کہ اُن کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور اُن سے نہ کوئی پوچھے گچھے مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں۔ اور صلاح بتلانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو۔ ۱۸۔ ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے آکر تمام عورتوں کی صورت شکل ان کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آگیا اور وہ اس کے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہونچے گا۔ ۱۹۔ ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کریگی کہ اس کا کام یا بات ختم ہولے تو ہم بات کریں بلکہ اس کی بات یا کام کے بیچ میں جاکر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے ذرا ٹھہر جانا چاہیئے جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو۔ ۲۰۔ ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی۔ پیغام ادھورا پہونچا دینگی جس سے مطلب غلط سمجھا جاوے گا بعضی جگہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے۔ ۲۱۔ ایک عیب یہ ہے کہ ان سے بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اس کو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کہنے والے کا بات کر کے جی کھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب

پوری بات سُنی نہیں تو اُس کو کریں گی کس طرح -
۲۲ - ایک بات یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہاں تک ہو سکے گا بات کو بنا دیں گی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے -۲۳- ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز ان کے حصّہ کی آوے یا دنئے درجہ کی چیز آوے تو اُس کو ناک مار کر طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی ہی کیا ضرورت تھی - بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی - یہ بُری بات ہے اس کی اتنی ہی ہمت تھی تمہارا تو اس نے کچھ نہیں بگاڑا - اور خاوند کے ساتھ بھی ان کی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں - اس کو رد کر کے عیب نکال کر تب قبول کرتی ہیں -
۲۴ - ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کوئی کام کہو اس میں جھک جھک کریں گی پھر اس کام کو کریں گی - بھلا جب وہ کام کرنا ہے - پھر اس میں واہیات سے کیا فائدہ نکلا - ناحق دوسرے کا بھی جی بُرا کیا -۲۵ - ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بے ضرورت تکلیف میں کیوں پڑیں -
۲۶ - ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت مل کر ضرور روتی ہیں چاہے رونا بھی نہ آوے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اس کو محبت نہیں - ۲۷ - ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا ویسے ہی سوئی رکھ کر اٹھ جاتی ہیں - اور کوئی بے خبری میں آ بیٹھتا ہے اس کے چبھ جاتی ہے -
۲۸ ایک عیب یہ ہے کہ بچّوں کو سردی گرمی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچّے بیمار ہو جاتے ہیں - پھر تعویذ گنڈے کراتی پھرتی ہیں - دوا علاج یا آئندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کرتیں - ۲۹ - ایک عیب یہ ہے کہ بچّوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف اُن کو بھگتنا پڑتی ہے -

بعضی باتیں تجربے اور انتظام کی!

۱۔ اپنے دو لڑکوں یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہوگا خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے میں سجاوٹ میں زیور میں حیا شرم میں ضرور فرق ہوگا اور بھی بہت باتوں میں ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کہنے کی اور ایک کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دوسرے کا جی بُرا ہوتا ہے۔

۲۔ ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو۔ غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزما نہ لو اس کا اعتبار مت کرو خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی جن بنی ہوئی کعبے کے غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی۔ کوئی فال دیکھتی ہوئی کوئی تماشہ لئے ہوئے گھروں میں گھستی ہیں اُن کو تو گھروں میں ہی مت آنے دو دروازے ہی پر روک دو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے۔

۳۔ کبھی صندوقچی یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ یا گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اُٹھو قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لے کر اُٹھو۔ ۴۔ جہاں تک ہو سکے سودا قرض مت منگاؤ۔ جو بہت ناچاری میں منگانا پڑے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو جب دام ہوں فوراً دیدو۔ ۵۔ دھوبن کے کپڑے پسنہاری کا اناج اور پسائی اِن سب کا حساب لکھتی رہا کرو۔ زبانی یاد کا بھروسہ مت کرو۔ ۶۔ جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اُٹھاؤ۔ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

۷۔ جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں اُن کے سامنے کوئی ایسی بات مت کرو جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی عورتیں

گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کہا کرتی ہیں۔ ۸۔ آٹا، چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کرکے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو۔ ۹۔ جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زیور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے۔ ۱۰۔ اگر کوئی مرد دروازے پر آکر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اس کو گھر میں مت بلاؤ یعنی پردہ کرکے بھی اس کو مت بلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اس کے قبضہ میں دو غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیجدو زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو اگر وہ برا مانے کچھ غم نہ کرو۔ ۱۱۔ اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے آکر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپ کو بلانے کو بھیجا ہے ہرگز اس کے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو۔ غرض انجان آدمی کے کہنے سے کوئی کام مت کرو نہ اُس کو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت چاہے وہ اپنے نام سے یا دوسرے کے نام سے مانگے۔ ۱۲۔ گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جس کے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو۔ جیسے کیتھ کا درخت۔ ۱۳۔ کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے کہیں بخار آجاتا ہے۔ ۱۴۔ بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کرا دو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تاکہ اس کو یاد رہے اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتلا دے گا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہونچا دے گا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا ہوں یہ خبر نہیں کون اماں کون ابا۔ ۱۵۔ ایک جگہ ایک عورت

اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں اکام کو چلی گئی پیچھے ایک بلی نے آکر اس قدر نوچا کہ اسی میں جان نکل گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیئے دوسرے یہ کہ بلی کتے کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بے وقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سُلاتی ہیں۔ بھلا اس کا کیا اعتبار۔ اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ، دانت مار دے یا نرخرہ پکڑ لے تو کیا کرلو۔ ۱۶۔ دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اس کو خوب صاف کرو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دیدیتا ہے بعضی دفعہ اس میں ایسی کوئی چیز ملی ہوتی ہے اگر اس کی تاثیر اچھی نہیں ہوتی۔ اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جائے اس کے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھدو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اس کی پہچان نہیں رہی اس لئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اس کو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا۔ ۱۷۔ لحاظ کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو۔ اتنا دو کہ اگر وصولی نہ ہو تو وہ تم کو بھاری نہ معلوم ہو۔ ۱۸۔ جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اوّل کسی سمجھدار دیندار خیر خواہ آدمی سے صلاح لے لو۔ ۱۹۔ اپنا روپیہ پیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔ ۲۰۔ جب کسی کو خط لکھو۔ اپنا پتہ پورا اور صاف لکھو اور اگر اسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھدیا تھا اب کیا ضرورت ہے کیونکہ پہلا خط خدا جانے ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی شاید اس کو زبانی بھی یاد نہ رہا ہو یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے۔ ۲۱۔ اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھوا دو اور گاڑی میں غافل ہو کر زیادہ مت سوؤ۔ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو۔ اور کسی کی دی

ہولی جیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہن کر ریل میں
مت بیٹھو بلکہ اُتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہونچکر گھر جاؤ اس
وقت جو چاہے پہن لو۔ ۲۲۔ سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو۔ ۲۳۔ پاگل
آدمی کو مت چھیڑو نہ اس سے بات کرو جب اس کو ہوش نہیں خدا جانے کیا
کہہ بیٹھے یا کر گذرے۔ پھر ناحق تم کو شرمندگی اور رنج ہو۔ ۲۴۔ اندھیرے
میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو، نہ کہیں ہاتھ ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے لو
پھر ہاتھ ڈالو۔ ۲۵ اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی اوچھے ہوتے
بھید کہکر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت اس سے ایسے آدمی اور بھی
کہا کرتے ہیں۔ ۲۶۔ ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو۔ ۲۷۔ ہر کام
کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اس وقت شروع کرو۔ ۲۸۔ چینی اور شیشے کے
برتن اور سامان بھی بلا ضرورت مت خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد ہو جاتا
ہے۔ ۲۹۔ اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے
ہوں تو جس اسٹیشن پر اُترنا ہو ریل پہونچنے کے وقت اس وقت اس اسٹیشن
کا نام سن کر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھ کر اُترنا نہ چاہیئے۔ بعضے شہروں میں دو تین
اسٹیشن ہوتے ہیں شاید اُن کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اُترے اور
یہاں اُتر پڑیں تو دونوں پریشان ہوں گے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں
نہ اُترا اور یہ اُتریں تب بھی مصیبت ہو گی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجائے تب
اُتریں۔ ۳۰۔ سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب
مسئلوں کی، پنسل کاغذ، تھوڑے سے کارڈ، وضو کا برتن۔ ۳۱۔ سفر میں
جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید
لانا۔ ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا۔ یہ اسباب
لیتے جاؤ فلانے کو پہونچا دینا یہ خط فلانے کو دیدینا ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے

آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بے فکر ہو تو اس کے بھروسے رہنے سے
تمہارا نقصان ہوگا خط تو تین پیسے میں جہاں چاہو بھیج دو اور چیز ریل میں
منگا سکتی ہو۔ اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو تو مہنگی لے سکتی ہو
اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں۔ بعض کام
ہوتا تو ہے ذرا سا لیکن اس کے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے اور اگر بہت
ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دیدو اگر ریل میں آوے
جاوے تو کچھ زیادہ دام دے دو کہ شاید اس کے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور
سب مل کر تولنے کے قابل ہو جاوے۔ ۳۲۔ ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان
آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا
کر مال و اسباب لے بھاگتے ہیں۔ ۳۳۔ ریل کی جلدی میں یہ خیال رکھو کہ جس
درجہ کا ٹکٹ تمہارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں مت بیٹھ جاؤ
اس کی آسان پہچان یہ ہے کہ اس درجہ کی گاڑی پر جیسا رنگ بھرا ہوا ہو اسی
رنگ کا ٹکٹ ہوگا۔ مثلاً سب سے کم کرایہ کا تیسرا درجہ ہوتا ہے اس کی گاڑی زرد
رنگ کی ہوتی ہے تو اس کا ٹکٹ بھی زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ بس تم دونوں
چیزوں کا رنگ دیکھ کر ملا لیا کرو۔ اسی طرح سب درجوں کا قاعدہ ہے۔ ۳۴۔ سینے
میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اس کو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعضی
دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو میں یا زبان میں گھس جاتی ہے۔ ۳۵۔ ایک نہرنی
ناخون تراشنے کی ضرور اپنے پاس رکھو اگر وقت بے وقت نائن کو دیر ہوگی تو
اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا۔ ۳۶۔ بنی ہوئی دوا کبھی استعمال
مت کرو جب تک اس کا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ
لے لی جاوے خاص کر آنکھ میں تو کبھی ایسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیئے۔
۳۷۔ جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کا بھروسہ کبھی نہ کرے۔

ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا۔ ۳۸۔ کسی کی مصلحت میں دخل اور اصلاح نہ دے۔
البتہ جس پر پورا اختیار ہو یا جو خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں۔ ۳۹۔ ٹھہرانے یا
کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اس میں دوسرے کو اُلجھن اور
تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو۔
۴۰۔ اتنا بوجھ مت اُٹھاؤ جو مشکل سے اُٹھے ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ
لڑکپن میں بوجھ اُٹھا لیا اور ایسا بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی
ہوگئی خاص کر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑ
اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں۔ ۴۱۔ سُوا یا سوئی یا ایسی
کوئی چیز چھوڑ کر مت اٹھو شاید کوئی بھولے سے اس پر آ بیٹھے اور وہ اسکے
چبھ جائے۔ ۴۲۔ آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی مت دو اور
کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو۔ وہ شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے۔
۴۳۔ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت
مارو اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کے دینے پڑ جاویں۔
اور چہرے اور سر پر بھی مت مارو۔ ۴۴۔ اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی
ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے اطلاع کر دو۔ کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود پوچھیں گے
نہیں چُپکے چُپکے سب فکر کریں گے خواہ وقت ہو یا نہ ہو انھوں نے تکلیف جھیل
کر کھانا پکایا سامنے آیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے کھا لیا اس وقت اُن کو کتنا افسوس
ہوگا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہہ دو اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کرے
یا تم کو ٹھہرائے تو گھر والے سے اجازت لو۔ اور اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تم
کو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کرو کہ وہ کھانا پکانے کا
سامان نہ کرے۔ ۴۵۔ جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ
مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا ہے ایک ذرا میں

کچھ سمجھتا ہے انجام اچھا نہیں ہے۔ ۴۶۔ چاقو وغیرہ سے دانت مت کریدو۔
۴۷۔ پڑھنے والوں بچّوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو۔
۴۸۔ جہاں تک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو۔ خدا جانے کیا
اتفاق ہو اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یونہی مرکر رہ گئے اور کئی کئی
روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی۔ ۴۹۔ چھوٹے بچّوں کو کنویں پر مت چڑھنے دو۔
بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور اُن کو
لوٹا دیکر پانی لانے کے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہاں جاکر خود کنویں سے
ڈول کھینچنے لگے۔ ۵۰۔ پتھر، سل، اینٹ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی
رہتی ہے اکثر اس کے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں اس کو دفعتاً مت اُٹھاؤ
خوب دیکھ بھال کر اُٹھاؤ۔ ۵۱۔ جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اس کو کسی
کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی جانور اس پر چڑھ گیا ہو۔
۵۲۔ اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دباکر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا تم کو
پورا اعتبار ہو اُن کو بھی بتلادو ایک جگہ ایک عورت پانچسو روپے میاں کی کمائی
کے دباکر مرگئی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ
لگا۔ میاں غریب آدمی تھا۔ خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہوگا۔ ۵۳۔ بعضے آدمی
تالا لگاکر کنجی بھی اِدھر اُدھر پاس ہی رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔
۵۴۔ مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اس کو نہ جلائیں۔ اور چراغ میں بتی
اپنے ہاتھ سے بناکر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی۔ بعضی مامائیں
بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد ہوجاتا
ہے اور چراغ میں بتی اُکسانے کے لئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل
کا تار ضرور رکھیں ورنہ اُنگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گُل کرنے کے
وقت احتیاط رکھیں اس پر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آپڑے بلکہ اس

کے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بجھا دیں۔ (۵۶) رات کے وقت اگر روپیہ وغیرہ گننا ہو تو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو۔ اس کے ہزاروں دشمن ہیں۔ (۵۷) جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ۔ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی کہیں مت پھینکو اس کو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تاکہ اس میں بالکل چنگاری وغیرہ نہ رہے۔ (۵۸) بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز کھیلنے مت دو۔ ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا کپڑے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا۔ ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اُڑ گیا۔ (۵۹) پاخانے وغیرہ میں چراغ لے جاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جائے بہت آدمی اس طرح جل چکے ہیں خاصکر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

بچوں کی احتیاط کا بیان!

۱۔ ہر روز بچے کا ہاتھ منہ، گلا، کان۔ چڈھے وغیرہ کے لئے گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں۔ میل جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں۔

۲۔ جب پیشاب پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کر دیا کریں خالی چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کر لیں۔ ۳۔ بچے کو الگ سُلا دیں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چار پائیاں ملا کر بچھا دیں یا اس کی دونوں کروٹ پر دو تکیے رکھ دیں تاکہ گر نہ پڑے۔ پاس سُلانے میں یہ ڈر ہے کہ سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جائے ہاتھ پاؤں نازک ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہونچ جاوے۔ تعجب نہیں۔ ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو مرا ہوا ملا یہ۔ جھولے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا

ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں نہ رکھیں اس سے بچہ کمزور ہوجاتا ہے۔

۵۔ چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ وہ سب کے پاس آیا جایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ ہل جانے سے اگر وہ نوکری سے چھڑا دیا جائے تو بچہ کی مصیبت ہوجاتی ہے۔

۶۔ اگر بچہ کو انّا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انّا تجویز کرنا چاہیئے جس کا دودھ اچھا ہو۔ اور جوان ہو اور دودھ اس کا تازہ ہو یعنی اس کا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ نہ ہو اور خصلت کی اچھی اور دیندار ہو۔ احمق، بے شرم، بدچلن، کنجوس لالچی نہو۔

۷۔ جب بچہ کھانا کھانے لگے انّا اور کھلائی پر نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندازہ کھاکر بیمار نہ ہو جائے، اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوائیں اپنے سامنے پلائیں۔

۸۔ جب کچھ سمجھدار ہوجاوے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھُلا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھادیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور حرص سے بچا رہے۔

۹۔ ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہوجائے فوراً دھُلاوے۔

۱۰۔ اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کے ساتھ رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے بلند مکان پر لیجا کر نہ کھلا دے۔ کمینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے دے۔ زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے گلیوں سڑکوں میں نہ کھیلنے دے بازار وغیرہ میں اس کو لئے نہ پھرے اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اس کو آداب قاعدے سکھلا دے بیجا باتوں سے اُس کو روکے۔

۱۱۔ کھلائی کو تاکید کردیں کہ اس کو غیر جگہ کوئی چیز نہ کھلاوے اگر کوئی اس کو کھانے پینے کی چیز دیوے تو گھر لاکر ماں باپ کے روبرو رکھدے آپ ہی آپ نہ کھلا دے۔

۱۲۔ بچے کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور

نہ بغیر اجازت کسی کی دی ہوئی چیز لے۔ ۱۳۔ بچے کو بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاوے گا۔ ۱۴۔ بچے کو بہت تنگ کپڑے نہ پہنا دیں اور بہت گوٹا کناری بھی نہ لگا دیں البتہ عید بقر عید میں مضائقہ نہیں۔ ۱۵۔ بچے کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں۔ ۱۶۔ اس کتاب کے ساتویں حصہ میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے بولنے چالنے کے ملنے جلنے کے اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں اس بھروسے میں نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائے گا۔ یا اس کو اس وقت پڑھا دیں گے۔ یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی۔ اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ ہو کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی، نالائقی اور دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ چوتھے حصہ میں اور کچھ نویں حصہ میں بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر ان باتوں کا خیال رہے۔ ۱۷۔ پڑھنے میں بچے پر محنت بہت نہ ڈالیں۔ شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے میں مقرر کرے پھر دو گھنٹے پھر تین گھنٹے اسی طرح اس کی طاقت اور سہارے کے موافق اس سے محنت لیتی رہے۔ ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھتا رہے ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا۔ پھر زیادہ محنت سے دل و دماغ خراب ہو کر حافظہ میں فتور آجاوے گا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگا دیگا۔ ۱۸۔ سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلوائیں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔ ۱۹۔ جہاں تک میسر ہو جو علم و فن سکھلا دیں ایسے آدمی سے سکھلا دیں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو بعضے آدمی سستا معلم رکھ کر اس سے تعلیم دلواتے ہیں۔ شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے۔ پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے۔ ۲۰۔ آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ آخیر وقت طبیعت تھکی ہوتی ہے مشکل سبق سے

گھبرا دے گی۔ ۲۱۔ بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھا دو۔
۲۲۔ شادی میں دولھا دُلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔ ۲۳۔ اور بہت کم عمر میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں۔ ۲۴۔ لڑکوں کو تعلیم کر دو کہ سب کے سامنے خاص کر لڑکیوں اور عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجہ نہ سکھلایا کریں۔

بعضی باتیں سیکھوں اور نصیحتوں کی

۱۔ پرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بُری بات ہے۔ عورتوں کی ایسی بُری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی۔ یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بڑھ جاتا ہے۔ ۲۔ اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جا کر مت کرو۔ بعضی شکایت گناہ بھی ہے۔ اور یہ بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح سسرال میں جا کر میکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی مت کرو اس سے بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو بہو بے قدر سمجھتی ہے۔ اس سے وہ بھی بیقدری کرنے لگتی ہیں۔ ۳۔ زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے۔ ۴۔ جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ کر دیا کرو اس سے تم کو ثواب بھی ہوگا اور اس سے ہر دلعزیز ہو جاؤ گی۔
۵۔ ایسی عورتوں کو بھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دے کر ان کی بات سنو جو اِدھر اُدھر کی باتیں گھر میں آ کر سنا دیں۔ ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے۔ ۶۔ اگر اپنی ساس نندیا دیورانی جیٹھانی یا دور

مت بیٹھی رہو کہ اس میں تکبر پایا جاتا ہے - ۲۲- اگر دو شخصوں میں آپس میں
رنج ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات کوئی مت کہو کہ اگر ان میں میل
ہو جاوے تو تم کو شرمندگی اُٹھانی پڑے - ۲۳- جب تک روپے پیسے یا نرمی
سے کام نکل سکے سختی اور خطرے میں نہ پڑو - ۲۴- مہمان کے سامنے کسی پر
غصہ مت کرو اس سے مہمان کا دل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا کہ پہلے تھا۔
۲۵- دشمن کے ساتھ بھی اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اس کی دشمنی نہ بڑھے گی۔
۲۶- روٹی کے ٹکڑے یونہی مت پڑے رہنے دو جہاں دیکھو اُٹھا لو اور
صاف کر کے کھا لو اگر نہ کھا سکو کسی جانور کو دے دو اور دسترخوان جس میں
ریزے ہوں اس کو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آوے -
۲۷- جب کھانا کھا چکو اس کو چھوڑ کر مت اُٹھو کہ اس میں بے ادبی ہے بلکہ پہلے
برتن اُٹھوا دو تب خود اُٹھو- ۲۸- لڑکیوں پر تاکید رکھو کہ لڑکوں میں نہ کھیلا
کریں کیونکہ اس میں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آویں
چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اس وقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں
۲۹- کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو کہ اکثر تو رنج ہو جاتا ہے
اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت
کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے خاص کر مہمان
سے ہنسی کرنا اور بھی بیہودہ بات ہے جیسے بعضے آدمی براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں
۳۰- اپنے بزرگوں کے سرہانے مت بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم کے
طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اس وقت یہی ادب ہے کہ کہنا مان لو- ۳۱- اگر کسی
کوئی چیز مانگنے کے طور پر لے تو ایک تو اس کو خوب احتیاط سے رکھو اور جب
خالی ہو جائے فوراً اس کے پاس پہنچا دو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود مانگے اور
تو اس کو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور

شاید اس کو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہوگی اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اس کا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو فوراً جتنا ہو سکا قرض اُتار دیا۔ ۳۲۔ اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لے لو راستہ میں بجاتی ہوئی مت چلو۔ ۳۳۔ اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھری میں ہو اور کواڑ بند ہوں دفعتاً کھول کر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو۔ یا سوتا ہو اور ناحق بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکار رو اور اندر آنے کی اجازت لو۔ اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ پھر دوسرے وقت سہی البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگالو جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ۔ ۳۴ جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اس کے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ آدمی اسی شہر یا قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔ ۳۵۔ اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں مت کہو کس بیوقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہونے کے بعد شرمندہ ہونا پڑے۔
۳۶۔ اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے بچے کی طرفداری مت کرو۔ خاص کر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے۔
۳۷۔ لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ آرام سے رکھتا ہے اگر مال و دولت بہت کچھ ہو اور دین نہ ہوا تو وہ شخص کبھی اپنی بی بی کا حق نہ پہچانیگا اور اس کے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دے گا اگر دیگا تو اس سے زیادہ جلا دے گا۔ ۳۸۔ بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کے لئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں۔

بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام نہ کرنا چاہیئے۔ جس میں کسی کو تکلیف پہونچنے کا شبہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹ کھٹا دیا چاہیئے۔ ۳۹۔ اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدل نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برتے گر خواہ مخواہ گنہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہے۔ ۴۰۔ عرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے اُن بزرگ کے پاس لاکر کہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دو روز استعمال کر کے ہمکو دیدیجئے اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا ورنہ اگر بیس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو ان کی گٹھری میں تو ایک چیتھڑا بھی نہ رہے۔ ہمارے ہندوستان میں بے دھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ ان کو سوچ ہو جاتا ہے اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے ۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اس کے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کے نام سے مت کہو کہ تم یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اس کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہہ دیا تو وہ سُن کر رنجیدہ ہوگا۔ ۴۲۔ محض اٹکل اور گمان سے بدون تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے دل دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشے کا

بعضی لاوارثی غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا علاج دو ہی طور سے ہو سکتا ہے۔ یا تو نکاح کر لیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسہ حاصل کر

مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور یکسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھیں پھر بتلاؤ ان بچاریوں کا کیونکر گذر ہو۔

بیبیو: دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر ہاتھ اور پاؤں پر تو خدا تعالےٰ نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو اگر کسی کی عمر نکاح کرنے کے قابل ہے تو نکاح کرلے اور اگر اس قابل نہو یا یہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعہ سے کرو اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پروا مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصہ میں پہلے آچکا ہے اور ہنر اور پیشہ کا بیان اب کیا جاتا ہے۔

بیبیو! اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جنمیں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے روٹی پکائی ہے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے اور درزی کا کام کیا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام

تجارت کرتے تھے حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے زنبیل بنتے تھے۔ جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے۔ اور تعمیر کا کام کیا ہے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگاتے تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور ان کے بال بچوں کو فروخت کیتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا حضرت ایوب علیہ السلام کے یہاں اونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور ان کے نکاح کا یہی مہر تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے انھوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دوکاندار کے یہاں کپڑا رنگا تھا۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا ابھی بیان ہو چکا ہے۔

اگرچہ ان پیغمبروں کا گذارا ان چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں ان سے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے عالم جن کی کتابوں کا مسئلہ سند ہے ان میں سے کسی نے کپڑا بنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتے سینے کا کام کیا ہے کسی نے چھانی بنائی ہے۔ پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ تو بہ توبہ عزت دار ہے۔

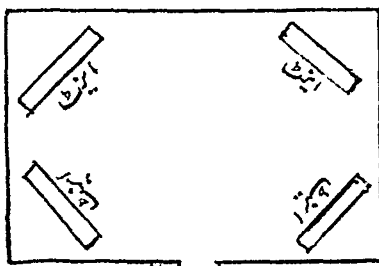
بعضے آسان طریقے

صابون بنانا۔ گوٹہ بُننا۔ چکن کاڑھنا، جالی بنانا۔ کمربند بننا۔ سوت کے بوتام یعنی بٹن بنانا۔ جرابیں یعنی موزے سوتی یا اونی بنانا۔ گلوبند بنانا، ٹوپیاں صدری یا کرتیاں یا کرتے سی سی کر بیچنا، روشنائی بنانا کپڑے رنگنا، زردوزی یعنی کارچوبی کا کام سوزن کا کام بنانا ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگالی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے مرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رحل چوکی۔ صندوق وغیرہ رنگنا۔ لڑکیاں پڑھانا۔ کپاس لیکر چرخی سے بنولے نکال کر بنولے اور روئی الگ الگ بیچنا چرخے سے سوت کاتنا یا اس کی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا کتابوں کی جلد باندھنا۔ چٹنی اچار بنانا چارپائی بننا اور اس میں پھول ڈالنا بان یعنی رسی بٹنا۔ نواڑ بننا۔ چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بنا کر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا۔ شربت انار شربت عناب وغیرہ یا سرکہ بنا کر بیچنا۔ گوٹے کی تجارت کرنا برتنوں پر قلعی اور رستی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عموماً جانماز رومال چادر فرد۔ رضائی وغیرہ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی ہو بیچ ڈالنا۔ سرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی فائدہ کی دوا ملا کر اس کی پڑیاں بنا کر بیچنا پینے کا تمباکو بنا کر بیچنا۔ بسکٹ اور نان پاؤ بنا کر بیچنا۔ سوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رانگ یا مونگے کا کشتہ بنا کر بیچنا اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں۔ جس کا موقع ہوا کر لیا۔ بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے سیکھے

سمجھ میں نہیں آسکتے اُن کو تو کسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں کام آتی ہیں اور نویں حصہ میں چونڑ اور نمک سلیمانی اور رانگ اور مونگے کے کشتے کی ترکیب لکھدی ہے۔

صابون بنانیکی ترکیب :- سجی ایک من چونا ایک من۔ تیل ریڑی کا یا گلو کا نو سیر۔ چربی

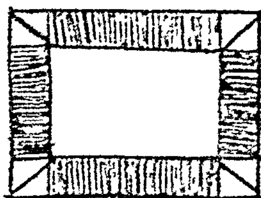
ستره سیر۔........ اوّل چربی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ مل جاوے اور جو ڈھیلے سجی کے ہوں اُن کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اس کے اوپر چونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جاویں اور دونوں کو خوب ملا دیں تاکہ چونہ سجی خوب مل جائے پھر ایک حوض پختہ اس طرح کا تیار کیا جائے اور اس طرح سے اس کے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کونوں پر رکھدی جاویں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھدی جاوے مگر چھید بڑے بڑے ہوں اور جالی کے اوپر ٹاٹ بچھا دیا جاوے اور یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کر اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا لٹکا رہے اور اس ٹاٹ اور جالی غرض یہ ہے کہ جب اس کے اوپر وہ چونہ اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈالدیا جاوے گا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے ٹپکے گا



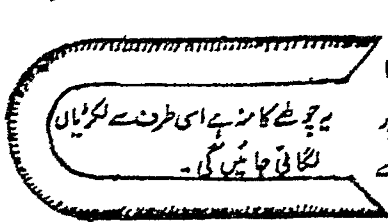
اور جالی کے اونچے رہنے کے لئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسر نہ ہو تو

بانس کا ٹٹر بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اس کے اوپر ٹاٹ ڈال کر ٹپکا دیں اور
اس نل کے منہ کے نیچے ایک گھڑا رکھ دیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھر دیں
اور ہلائیں نہیں اور اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعہ سے اس
گھڑے میں آجاوے گا۔ جب گھڑا بھر جاوے ہٹا لیویں اور دوسرا گھڑا رکھ دیں
اور جتنا پانی کم ہوتا جاوے اور پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے
یعنی قریب ختم کے تب ہلا دیویں اور اوّل پانی کو علیحدہ کر لیویں اور اوّل کی پہچان
یہ ہے کہ جب تک سُرخ رنگ کا پانی آوے اوّل ہے اور جب اس سے کم
سرخی دار آوے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی
مائل پانی آنے لگے تو وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو
علیحدہ کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا آخیر پانی
یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کر لینا کافی ہے اور اگر تھوڑا صابن بنانا ہو تو حوض
کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چارپائی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر کسم
کی رینی ٹپکاتی ہیں اسی طرح ٹپکا لیں جب سب ٹپک چکے اوّل کڑھاؤ میں
ایک لوٹا سادہ پانی استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں چربی اور تیل چھوڑ دیں
جب جوش کر آوے تو وہی آخر کا عرق جو ایک چھوٹے گھڑے میں علیحدہ کر لیا
جاوے اس میں تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکاویں اور تھوڑے کا
مطلب ایک بدھنا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈال دیویں اس کے بعد خوب
پکاویں جب قوام پر آجاوے یعنی خوب سخت گاڑھا ہو جاوے اس وقت
تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی بنالیں اور دیکھیں ہاتھ
میں تو نہیں لگتا۔ اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکا دیں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں
تو نہیں چپکتا۔ جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہو جاوے جیسا کہ
صابن تیار ہوتا ہے۔ تو بس تیار ہو گیا۔ اس قوام کے تیار ہو جانے پر آگ...

ڈ کم کردیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اس کے نیچے سے نکال لیویں اور
کچھ وقفہ کے بعد اس کو ایک حوض میں جما دیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے
کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے حوض کی طرح بنالیں یا چار تختوں کو کھڑا کر دیویں



اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف
اینٹ وغیرہ کی آڑ لگا دیویں تاکہ تختہ نہ گریں
اور حوض کے اندر ایک کپڑا موٹا پرانا دری
لیکر لیکن اس میں سوراخ نہ ہو یا گدڑی وغیرہ
ہو بچھا دیں یہاں تک کہ چاروں طرف جو تختے
کی دیوار ہے ان پر بھی بچھا دیا جاوے - بعد اس کے اس کڑھاؤ سے تھوڑا
ساڈبوے نکال کر حوض میں ڈال دیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد
خشک ہو جاوے تو اور ڈالیں غرضکہ کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں اسی طرح ڈالکر
جما دیں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کر کے صابون کو باحتیاط رکھا جاوے
خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلئے جاویں اور جس چولھے پر کڑھاؤ
رکھا جاوے گا - اس کا نقشہ یہ



ہے - یہ بھٹی ہے یعنی گول چولھا
کڑھاؤ کے موافق اس چولھے پر
کڑھاؤ کو اس طرح رکھا جاوے
آنچ برابر مناسب پہونچے -

نام و شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی

ا - ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی
کا لمبی ڈنڈی کا جیسے پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے - اس سے چلایا جاوے گا - ۲ - ایک
برتن جیسا تانبلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی دار جس میں تین سیر

پانی آسکے ایسا بنوانا چاہیئے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جاوے گا۔
۳ - ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈوبلا یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابن کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں ڈالا جاوے گا۔

دوسری ترکیب صابون بنانے کی:-

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجی چونہ اور تیل سے بناتے تھے۔ جس کو دیسی صابن کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابن کی صنعت میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہوگئے ہیں جن میں سے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کا طریقہ جس کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے اگر کسی کو دوسری قسم کے صابن بنانے کا شوق ہو وہ نیاز مند سے بذریعہ خط وکتابت سیکھ سکتے ہیں انگریزی صابون دو طریقوں سے بنایا جاتا ہے ایک کچا (کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے صابن کے کم قیمت، زیادہ جھاگ دینے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنے والا ہوتا ہے ممکن ہے کہ اوّل ہی اوّل صابون بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اس کا بنانا آجائے گا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابن کے بڑے جز صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی۔ کاسٹک ایک قسم کا تیزاب ہے جو شہروں میں عام طور پر مل سکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سرخ کے مگر رنگ اس کا بالکل سفید مثل چونے کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاؤڈر کہتے ہیں اور نام اس کا ۹۸ + ۹۹ کا کاسٹک ہے۔ جس کی قیمت آج کل سوا روپیہ سیر یا کم وبیش ہے۔ دوسرا بڑے بڑے

ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۰+۷۲ یا ۶۰+۶۲ کا کاسٹک ہے قیمت اس کی بقدر ۱۵ آنہ سیر یا کم و بیش ہوتی ہے۔ صابن بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈال کر گھولتے ہیں۔ جب یہ پانی حل ہو جاتا ہے تو اس کو لائی کہتے ہیں ۹۸+۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۰+۷۲ کے کاسٹک میں دو سیر پانی ڈالا جائے تو ۳۵ ڈگری (ٹسٹہ) کی لائی تیار ہو جاتی ہے۔ لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا کے ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہو جاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے ۳۵ ڈگری کے ۳۴ یا ۳۳ ڈگری کی لائی ہو جاتی ہے اور کبھی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی جو پکے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابن میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کے لئے ایک آلہ ہوتا ہے۔ جس کو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں جس کی قیمت تخمیناً تین چار روپیہ ہوتی ہے اس سے ڈگری معلوم ہوتی ہے۔

نسخہ صابون نمبر ۱:۔ چربی ۵ سیر کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ½۲ سیر سوڈ ریشن ½۲ سیر۔ پانی ½۲ سیر۔

نسخہ صابون نمبر ۲:۔ چربی ۵ سیر بہروزہ ½۲ سیر کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ½۳ سیر۔ سوڈ ریشن ½۳ سیر۔ پانی چار سیر۔

صابون پکانے کی ترکیب:۔

اوّل چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جاوے اور اگر بہروزہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اس کو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑھائی میں ڈال کر اس میں سوڈیشن ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب اس میں اچھی طرح ابال آنے لگے اور سوڈیشن حل ہو جائے اس میں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے

یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیس یا چھیڑ ہ کے ہوجاتے جس کی شناخت یہ ہے کہ اُبلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہوگا تو اسے پکنے دیں۔ اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہوجا دے اس کی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا ببلہ اوپر کو آئے گا۔ جس کے معنے ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تقریباً آدھپاؤ اور ڈالدی جائے اور اُبال آنے پر اگر وہ کھیس کی طرح پھٹ جاتے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاوے اس کی پکائی عمدہ ہوتی ہے۔ اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹہ پک چکے گا تو یا تو وہ خود چپٹ جائے گا یعنی صابون اور پانی مل کر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہوجائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اس میں تخمیناً پاؤ بھر چربی اور ڈالدی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے غرض اس طرح اس کو چپٹا لیا جائے۔ بس صابون تیار ہوگیا اب اس کو کسی برتن میں یا ٹوکرے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔

از میر معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ

کپڑا چھاپنے کی ترکیب :-

زرد رنگ ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھلنے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہوجائے چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشہ گھی آپس میں خوب ملا کر اور اس میں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشہ گولی سرخ ڈول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں۔ خوب سخت ہوجانا چاہیئے۔ تب اس نئے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ لرنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھ لیں اور سانچہ اس پر لگا لگا کر چھاپیں۔ سانچے لکڑی کے پھول اور بیل بنے ہوئے

لکھنؤ میں بکتے ہیں یا پڑھنی سے بنوالیں۔

۴۔ سیاہ رنگ ایک چھٹانک ولائتی رنگ جس کو پڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤسیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملاکر لعاب تیار کرلیں اور ایک چھٹانک پٹاس اور چھ ماشے توتیا جس کو نیلا تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی اس میں ملاکر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا اچھا ہیں۔

لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب:-

ببول کا گوند ایک سیر۔ کاجل پاؤسیر پھٹکری چھ ماشہ۔ کتھا سفید چھ ماشے۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک۔ آم کی چھال ایک چھٹانک۔ مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک۔ توتیا ایک چھٹانک۔ اول ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جائے جب خوب بھیگ جاوے تو کاجل ملاکر ایک دن حل کرکے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جائے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کاجل اور گوند میں ملا دے پھٹکری اور توتیا اور کتھا ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کرکے اسی کاجل گوند میں ملاوے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھا لے روشنائی تیار ہو جائے گی۔ اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کرلیا جائے اکثر جنگل میں رہنے والوں کو دو چار پیسے دینے سے بہت سا لے آتے ہیں۔

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب:-

آسمانی رنگ اول درجہ کا ایک تولہ پیلی رنگ ایک تولہ۔ سوڈا دس ماشہ۔ سوڈے کو دس تولہ پانی میں ملاکر گرم کرلیں۔ اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اس طرح چلا دیں کہ سب چیزیں مل جائیں

انگریزی روشنی تیار ہوجاوے گی۔

لکڑی رنگنے کی ترکیب :-

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اسی رنگ کی پڑیا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملادیں کہ گاڑھا ہوجاوے پھر گلہری دم یا پرندے کے پر یا کسی لکڑی پر چیتھڑا باندھ کر اس سے جس طرح چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل مل کر سکھالے تو اور پختہ اور چمکدار ہوجاوے۔

برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب :-

پاؤ سیر نوشادر کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈال کر دیگچی یا ہانڈی میں اس قدر آنچ میں پکالیا جاوے کہ وہ پانی جل کر خشک ہوجائے جب سخت ہوجائے اس وقت اُتار کر پیس لیا جاوے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اوّل خوب مانجھ کر صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کرکے اس پر آر رلی روئی کے پہل سے نوشادر پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رنگ جو قلعی رنگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جاوے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جائے کہ وہ رنگ تمام پھیل جائے قلعی ہوجائے گی۔ اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں۔

مسّی جوش کرنے یعنی پکّا ٹانکا لگانے کی ترکیب

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کرلے۔ اور اس کے برابر سہاگہ لے کر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اس میں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹونٹی میں ٹانکا لگا ہوتا ہے اس کو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں۔ تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جائے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اس کے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھ دیا جاوے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ

پہ ذرا اونچا رکھیں جب خوب تاؤ آجاوے علیحدہ کرلیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھل کر اس کے شگاف میں بھر کر ٹانکا لگ جاوے گا۔ اور کچا ٹانکا رانگ کا لگتا ہے کہ رانگ کو پگھلا کر اس جگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاوے گا۔ اور جہاں ٹانکا لگا ہو۔ اس جگہ کو اول برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اونچا نیچا ہو اس کو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں۔

پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب

تمباکو جس قسم کی طبیعت کے موافق ہو لیکر اس کو خوب کوٹ لے پھر اس میں شیرہ یا پتلا بہتا ہوا گڑ گرمیوں میں تو برابر سے کچھ زیادہ اور برسات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اس میں ملاکر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کوٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانتدار معتبر دوکاندار یا مزدور کو مزدوری دیکر اس سے بنوا لیا جائے۔

خوشبودار پینے کے تمباکو کی ترکیب

بنانے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر لیکر سیر پیچھے آدھی چھٹانک ملا دیں اور تین چار ماشے حنا کا عطر ملا دیں۔ وہ خوشبوئیں یہ ہیں لونگ، بالچھڑ، صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی، سکند بالا۔ تج۔ باؤ بیر۔

ترکیب روٹی سوجی جو زود ہضم اور دیرپا ہوتی ہے

حسب معمول اول سوجی کو پانی میں گوندلیں مگر بہت زیادہ نرم نہ گوندھیں پھر اسکے پیڑے بناکر ایک دیگچی کے اندر بقدر پانی ڈالکر جوش دے لیں جب پیڑے ادھپکے ہو جاویں تو پیڑوں کو پانی سے علیحدہ نکال لیں اور پانی پھینک دیں بعدہٗ ان پیڑوں کو خوب اچھی طرح توڑ کر ان کے اندر اتنا گھی ملائیں کہ جس سے کسی قدر پتلے ہو جائیں پھر ان کی روٹیاں بناکر توے یا کڑھائی میں بغیر پانی اور گھی کے مندھی آنچ سے

سینک لیں یہ روٹیاں ثقیل نہ ہونگی اور بہت دیر پا ہونگی -

العارض احقر جلیل احمد علی گڑھی

ترکیب گوشت پکانے کی جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

ترکیب نمبر ۱ - مصالحہ پیس کر دھوپ میں خوب سکھا لیا جائے پھر اگر پاؤ بھر
گوشت ہو تو چھٹانک بھر گھی لیکر اوّل اس گھی میں پیاز بھون کر بقدر ضرورت نمک
اور کچری ڈال دیں بعدہٗ بلا پانی کے اس گھی میں گوشت ڈال کر دیگچی کا منہ ڈھک
کر اس کو ہلکی آنچ پر رکھ دینا چاہیئے یہاں تک کہ گوشت کی بوٹیوں کا پانی یعنی جو
پانی قدرتی طور پر گوشت کے اندر ہوتا ہے بالکل خشک ہو جائے جن کی علامت
یہ ہے کہ بوٹیوں کے اندر سے جھاگ اٹھنے اور آبلے پڑنے موقوف ہو جائیں جب
پانی بالکل خشک ہو چکے اور بوٹیاں بقدر ضرورت گل جائیں تو دیگچی میں سے گوشت
نکال لینا چاہیئے پھر چھٹانک بھر گھی اور لیکر اسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ
موجود ہوگا ملا کر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اس میں بھون لینا چاہیئے جب مصالحہ ادھ
بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر حسب معمول پکا لینا چاہیئے مگر
اوّل سے آخر تک کسی وقت بھی پانی بالکل نہ ڈالنا چاہیئے پک جانے کے بعد
اس میں گرم مصالحہ بھی ڈال دیں اور فوراً اس گرم گرم گوشت کے برتن کو روئی
کے اندر لپیٹ کر رکھ دیں ٹھنڈا ہونے سے قبل - اور گرمیوں میں روزمرہ اور
جاڑوں میں دوسرے تیسرے روز روئی میں سے اس برتن کو نکال کر گوشت
کو خوب گرم کر لیا کریں کہ پکنے کے قریب ہو جایا کرے اور گرم کرنے کے بعد
ٹھنڈا نہ ہونے دیا بلکہ گرمی کی حالت میں ہی اس کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھ دیا
کریں تو کل پاؤ بھر گوشت میں کل آدھ پاؤ گھی خرچ ہوا بس گوشت سے آدھا
گھی خرچ ہوتا ہے - بعد پک چکنے اور تیار ہو جانے کے گوشت کے اندر اگر گھی زیادہ

معلوم ہو تو اس زیادہ گھی کو دوسرے برتن میں نکال کر دوبارہ کام میں لا سکتے ہیں۔

ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۲ جو ڈیڑھ ماہ تک خراب نہ ہوگا

تدکیب تمامیں ۲ :۔ اوّل مثل ترکیب نمبر اوّل مصالحہ پیسکر سکھا لینا چاہیئے۔ پھر مثل ترکیب نمبر اوّل پاؤ بھر گوشت کے لئے چھٹانک بھر گھی لیکر اور پیاز کو اس میں بھون کر نمک اور کچری ڈال دیں بعدہٗ بلا پانی کے مثل ترکیب نمبر ۱ اس گھی میں گوشت ڈال کر دیگچی کا منہ بند کر کے ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ گوشت کی بوٹیوں کا قدرتی پانی بالکل خشک ہو جاوے جس کی علامت ترکیب ۱ میں معروض ہوئی ہے۔ اب اس کے بعد خاطر خواہ گلانے کی ترکیب یہ ہے کہ بعد ازاں اسی گوشت میں بقدر ضرورت پانی ڈال کر (مثلاً اتنا کہ گوشت کی بوٹیاں ڈوب جائیں) پھر پکانا چاہیئے یہاں تک بوٹیاں خوب گل جائیں اور یہ ڈالا ہوا پانی قطعاً جل جاوے اور بوٹیوں میں سے جھاگ اُٹھنے اور آبلے پڑنے موقوف ہو جائیں اور بوٹیاں بہ نسبت پہلے کے چھوٹی ہو جائیں (کیونکہ پانی سے بوٹی کسی قدر بڑھ جاتی ہے) تو دیگچی میں سے گوشت نکال کر مثل ترکیب ۱ اگر پاؤ بھر گوشت پکا رہے ہوں تو چھٹانک بھر گھی اور لیکر اسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملا کر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اس میں بھون لینا چاہیئے۔ جب مصالحہ ادھ بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر بلا پانی ڈالے ہوئے پھر پکانا چاہیئے جب بقدر ضرورت پک چکے بعد تیاری گرم مصالحہ ڈال کر فوراً گرم گرم ہی اس گوشت کو کسی ڈھکنے دار برتن میں بند کر کے روئی کے اندر لپیٹ کر رکھ دینا چاہیئے اور گرمیوں میں روز مرہ اور جاڑوں میں دوسرے دن گرم کر کے اس کو پھر اسی طرح روئی کے اندر رکھ دینا چاہیئے۔

نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب

سوجی یا میدہ میں خمیر ملا کر خوب گوندھا جاوے پھر کسی تختہ پر کوٹا جاوے پھر سانچے
میں رکھ کر تنور خوب گرم کرکے پھر اس کے اندر سے سب آگ اور راکھ نکال
کر ان سانچوں کو اس کے اندر رکھ کر تنور کا منہ بند کرکے چھوڑ دیا جاوے جب
دم پک جاوے نکال لیا جاوے آگے تفصیل سمجھو۔

ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی:

لونگ۔ الائچی خورد۔ جائفل۔ جاوتری۔ اندر جو۔ سمندر پھین۔ سمندر سوکھ۔ تالمکھانا
پھول مکھانا۔ کنول گٹہ۔ مونگے کی جڑ۔ پھول گلاب۔ ناگیسر۔ دارچینی۔ بیخ کنگھی۔
مائیں چھوٹی بڑی۔ چھوٹا بڑا گوکھرو۔ چوب چینی۔ کباب چینی۔ سب چیزیں تین تین
ماشہ زعفران چھ ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر ایک شیشی میں جس کی ڈاٹ بہت
سخت ہو بھر کر باحتیاط رکھیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہوسکتا ہے
اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہوگا۔ جب ضرورت ہو شیشی میں سے ڈیڑھ ماشہ
سفوف لیکر سوا تولہ دہی میں ملا کر دو انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں بعد اس
کے گیہوں کا میدہ ایسے انداز سے ملائیں اس میں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لو
کی برابر اس میں نرمی رہے یہی پہچان ہے پھر اس کو ہتھیلیوں سے گولہ بنا کر ایک
کپڑے میں رکھ کر ایسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولہ ڈھیلا رہے پھر اس کو کسی کھونٹی
پر ٹانگ دیں اسی طرح تین روز تک لٹکا رہے۔ چوتھے روز اس کو اتار کر
دیکھیں کہ اس کے اندر خمیر خوب پھولا ہوگا اس گولے کے اوپر جو پپڑی پڑ گئی ہے
اس کو اتار دیں اور اس کے اندر کا لیسدار خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک
دہی میں میدہ ملا دیں اس قدر کہ سابق کے موافق ہو جاوے یعنی کان کی لو کی
برابر ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اس میں ملا کر ہاتھ سے

اس طرح ملا دیں جیسے پینے کے تمباکو کو ملتے ہیں پھر اس کا بھی گولا بنا کر اس کپڑے
میں باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے پھر پڑی اتار کر خمیر نکال
لیویں اور پھر اسی طرح آدھ پاؤ دہی میں میدہ ملا کر اس خمیر کو ملا دیں اور کپڑے میں
رکھ کر لٹکا دیں چھ گھنٹے تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اُتار لیا جائے
اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر لٹکا دیں
بعد چھ گھنٹے کے اُتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں یہ چوتھی مرتبہ ہے اس مرتبہ جو گولے
پر پپڑی ہوتی ہے اُس کو اگر نہ چھڑا دیں تو کوئی حرج نہیں پھر آدھ پاؤ دہی
اسی طرح میدہ میں ملا کر اس خمیر کو بھی ملا دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب
مل جاوے تو احتیاطاً کسی پٹاری وغیرہ میں رکھیں بعد چار گھنٹے کے پٹاری سے
نکال کر اگر خمیر رکھنا منظور ہو تو اس کے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال
لیں اور اسی طرح آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملا کر اس آدھی چھٹانک خمیر کو
ملا دیں اور اسی طرح لٹکا دیں بعد چھ گھنٹہ کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے
موافق اور میدہ ملا دیویں۔ اسی طرح برابر کرتی رہیں یہ خمیر تو بڑھتا رہے گا
اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اس کی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکائیں
پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے
آدھی چھٹانک علیحدہ کر لیویں اور باقی کا نان پاؤ پکائیں اور خمیر کو بڑھاتے جائیں

ترکیب نان پاؤ پکانے کی :-

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اوپر لکھا ہے اس کو آدھ سیر میدہ میں پانی سے
گوندھیں جب گندھ جاوے تب اس کے اوپر کپڑا اڑھا تک دیویں یہ دو گھنٹہ
تک رکھا رہے اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہو تو اتنا ہی میدہ اب
خمیر میں ملا کر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملا دیں تو بہتر ہے اور ڈیڑھ
یا دو گھنٹے تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے

آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں
ذرا دقت ہے۔ اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جاوے زیادہ ڈھیلا
کریں پھر دو گھنٹے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھا کر باقی
پر زور سے دے ماریں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اٹھا دیں اور دے ماریں جب
خوب تار بندھ جاوے تو کسی میز پر یا تخت یا کٹھرے میں رکھ دیں بیس منٹ کے بعد
جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشکی میدہ یا تیل سے
بنا بنا کر رکھیں تاکہ ہاتھ میں نہ جمے اور چاہے سانچے میں رکھے یا فقط ٹین کے چوڑی
یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو جلا دے
اور یہ تنور ایسا ہونا چاہیئے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب
پورے طور سے پیڑا پھول جاوے اس وقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال
لیوے اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر
ہے اور پھر اول ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دیوے اور دو
تین منٹ ٹھہر جاوے اور دیکھے اگر اس کے اوپر رنگ آیا ہے تو اور سب
پیڑے رکھ دیوے اور اگر دو تین منٹ میں پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک
ٹھہر جاوے تاکہ اسکے موافق گرماہٹ ہو جاوے اس وقت پھر ایک پیڑا
رکھ کر دیکھے اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھ
کر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھ دیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں
تاکہ بھاپ نہ نکل جاوے اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں
جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی آ جاوے تو فوراً اس کا ڈھکنا کھول کر
روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور جس قدر اب ٹھنڈا ہے ایسی ہی گرماہٹ
میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ
کچا بنا ہوا ہو تو فوراً رکھ دیں اور منہ بند کر دیویں اور تھوڑی تھوڑی

دیر کے بعد دیکھ لیا کریں اور جب پک جاویں نکال لیویں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھ کر منہ بند کر دیں تا کہ گرماہٹ بنی رہی یہ گرماہٹ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے۔ اور اس کے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑے گی۔ اگر تنور نیا بناویں تو تین دن اس کو جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک ہو جاوے اس کے بعد پھر روٹیاں پکاویں۔

ترکیب نان خطائی کی:۔ گھی پاؤ سیر چینی یعنی خشکر پاؤ سیر دانہ الائچی خورد آدھ آنے کی۔ سمندر پھین تین ماشہ میدہ گیہوں کا پانچ چھٹانک۔ اوّل گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے۔ بعد بیس منٹ کے جب خوب ہلکا ہو جاوے اس وقت سمندر پھین پیس کر ملاویں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں اور اوّل پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملاویں اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں اس کی بھی نرمی مثل کان کی لو کے ہونا چاہیئے پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بر وقت تیاری نکال لیویں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی:۔ گھی ڈیڑھ پاؤ، شکر آدھ سیر سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ ایک آنے کا۔ میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر۔ اوّل گھی اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ چھوڑتے جائیں جب سب دودھ مل جاوے تو آدھ پاؤ پانی ایک دفعہ ہی چھوڑ دیں اور سمندر پھین کو بھی پیس کر ڈالدیں اس کے اوپر میدہ ڈالدیں اگر نرم زیادہ ہو جاوے تو اور میدہ ڈالدیں جب ٹھیک ہو جاوے تو روٹی کی طرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی ہی بڑی ڈبیہ سے کاٹ کر تیار کریں اور اس کے ٹین کے پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیویں۔

ترکیب نمکین بسکٹ کی:- گھی پاؤ سیر شکر چھٹانک بھر نمک سوا آٹھ ماشہ میدہ گیہوں کا سیر بھر۔ اوّل گھی اور شکر اور نمک کو پیس کر ایک لگن میں پانچ منٹ تک خوب پھینٹیں پھر میدہ بھی ملا کر جیسے پوریوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہو اتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتہ پر رکھ کر تنور میں رکھیں اور بعد تیاری نکال لیویں اس کو نان پاؤ کے پکانے سے پہلے پکانا چاہیئے کیونکہ اس کو تاؤ آنچ کا زیادہ چاہیئے۔

آم کے اچار بنانے کی ترکیب:- تازہ کیریوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اس قدر چھیلیں کہ سبزی نہ رہنے پاوے اور ان کو بیچ میں سے اس طرح تراشیں کہ دونوں پھانکیں جدا نہ ہونے پاویں پھر گٹھلی دور کر کے اس میں لہسن کے چھلکے ہوئے جوئے اور سرخ مرچ اور سونف اور پودینہ اور ادرک اور کلونجی اور نمک مناسب انداز سے ملا کر بھر دیں اور کیری کا منہ بند کر کے دو ڈوری باندھ دیں آٹھ دس روز دھوپ دیکر عرق نعناع یا سرکہ میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر استعمال میں لا دیں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیں۔

چاشنیدار اچار بنانے کی ترکیب:- آدھ سیر کشمش۔ آدھ سیر چھوارے پاؤ بھر انچور۔ آدھ پاؤ ادرک آدھ پاؤ لہسن ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نعناع میں چھوڑ کر ڈیڑھ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ دیکر استعمال میں لا دیں۔

نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب:- مولی، گاجر، شلغم وغیرہ کا پوست دور کر کے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں بعد جوش آجانے کے پانی دور کر کے ہوا میں خشک کر لیں پھر

سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سُرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر کام میں لادیں۔

شلغم کا اچار بہت دن رہنے والا:

شلغم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دے کر خشک کرکے اس میں یہ چیزیں ملا دی جائیں۔ آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب پسیں گی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک یہ باریک تراشی جاویں گی جب قتلوں میں ترشی اور تیزی پیدا ہو جاوے گڑ یا شکر سفید کا قوام کرکے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جاوے اور بنا کر ڈال دیں مدتوں رہتا ہے۔

نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب:

مغز انبہ سیر بھر سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر لہسن سُرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک کلونجی سونف پودینہ خشک دو دو تولہ لونگ جا نفل چار چار ماشہ ادرک نمک چھٹانک چھٹانک شکر یا گڑ پاؤ بھر۔ پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پوا لو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرا دو اور جب قدر سرکہ باقی رہ گیا اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جائے استعمال میں لاؤ اور خوشرنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی پھول میں بھُنی ہوئی پسوا کر آمیز کر دو۔

مربہ بنانے کی ترکیب:

آم کا پوست جدا کر دو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پاوے پھر بجلی نکلوائیں کانٹے یا سوئی وغیرہ سے گودا کر چونہ اور پھٹکری کے نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑ دواتے جاؤ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواؤ اس کے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواؤ۔ جب ادھ گلے ہو جائیں ہوا میں خشک کرا کر پھر کیلو

سے دو چند شکر خواہ قند کے قوام میں چھوڑ دا کر جوش دلوا کر جب قوام گاڑھا ہو جاوے اور تار بندھ جاوے استعمال میں لاوے۔ اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے چوتھے روز دوسرا قوام بدل دو یہی ترکیب سب مربوں کی ہے۔

نمک پانی کے آم کی ترکیب: ٹپکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی آموں سے اوپر تک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدل دیں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اندازے سے ڈالیں کہ سوا موں پر پاؤ سیر نمک آدھ پاؤ لہسن اور پندرہ روز کے بعد کھا دیں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہیئے اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے منہ پر تھوڑا تھوڑا تیل مل کر اس پانی میں ڈال دیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اس وجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھیرتے ہیں۔

لیموں کے اچار کی ترکیب: پانچ سیر کاغذی لیموں لے کر ان کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکال کر ان کی چار پھانکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور سیندھا نمک بھر دیں اتنے لیموؤں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈالدیں اور اوپر سے اور لیموؤں کا عرق نچوڑیں اور بعضے تین پانی بدلتے ہیں اور سیر پیچھے چھٹانک مصالحہ ڈال دیتے ہیں اور اوپر سے کھٹے لیموؤں کا عرق نچوڑتے ہیں جس قدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھیریگا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں سونٹھ چھ ماشہ سمندر جھاگ چھ ماشہ پیپل چھ ماشہ سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کے ساتھ کوٹی جاتی ہیں۔

کپڑا رنگنے کی ترکیبیں

سیاہ رنگ:- قلمی چونہ کی آدھ سیر اور خالص تیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دے اور صبح و شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اس کو ہلا دیا کریں کہ اس کا خمیر اٹھ کھڑا ہو اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اس کی گرمی سے خمیر اٹھ کھڑا ہو۔ اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جائے گا یہ کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دیکر اس پانی میں کپڑا بھگو دے تو خوب پختہ ہو جاوے۔

زرد رنگ:- اوّل ہلدی خوب باریک پیسکر پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کرے پھر دو تولہ سفید پھٹکری پیسکر پانی میں ملا دے اور کپڑے کو اس میں دھو کر خشک کرے پھر آم کی چھال آدھ سیر لیکر تین پہر تک پانی میں جوش دے اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے اور خشک کرلے۔

سنہرا انبوہ رنگ:- اوّل دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر گیرو پانی میں ملا کر اس میں رنگ لے پھر جو ناسپال کا پانی بچا ہوا رکھا ہے اس میں ڈوب دے پھر دو پیسے بھر پھٹکری علیحدہ پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے پھر اسی پھٹکری کے پانی میں تھوڑا کلف چاول یا آٹے کا ڈال کر ہاتھ کو ہلا کر چند بار اس میں غوطہ دیکر نکال لے۔

سنہرے انبوہ کی دوسری ترکیب:- ناسپال اور مجیٹھ دونوں برابر وزن لیکر دونوں کو نیم کوفتہ کر کے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دیکر چھان لیں اور پھٹکری خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو تر کر کے

خشک کرلیں پھراسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

زمردی رنگ: اوپر والی ترکیب سے اوّل پھٹکری کے پانی میں غوطہ دیکر خشک کرکے نیل کے پانی میں غوطہ دیں اور پھراسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

دوسری ترکیب زمردی رنگ کی: آم کی کونپل آدھ پاؤ لیکر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھ لیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں اور چھان کر پانی کو الگ رکھیں اوّل کپڑے کو دوسرے پانی میں رنگ کر خشک کرلیں پھر دوسرے پانی میں رنگ کر خشک کرلیں پھر تیسرے پانی میں نو ماشہ پھٹکری ملا کر اس میں خوب مل کر دھو کر خشک کرلیں۔

طوسی رنگ: ببول یعنی کیکر کی چھال پاؤ سیر اور کانفل یا رتو لا نیم کوفتہ کرکے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں اور پھٹکری دو تولہ جدا پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسیس ملا کر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسیس رنگنے کا ہو ہیرا کسیس نہ ہو۔

طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ: اوّل آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کردیں صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دیکر چھان کر رکھ لیں پھر زردہڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیسکر بہت سے پانی میں ڈال کر کپڑے کو اس طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کرلیں۔ اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آملہ یعنی ۲ تولہ ایک لوہے کی کڑھائی میں تھوڑے پانی میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں جب اس میں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہوجائے تو اسی مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں۔

فاختئی رنگ: دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کرکے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیسکر زیادہ پانی میں ملا دیں اور کپڑے کو اس میں رنگ کر خشک ہونے دیں اس پانی

کو چھینک کر برتن میں نیا پانی ڈال دیں جو تہائی آبخورہ کوٹ کا اس پانی میں ملا کر پھر رنگ دیں۔
کاٹ بنانے کی ترکیب:۔ چندر دو سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آٹا اور بڑی ہڑ ڈال کر ایک ہفتہ تک رہنے دیں جتنے سویاں پکا کر اس کا پانی بھی اس میں ملا دیتے ہیں۔
اور چھیپیوں کے یہاں سے بنا ہوا مل جائے تو بنانے کی ضرورت نہیں۔
کاہی سبز رنگ:۔ اوّل ہلدی کو باریک پیس کر اور سجی کا پانی اس میں ملا کر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں۔ پھر صابون کے پانی سے اس کو دھو کر ترش چھاچ میں پھٹکری پیس کر ملا کر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔
بادامی رنگ:۔ اوّل ہلکا سا گیرو دیجئے پھر کپڑے کو خشک کر کے تخ کو ہاون دستہ میں کوٹ کر اس کے چاول یعنی بیج لیکر پانی میں دو تین جوش دے اور کسی برتن میں اوّل تھوڑا پانی لیکر اس میں آدھا رنگ ملا کر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈال دے۔
اودا رنگ پختہ:۔ پتنگ شیریں اور تھوڑا سا چونا پانی میں جوش کر کے صاف کر کے اس میں پھٹکری ڈال کر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیس کر ملا دیتے ہیں۔
سرخ رنگ پختہ:۔ پتنگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اس کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور سیر بھر پانی میں خفیف سا جوش دیکر رات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے صاف کر کے رکھ لے پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے اس کو صاف کر کے علیحدہ رکھ لے پہلے بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دیکر نچوڑ کر خشک کر لے پھر سفید پھٹکری ایک تولہ پیس کر اس کے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کر کے پھر پتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کر لے پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھٹکری پیس کر ہاتھ سے اتنا ہلا دے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اٹھ جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں نہ رکھے اور نچوڑ کر خشک کر کے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ

پیسکر پانی میں ملاکر اس میں غوطہ دیکر تھوڑی اس میں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کرلے۔
پستئی رنگ:۔ اوّل کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے پھر صابون کے پانی میں بھگو دے پھر کاغذی لیموں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرلے۔
دوسری ترکیب:۔ اوّل چار ماشہ نیل پانی میں پیسکر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکری پیسکر اس کے پانی میں شوب دیکر خشک کرلیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملاکر اس میں شوب دیکر خشک کرلیں اور دوبارہ پھٹکری کے پانی میں شوب دیں اور خشک کرلیں پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دیکر اس میں کپڑے کو شوب دیکر خشک کرلیں۔
فیروزی رنگ:۔ اوّل پتھر کے چونے میں کپڑے ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلا تھوتھا پیسکر پانی میں ملاکر رنگ نیا ر رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا رنگ علیحدہ لیکر کپڑے کو رنگتے رہیں جب خواہش کے مطابق رنگ چڑھ جاوے پھٹکری کے پانی میں شوب دے کر خشک کرلیں۔

چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ

آدھی چھٹانک، ایک چھٹانک، آدھ پاؤ، پاؤ سیر، آدھ سیر، تین پاؤ، ایک سیر، دو سیر، ایک من، اور اگر تین چھٹانک لکھنا ہو تو دیکھو تین چھٹانک کیا چیز ہے سو تم جانتی ہو کہ ایک آدھ پاؤ اور ایک چھٹانک ہو تو تم چھٹانک کی اور آدھ پاؤ کی نشانی ملاکر لکھ دو اس طرح ۔۔۔ تین چھٹانک ہو جاوے گا اسی طرح اگر چھٹانک کم سیر بھر لکھنا ہو تو دیکھو کہ چھٹانک کم سیر کس کو کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ اس میں ایک آدھ سیر ہے اور ایک پاؤ سیر ہے اور ایک آدھ پاؤ ہے اور ایک چھٹانک ہے اتنی چیزیں اس میں ہیں تو تم ان سب کی نشانیاں ملاکر آگے پیچھے لکھ دو اس طرح ۔۔۔ بس یہ چھٹانک کم سیر ہوگیا اسی طرح جو کچھ تم کو لکھنا ہو اس کو پہلے سوچ لو کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں جتنی چیزیں معلوم ہوں اس کی نشانیاں لکھ کر

آخر میں (مار) بنادو اور اتنا یاد رکھو کہ کئی نشانیاں جہاں لکھی جاویں گی بڑی نشانی پہلے لکھیں گے اور چھوٹی چیز کی نشانی پیچھے لکھیں گے اور سیر اگر زیادہ لکھنا ہوں تو (مار) سے پہلے اتنا ہی ہندسہ بنا دو اور ہندسے تم کو پہلے حصہ میں معلوم ہو چکے ہیں ان کو پھر دیکھ لو مثلاً ہم کو دو سیر لکھنا تھا تو پہلے (مار) سے پہلے دو کا ہندسہ یعنی ۲ بنا دیا جیسے اوپر لکھا ہوا دیکھ رہی ہو اور من سے آگے دو من کو منوان لکھتے ہیں اور اس سے آگے لکھنے کا قاعدہ آگے آتا ہے جس جگہ گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ لکھا جاوے گا وہاں دیکھ لو۔

چھدام سے دس ہزار روپے تک لکھنے کا طریقہ

چھدام ۶ دام۔ دھیلہ ۱۲ دام۔ پاؤ آنہ ۔ر یعنی ایک پیسہ۔ آدھ آنہ ۔ر۔ پون آنہ ۔ر۔ ایک آنہ ار۔ سوا آنہ ار۔ ڈیڑھ آنہ ار۔ پونے دو آنہ ار دو آنہ ۲ر۔ تین آنے ۳ر۔ اسی طرح جتنے آنے لکھنے ہوں اتنا ہی ہندسہ لکھ کر یہ نشانی (ر) کر دو مثلاً تم کو ۱۲ آنے لکھنے ہیں تو اول بارہ کا ہندسہ لکھو اس طرح ۱۲ پھر اس کے آگے اس طرح کا بنا دو (ر) تو دونوں سے مل کر یہ شکل بن جاوے گی (۱۲ر) یہ بارہ آنے ہو گئے اگر تم کو دو آنے یا ڈھائی آنے یا پونے تین آنے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس میں کے چیزیں ہیں جیسے اوپر کے بیان میں سوچا تھا۔ مثلاً پونے تین آنے میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ ایک دو آنے ہیں اور ایک آدھ آنہ ہے اور ایک پاؤ آنہ ہے بس تم سب کی نشانیاں اس طرح لکھ دو (۲ر) بس یہ پونے تین آنے ہو گئے اسی طرح جو چاہے لکھ دو روپے سے کم تو اس طرح آنہ بنا کر لکھیں گے مثلاً پونے سولہ آنہ کو اسی طرح لکھیں گے (۱۵ر) اور جب پورا روپیہ ہو جاوے تو اور شکل شروع ہو گی اس طرح ایک روپیہ عہ۔ دو روپے عہ تین روپے سے۔ چار روپے للعہ۔ پانچ روپے صہ۔ چھ روپے سے۔ سات روپے

آٹھ روپے سے - نو روپے لعہ - دس روپے ملہ - گیارہ روپے لملہ
بارہ روپے ملے - تیرہ روپے ملے - چودہ روپے - للعہ - پندرہ روپے
ملہ - سولہ روپے ملہ - سترہ روپے معہ - اٹھارہ روپے معہ - اُنیس
روپے لعہ - بیس روپے ملہ - تیس روپے مہ - چالیس للعہ - پچاس
روپے مہ - ساٹھ روپے سہ - ستر روپے معہ اسی روپے لہ - نوے روپے
لعہ - سو روپے مار - اب یاد رکھو کہ اگر تم کو درمیان کی گنتی کے روپے لکھنے
ہوں تو یہ سوچو کہ اس گنتی میں کیا کیا چیزیں ہیں مثلاً ہم کو اکیس لکھنا ہے تو اکیس کہتے
ہیں ایک اور بیس کو تو تم یوں کرو کہ ایک کے واسطے تو وہ نشانی لکھو جو گیارہ
میں دس کی رقم سے پہلے لکھی ہے یعنی لہ اور بیس کے واسطے بیس کی نشانی آگے
لکھو دونوں سے مل کر یہ شکل بنجاوے گی۔ (لملہ) یہ اکیس ہو گئے اسی طرح بائیس
میں سوچنے سے دو اور بیس معلوم ہونگے تو دو کے واسطے وہ نشانی لکھو جو بارہ
کی رقم میں دس کی رقم سے نیچے لکھی ہے یعنی (ملہ) اور اس کے اوپر بیس کی
نشانی لکھدو دونوں سے مل کر یہ شکل ہوجاوے گی (ملہ) یہ بائیس ہو گئے اسی
طرح تین کے لئے وہ رقم لکھو جو تیرہ میں دس کی رقم کے نیچے لکھی ہے یعنی (ملہ)
اور چار کے لئے چودہ والی رقم لکھو یعنی (للعہ) اور پانچ کے لئے پندرہ والی (مہ)
اور چھ کے لئے سولہ والی یعنی (سہ) سات کے لئے سترہ والی یعنی (معہ) اور آٹھ
کے لئے اٹھارہ والی یعنی (معہ) اور نو کے لئے انیس والی یعنی (لعہ) اور انکے
اوپر بیس کی یا تیس کی یا جونسی گنتی ہو اس کی رقم کو لکھدو مثلاً ہم کو چھپن لکھنا منظور ہے
تو چھپن کو سوچو کہ کس کو کہتے ہیں چھ اور پچاس کو کہتے ہیں تو تم یوں کرو کہ سولہ کی رقم
میں دیکھو کہ دس کی رقم کے نیچے کیسی نشانی بنی ہے تو وہ نشانی یہ پائی گئی (سہ)
اس کو اول لکھو پھر دیکھو پچاس کی رقم کس طرح لکھی جاتی ہے تو اس کی صورت یہ ملی
(مہ) اس پچاس کی رقم کو اس پہلی رقم کے اوپر لکھدو یہ شکل بن جاویگی (مہ)

یہ قاعدہ ہم نے بتلا دیا ہے اب تم اس قاعدہ کی رو سے ننانوے تک سب رقمیں سوچ سوچ کے لکھو اور اُستاد یا اُستانی کو دکھلاؤ۔ دو سو روپے ۱۱۔ تین سو روپے مار۔ چار سو روپے ایمار۔ پانچ سو روپے صمار۔ چھ سو روپے سمار۔ سات سو روپے لمار۔ آٹھ سو روپے لا۔ نو سو روپے سمار۔ ایک ہزار روپے الــ۔ دو ہزار روپے اعـ۔ تین ہزار روپے سمـ۔ چار ہزار روپے للعـ۔ پانچ ہزار روپے صمـ۔ چھ ہزار روپے سمـ۔ سات ہزار روپے ممـ۔ آٹھ ہزار روپے سمـ۔ نو ہزار روپے معـ۔ دس ہزار روپے ملـ۔ اور اگر روپے اتنے لکھنے ہوں کہ اس میں ہزار بھی ہے اور سو بھی ہے اور اس سے کچھ کم بھی ہے۔ تو سب کی رقمیں آگے پیچھے اور نیچے لکھیں گے اس طرح کہ ہزار کی رقم پہلے لکھیں گے اس کے اوپر سو کی رقم اس سے آگے سو سے کم کی رقم مثلاً ہم کو پانچ ہزار آٹھ سو ننانوے روپے لکھنے ہیں تو اس طرح لکھیں گے صمـ ۹۹ لعـ اور جو کچھ آنے بھی ہوں تو ان کو ان سب کے نیچے لکھیں گے مثلاً ان روپیوں کے ساتھ پونے چودہ آنے بھی ہیں تو ۱۳ ؍ اس اوپر کی رقم کے نیچے لکھ دیں گے اور جو کوئی دھیلا چھدام بھی ہو تو ان آنوں کے بعد اس کو لکھیں گے مثلاً اس طرح ۱۳ ؍ ۱۲ دام یہ پونے چودہ آنے اور ایک دھیلا ہو گیا۔

گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ

گز کو درعہ کہتے ہیں۔ اور اسی طرح لکھتے ہیں اگر ایک گز لکھنا ہو تو فقط ذرعہ لکھیں گے اور دو گز کو درعان لکھتے ہیں۔ اور تین گز یا زیادہ لکھنا ہو تو اوپر جو رقمیں روپیوں کی لکھی جا چکی ہیں وہی رقمیں لکھ کر ان کے آگے لفظ درعہ لکھ دیتے ہیں مثلاً تین گز لکھنا ہو تو اس طرح لکھیں گے (سے درعہ) اور چار گز اس طرح لکھیں گے۔ (للعہ درعہ) اسی طرح جتنے چاہو لکھتی چلی جاؤ۔ مگر یہ یاد رکھو کہ بعض رقموں کا جو پچھلا سرا گول مڑا ہوتا ہے وہ فقط روپیوں کے لکھنے میں ہے اور گزوں کے

لکھنے میں وہ سرا نہیں موڑا جاتا مثلاً اگر دس گز لکھنا ہو تو یوں لکھیں گے ۱۰ ے رعہ اور اگر کچھ گرہ بھی لکھنا ہو تو گز کی رقم کے پیچھے اتنا ہندسہ لکھ کر گرہ کا لفظ لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً دس گز کے ساتھ آٹھ گرہ ہو تو یوں لکھیں گے ۱۰ ے ۸ گرہ اسی طرح من کے لکھنے کا قاعدہ ہے مثلاً چار من کو اس طرح لکھیں گے (۴ من) اور دس من کو اس طرح لکھیں گے (۱۰ ے) اس میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ جن رقموں کا سرا گول پڑا ہوا تھا اس کو سیدھا نہیں لکھتے بلکہ اوپر کو اٹھا دیتے ہیں

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ:۔ اس میں کوئی بکھیڑا نہیں ہوتا جتنے تولے ماشے ہوں اوّل ہندسہ لکھو پھر تولہ ماشہ یا رتی کا لفظ لکھ دو اور جو کئی چیزیں ہوں سب لکھ دو مثلاً چار تولہ اور چھ ماشہ اور تین رتی لکھنا ہو تو یوں لکھ دو ۴ تولہ ۶ ماشہ ۳ رتی۔

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپے کو کوئی آنوں کو کوئی پیسوں کو اب ہم کو سب کا جوڑنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے کبھی من کبھی سیروں کبھی آدھ سیر پاؤ سیر یا سنار نے کئی چیزیں سونے کی بنائیں کوئی تولہ ہے کوئی ماشوں اور کوئی رتیوں تو اب سب کا سونا اس کا کتنا ہوا۔ ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے۔ سو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اوّل سب رقمیں روپے آنے یا سب وزن سیر چھٹانک یا تولے ماشے ہر چیز کے ساتھ لکھ دو پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن مل کر اس بڑی رقم یا اس بڑے وزن کی گنتی میں پوری چلی گئی یا نہیں۔ اگر چلی گئی تو اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کو لکھ لواور

جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا ہو گیا اس کو پھر بڑی رقم یا بڑے وزن کے ساتھ
ملا کر اسی طرح جوڑو پھر ان سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے
وزن میں پورا گنتی میں آ گیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آ گیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر
بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کیرانچہ
لکھ دو اور جتنا بچا اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اسی طرح آخر
تک حساب ختم کر دو اور لکھ دو جب سب سے آخر لکھا ہوا ہو گا وہ سارا مل کر جتنا
ہوا اس کو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی :۔ ململ عہ لٹھا ۸ر شال باف ۱۲ ۃ ر
چین ۰ر بٹن ـ ر اب ان کا جوڑنا چاہا۔ سب سے چھوٹی رقم ـ ر کی ہے اور یہ دو جگہ
آئی ہے۔ دونوں جگہ جوڑا تو ۶ ہو گیا پھر دو پیسہ بھی اس میں دو جگہ ہیں اس ۰ر کو ان
دونوں کے ساتھ جوڑا تو ڈیڑھ آنہ ہو گیا تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں
جا سکتا ہے کسر رہی ۰ر کی تو اس کو پہلے لکھ دیا۔ اس طرح ۰ر اور وہ جو آنہ حاصل
ہوا تھا اس کو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں ایک جگہ ۸ اور
ایک جگہ ۱۲ اور اس ایک آنہ کو ان کے ساتھ ملا کر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے
نو آنے ہوئے اور نو آنے اور بارہ آنے اکیس آنے ہوئے اکیس آنوں میں ایک
روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو اس دو پیسہ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح
(۵۰ر) آگے ایک روپیہ رہا۔ اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ
ہے اس روپے کو اس روپے کے ساتھ جوڑ لیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی
رقم کو اس ۵۰ر کے ساتھ لکھ دیا اس طرح عہ ۵۰ر وہ سب دام مل کر اتنے ہوئے تو
یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت کی میزان عہ ۵۰ر ہوئے اور حساب کے ختم پر لفظ
میزان لکھ کر اس رقم کو لکھا بھی کرتے ہیں اسی طرح میزان (عہ ۵۰ر) اسی طرح اور
وزنوں کو سوچ سمجھ کر لکھو اور لکھ کر استاد کو دکھلا دو۔

روزمرہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو
بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ
مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلایا تو شرمندگی
اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکر دن چاکروں پر بھی دباؤ رہتا ہے اور وہ کچھ لے بھی
نہیں سکتے۔ یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز
کا خرچ ہے تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہیئے تھا آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا ماما یہ
نہیں کہہ سکتی کہ بی بی تم کو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوئے آیا تھا۔ تم کو ہمیشہ اپنے
ذمہ لازم سمجھنا چاہیئے کہ جو رقم ملے اس کو بھی لکھ لیا کرو اور جہاں خرچ ہو اس کو بھی
ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو۔ دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول
ہو جاتی ہے۔ لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس
دس روپے تھے تم نے چھ اٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے
اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں ایک روپیہ کہیں دیکر بھول گئیں اور سب پر چوری
لگاتی پھرتی ہیں کہ فلانی نے اٹھا لیا ہوگا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو۔
کپڑے دو تو لکھ کر قلعی کو برتن دو تو لکھ کر کسی کو مزدوری دو تو لکھ کر کوئی چیز منگاؤ
تو لکھ کر اور تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ
بتلاتے ہیں ایک ایک ہفتہ کا حساب بنا لیا کرو چاہے ایک ایک مہینہ کا یہ تم کو اختیار
ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک مہینہ کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان سے
شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنا لو اور جس ورق سے لکھنا ہو
اس کے شروع پر اول یہ عبارت لکھو "حساب آمدو خرچ بابت ماہ رمضان" پھر اس
عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو

پھر اسکے نیچے دو لکیریں کھینچ کر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کے سر پر لفظ حال لکھو اس طرح :-

بقایا ————————————

حال ————————————

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھدو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخ وار لکھتی رہو اس طرح :-

بقایا ————————————

عہ

حال ————————————

یکم رمضان از منشی صاحب لعہ -۸ر فروخت غلہ عہ ۱۰ر وصول قرضہ از بھابی غنا اللہ عہ

اب اس کے بہت نیچے لفظ وجوہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح :-

وجوہ ————————————

اور اس کے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اٹھے اس کو تاریخوار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح یکم رمضان چاول للعہ - گھی صہ ۲ر شکر سفید عہ - دودھ اللہ ۳ر - گرم مصالحہ ۴ر - (م ۶ مسجد میں تیل ۸ر (۵ر) طالب علموں کو افطاری دکری کیلئے ۱۲ر - اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جائے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقے کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً رقموں کو جوڑا تو عہ ۸ر ہوئے ان کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو :-

وجوہ ————————————

عہ

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھو مثلاً اس جگہ کی رقموں کو جوڑا تو للعہ ۸ر ہوئے اس کو اس کے نیچے اس طرح لکھدیا -

حال ————————————

للعہ ۸ر

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کے ساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کی نیچے مثلاً اس للعہ کے ساتھ عہ کو جوڑا للعہ ہوئے اسکو اس طرح لکھا۔

جمع ——————— للعہ

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہے اور وجوہ کی زیادہ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہوا ختم ہے اس جگہ لفظ تمہ کو لکیر کی صورت میں لکھدو اس طرح۔

تمہ ———————

اور اس کے نیچے بالخیر کا لفظ لکھدو مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھدو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ تھی اور وجوہ کی رقم عہ تھی تو عہ بچے اس کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو عہ اور اگر جمع کی رقم کم ہوا ور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تمہ کے لفظ فاضل لکھ کر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھدو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینہ میں اس قدر خرچ آمدنی سے زیادہ ہوا ہے اس مثال کی الگ الگ بتلائی باتوں کو اکٹھا لکھ کر بتلا دیتے ہیں۔

جمع ——————— للعہ

بقایا ——————— للعہ

حال ——————— عہ

للعہ

یکم رمضان از منشی صاحب عہ، فروخت غلہ عہ، وصول از بھائی صاحب للعہ

وجوہ عہ۔ یکم رمضان۔ چاول للعہ۔ گھی عہ، شکر سفید عہ۔ دودھ والا عہ۔

گرم مصالحہ عہ، مسجد میں تیل عہ۔ طالب علموں کو افطاری وسحری کے لئے عہ

تمہ ———————

عہ

اب آئی بات کلام کی اور یاد رکھو کہ جب تمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی

رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہوگئی اگر جمع کی رقم برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو دیکھو اوپر کی مثال میں ۱۵ روپے وجوہ سب کو جوڑ کر دیکھا تو ۱۵ روپے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جائے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

تھوڑے سے گروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گر کہتے ہیں۔ ان سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گر لکھے دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ پہلا گر۔ ایک من چیز جتنے روپیوں کی ہوگی اتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی مثلاً ایک من چاول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ڈھائی سیر ہوئے۔ دوسرا گر۔ ایک روپیہ کی جے سیر چیز آوے گی چالیس روپیہ کی اتنے من آویگی مثلاً ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی ہوا تو چالیس روپے کا ڈیڑھ من ہوگا تیسرا گر۔ ایک روپے کی جے سیر چیز آویگی ایک آنے کی اتنی چھٹانک ہوگی۔ مثلاً ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنہ کے بیس چھٹانک آوینگے یعنی سوا سیر۔ چوتھا گر۔ ایک روپیہ کی جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آویگی تو آٹھ روپے کی اتنی من ہوگی مثلاً ایک روپے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپے کے چار من آوینگے۔ پانچواں گر۔ ایک روپیہ کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنہ کا اتنی گرہ ہوگا مثلاً ایک روپیہ کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا۔ یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھدی ہیں جو عورتوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آئیں۔

بعضے لفظوں کے معنی جو ہندوستان بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اُردو نام					
محرم ۱	صفر ۲	ربیع الاول ۳	ربیع الثانی ۴	جمادی الاولے ۵	جمادی الآخری ۶
دہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرانجی	شاہ مدار	خواجہ جی
رجب ۷	شعبان ۸	رمضان ۹	شوال ۱۰	ذیقعدہ ۱۱	ذی الحجہ ۱۲
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقرعید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن، چیت، بیساکھ، جیٹھ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں اور اساڑھ ساون بھادوں۔ کنوار جس کو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک اگھن جس کو منگسر بھی کہتے ہیں پوس جس کو پوہ کہتے ہیں۔ ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اس کو مہاوٹ کہتے ہیں۔ اور یاد رکھو تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اس کو لوند کا مہینہ کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور اساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور ننھا اناج پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

رُخوں کے نام: جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اس کو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے اور پچھم اور پچھاں بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کرکے کھڑی ہو تو تمہارے داہنے ہاتھ کا رخ جنوب اور دکن کہلاتا ہے اور بائیں ہاتھ کا رُخ شمال اور اُتر اور پہاڑ کہلاتا ہے اور قطب تارہ ادھر ہی دکھلائی دیتا ہے۔

بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اوپر غلط لفظ لکھیں گے اور ان کے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں ان کا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے۔

غلط	نخالص	ناکرود	منجش	نامحرم	مسجت	پیچتو	چیدر	امام جستہ
صحیح	خالص	مکرود	منشیح	محرم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ
غلط	نخسہ	رواب	نان ترشہ	لغام	جلدان	دوات	دیوال	نیاک
صحیح	نسخہ	رعب	طعن و تشنیع	لگام	جزدان	دوات	دیوار	ناپاک
غلط	نازی بجانا	بھاگ کر رونا	جھنگ یعنی بیل کا گھنڈ	طوفان	توبل یعنی	شادی کی خبر	من منخ یعنی	جھگڑا فساد
صحیح	تالی بجانا	بسور کر رونا	رنگ	طوفان		نوید		مین میکھ

ڈاکخانے کے کچھ قاعدے

لکھے پڑھے آدمیوں کو ان سے کام پڑتا ہے۔

خط کا قاعدہ (۱) تین پیسہ کو جو پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتہ کی طرف داہنی آدھے حصہ میں صرف جس کے پاس جاتا ہے اس کا نام اور پتہ لکھو بعضے لکھ دیتی ہیں جواب طلب ضروری یا بسم اللہ یا اس کے حروف یا ماشاء اللہ یا تعویذ وغیرہ یا اور کچھ لکھ دیتی ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اس کو بیرنگ کا ڈیڑھ آنا پڑتا ہے اور باقی نصف حصہ میں جو جی چاہے سو لکھو اسی حصہ میں اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھ دو۔ (۲) پانے والے کا پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہیے اگر چھوٹے قصبہ میں بھیجنا ہے تو ضلع کا نام بھی ضرور لکھ دو اور اگر بڑے شہر میں بھیجنا ہے تو محلہ کا نام اور مکان نمبر بھی لکھ دو (۳) اگر دو آنہ والا لفافہ بھیجتی ہو تو اس میں اس قسم کی باتیں جو قاعدہ نمبر (۱) میں بیان ہوئیں لکھنے کا ڈر نہیں مگر ساری جگہ مت چھیکو ورنہ ڈاکخانہ والوں کو انگریزی پتہ لکھنا پڑتی ہے وہ کہاں لکھیں گے البتہ لفافہ کی پشت پر بھی اپنا مضمون لکھ سکتی ہو اگر پوسٹ کارڈ کی برابر

اسٹامپ چیک۔ بل۔ یا بینک کا نوٹ یا دیگر کاغذات جن سے روپیہ مل سکتا ہو کبھی نہ بھیجنا چاہیئے۔ (۴) پولنده دو فٹ لمبا ایک فٹ چوڑا اور ایک فٹ اونچے سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے اور اگر پولنده گول بنایا جاوے تو تیس انچ طول اور چار انچ قطر سے زائد نہ ہو (۵) اگر یہاں ٹکٹ نہ لگاؤ گی تو بیرنگ ہو جائے گا اور جتنے کے ٹکٹ یہاں حساب سے لگتے اس سے دونا محصول وہاں دینا پڑے گا جس کے نام جاتا ہے اور اگر وہ نہ لے تو اس بھیجنے والے سے وہی دونا محصول لیا جائے گا۔

رجسٹری کا قاعدہ :- اگر خط یا پولنده یا پارسل کی حفاظت زیادہ چاہو تو اس کی رجسٹری کرا دو یعنی جتنے ٹکٹ محصول کے حساب سے لگانے میں چار آنے کے اور لگاؤ اور لیجانے والا ڈاکخانہ منشی سے کہے کہ اس کی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو (۲) اور اگر تم یوں چاہو کہ جس کے نام ہم بھیجتے ہیں اس کے ہاتھ کی دستخطی رسید آ جاوے تاکہ وہ انکار نہ کر سکے کہ ہمارے پاس خط یا پارسل وغیرہ نہیں پہونچا۔ تو ایک آنہ کا اور ٹکٹ لگاؤ اور رجسٹری کرنے والے بابو سے ایک ا۔ ڈی رجسٹری کا فارم جو ایک چھوٹا سا چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے جس پر ایک طرف اپنا پتہ اور دوسری طرف جس کے نام ہے اس کا مکمل پتہ لکھ کر اس خط کا لفافہ پولنده کے ساتھ نتھی کر دو جس پر اس شخص سے دستخط کرنے کے بعد ڈاکخانہ والے پھر واپس تمہیں پہنچا دینگے اور یہاں مثل سادہ رجسٹری کے رسید اسی وقت ملے گی ہنڈی۔ ٹکٹ یا اسٹامپ ہو اس کی رجسٹری حفاظت کی وجہ سے کرانی ضروری ہے۔ بلا رجسٹری ضائع ہو جانے پر ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں رجسٹری خط کے بائیں طرف نیچے کے کونے کے قریب اپنا نام اور پورا پتہ بھی لکھ دو تاکہ اسکے مکتوب الیہ کو تقسیم نہ ہونے کی صورت میں اس کے بھیجنے والے کو بغیر کھولے ہوئے واپس کی جا سکے۔

بیمہ کا قاعدہ :- اگر تم کو کوئی چیز بھیجنی ہو مثلاً نوٹ سونا چاندی وغیرہ تو کہ

بیمہ کرادو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا بیمہ کرانا ہو اس پر ایک ایک انچ کے فاصلہ پر عمدہ قسم کی لاکھ کی مہر کرو۔ مہر پر کسی شخص کا نام کھُدا ہوا ہونا چاہیئے پھول یا سکہ یا بٹن کی مہر نہیں کرنا چاہیئے مثلاً بیمہ مبلغ دوسو روپے وغیرہ بیمہ کی قیمت لفظوں اور ہندسوں (دونوں) میں لکھنا چاہیئے (۲) اگر سو روپے یا سو روپے سے کم کا بیمہ ہے تو محصول خط اور فیس رجسٹری کے علاوہ چار آنے ذمہ داری کے اور لیں گے اور اگر سو روپے سے زائد کا ہے تو دوسو تک ساڑھے پانچ آنے اور تین سو تک آٹھ آنے اور پھر ہر سو روپے پر دو آنہ بڑھتے جائیں گے ایک ہزار تک، ایک ہزار سے زائد پر تین ہزار تک ہر سو روپے پر ایک آنہ بڑھتا جاویگا ڈاکخانہ سے تم کو ایک رسید ملیگی اس کو حفاظت سے رکھو (۳) تین ہزار روپے سے زیادہ کا ایک بیمہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ (۴) اگر لفافہ کے اندر نوٹ ہوں تو اس کا بیمہ کرانا ضروری ہے (۵) بیمہ کے واسطے ڈاکخانہ سے رجسٹری کا لفافہ منگا لینا زیادہ اچھا ہے اس لفافہ کے اندر کپڑا ہوتا ہے اس کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہوتی ہے وہ اندر کپڑا لگا ہوا ہونے کی وجہ سے بہت مضبوط ہوتا ہے اس میں بہت احتیاط سے نوٹ وغیرہ جاسکتے ہیں اس لفافہ پر پھر رجسٹری کے محصول کی ضرورت نہیں اگر لفافہ کا وزن ایک تولہ یا ایک تولہ سے کم ہو تو بغیر مزید ٹکٹ لگائے رجسٹری ہوسکتا ہے اور اگر ایک تولہ سے زائد ہے تو محصول کا وہی حساب ہے جو خط کے محصول میں بیان ہوا ہے (۶) سکہ، سونا، چاندی، بیش بہا پتھر، جواہرات، نوٹ یا اس کا کوئی حصہ یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں صرف بذریعہ بیمہ ہی جاسکتی ہیں اگر بغیر بیمہ بھیجی جاویگی تو ڈاکخانہ کو اگر علم ہوگیا تو پانیوالے کے پاس بھیجدے گا۔ مگر اس سے ایک روپیہ جرمانہ لیگا اگر پانے والا انکار کردے گا تو واپس آئے گا اور فرستندہ سے ایک روپیہ جرمانہ لیا جاوے گا۔

پارسل کا قاعدہ :۔ کوئی زیور یا روپیہ دوا یا عنبر یا کپڑا وغیرہ اور ایسی

لمبا چوڑا موٹا دبیکنا کاغذ کاٹ کر اس پر تین پیسہ کا ٹکٹ لگاؤ وہ بھی پوسٹ کارڈ ہوجاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ بالکل نہ لگاؤ یا پورے نہ لگاؤ تو دونوں صورتوں میں اسکو ڈاکخانہ والے پانیوالے کے پاس نہیں بھیجیں گے بلکہ لاوارثی خطوں کے دفتر میں بھیجیں گے اور اس دفتر والے اس کو پھاڑ کر پھینک دینگے اور اگر پوسٹ کارڈ سے زیادہ یا کم لمبا چوڑا موٹا دبیکنا ہوگا تو وہ کارڈ بیرنگ کر دیا جائیگا۔ اس کو پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں ایسے کارڈ پر بھی پتہ کی طرف نصف بائیں حصہ میں خط کا مضمون لکھ سکتی ہو مگر اس کا خیال رہے کہ نصف دایاں حصہ پتہ لکھنے اور ڈاکخانہ کی مہر وغیرہ کے لئے چھوٹا رہے اور اگر دائیں حصہ میں خط کا مطلب اور بائیں حصہ میں پتہ لکھوگی تو وہ بیرنگ ہوجاوے گا اور اگر سارے لفافہ پر دو آنے کا ٹکٹ لگادو تو وہ بھی دو آنہ والا لفافہ ہوجاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو چار آنے کا بیرنگ ہوجاتا ہے مگر لفافہ کو گوند وغیرہ سے چپکا دو اور اگر نہ چپکاؤگی تو ڈاکخانہ والے اسکو لاوارثی خطوط کے دفتر میں بھیجدیں گے اگر ٹکٹ نہو تو پوسٹ کارڈ کی تصویر تین پیسے کے ٹکٹ کی جگہ اور سرکاری لفافہ کی تصویر دو آنے کے ٹکٹ کی جگہ مت لگاؤ اور اگر لگادوگی تو وہ بیرنگ ہوجاوے گا پہلے اسکی اجازت ہوگئی تھی اب ممانعت ہے (۵) کارڈ یا لفافہ کو ایسی طرح مت دھوؤ کہ ٹکٹ میلا ہوجائے اور بہت ملا ہوا ٹکٹ بھی مت لگاؤ جس سے شبہ ہو اور ٹکٹ پر اپنا نام نہ لکھو نہ کسی طرح کی لکیر کھینچو ٹکٹ کو سادہ رہنے دو نہیں تو ٹکٹ بیکار ہوکر خط بیرنگ ہوجائیگا۔ استعمال شدہ ٹکٹ بھی خطوں پر کبھی مت لگاؤ کیونکہ اس حالت میں بھی خط بیرنگ ہوجاتا ہے اور اگر استعمال شدہ ٹکٹ پر سے سابق نشانات کے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہو تو وہ جرم ہوجاتا ہے اور ایسے ٹکٹ استعمال کرنے سے خط بھیجنے والے پر مقدمہ قائم ہوجاتا ہے اور بسا اوقات سزا ہوجاتی ہے (۶) بعضے آدمی ایک کارڈ کیساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہوجاتا ہے اگر جواب کے لئے کارڈ

بند ہو تو پڑھ آئے تو جڑا ہوا کارڈ آتا ہے وہ منگا لیا ۔ (۷) لفافے میں خط رکھ کر
ایک چھوٹی سی ترازو جسے نرزی کہتے ہیں منا لو اس پر رکھ کر دوسری طرف ایک
تولہ یا ایک روپیہ انگریزی رکھ کر تول لیا کرو اگر ایک تولہ سے زائد نہ ہو تو دو آنہ
کے ٹکٹ میں جا سکتا ہے اور اگر ایک تولہ سے بڑھ گیا اور تو ایک دو پیسہ کا ٹکٹ
اور لگانا تو قاعدہ یہ کہ ہر ایک تولہ یا اس کے جزو پر تین پیسے لگیں گے اور اگر پیسہ
ٹکٹ نہیں ہوگی تو بیرنگ ہو جاوے گا اور حساب سے جتنے ٹکٹ یہاں لگتے اس سے دوگنے
داموں کو دینے پڑیں گے جس کے پاس یہ خط جاوے گا اگر پانے والا بیرنگ خط لینے
سے انکار کرے تو وہ خط تم کو واپس کر دیا جاوے گا اور تم کو ہی اس بیرنگ کا محصول
دینا ہوگا اور اگر تم بھی خط لینے سے انکار کرو گی تو تمہارے نام خطوط سوائے سرکاری
خطوط کے ڈاکخانہ کے قاعدے کے مطابق ڈاکخانہ ہی میں روک لئے جائیں گے اور جب
تک تم محصول نہ دو گی اس وقت تک تم کو تقسیم نہیں کئے جائیں گے۔ (۸) ایک لفافہ
میں کئی خط مختلف یعنی ایک سے زیادہ اشخاص کے نام بنا بنا کر مت رکھو چونکہ یہ
ڈاکخانہ کے قاعدے کے خلاف ہے اس لئے شرع نے بھی منع ہے البتہ اس شخص کے
خط میں دوسرے کو بھی دو چار سطریں لکھ دیں یا اس ہی شخص کے نام ایک سے زیادہ
خط لکھ دیں تو کچھ ڈر نہیں (۹) خط یا پولندے پر جتنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں اگر
اس سے کم لگے ہیں تو جتنے کی کمی ہے اس کا دوگنا اس سے لیا جاوے گا جس کے
پاس وہ بھیجا گیا ہے ۔
پولندے کا قاعدہ :- (۱) کوئی کتاب یا اخبار یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن
کا مضمون خط کے طور نہ ہو اگر ایسے طور سے کاغذ میں لپیٹ کر بند کر دو کہ ڈاکخانہ
والے بسہولت کھول کر بند کر سکیں اس کو پولندہ یا پیکٹ کہتے ہیں۔ اس کا محصول
پہلے پانچ تولہ پر تین پیسے پھر ہر پانچ تولہ یا اس کے جزو پر دو پیسہ کا ٹکٹ بڑھاتی جاؤ۔
(۲) پولندے میں خط رکھنے کی ممانعت ہے۔ (۳) پولندے میں لوٹا۔ ہنڈی

ہی کوئی اور چیز کسی ڈبہ یا کسی بکس وغیرہ میں بند کر کے اور اوپر کپڑا لپیٹ کے یا رو
غن کسی دیا جاوے تو اس کو پارسل کہتے ہیں اس کا محصول اس طرح ہے۔

نقشہ محصول پارسل

وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول
آدھ سیر تک ۴۰ تولہ	۲؍	تین سیر تک ۲۴۰ تولہ	عہ ۴؍	۵½ سیر تک ۴۴۰ تولہ	للعہ ۲؍	آٹھ سیر تک ۶۴۰ تولہ	ے	۱۰½ سیر تک ۸۴۰ تولہ	ہعہ ۱۴
ایک سیر تک ۸۰ تولہ	۱۲؍	ساڑھے تین سیر تک ۲۸۰ تولہ	عہ ۱۲؍	چھ سیر تک ۴۸۰ تولہ	للعہ ۸؍	۸½ سیر تک ۶۸۰ تولہ	ے ۸؍	گیارہ سیر تک ۸۸۰ تولہ	ہعہ ۴
ڈیڑھ سیر تک ۱۲۰ تولہ	عہ ۴؍	چار سیر تک ۳۲۰ تولہ	ے	۶½ سیر تک ۵۲۰ تولہ	للعہ ۵؍	نو سیر تک ۷۲۰ تولہ	ے ۱۲؍	۱۱½ سیر تک ۹۲۰ تولہ	ہعہ ۱۲
دو سیر تک ۱۶۰ تولہ	عہ ۸؍	۴½ سیر تک ۳۶۰ تولہ	ے ۴؍	۷ سیر تک ۵۶۰ تولہ	ہعہ ۴؍	۹½ سیر تک ۷۶۰ تولہ	ہعہ ۴؍	۱۲ سیر تک ۹۶۰ تولہ	لعہ
اڑھائی سیر تک ۲۰۰ تولہ	عہ ۱۴؍	پانچ سیر تک ۴۰۰ تولہ	ے ۱۲؍	۷½ سیر تک ۶۰۰ تولہ	۱۰؍	دس سیر تک ۸۰۰ تولہ	ہعہ ۸؍	۱۲½ سیر تک ۱۰۰۰ تولہ	لعہ ۶؍

(۲) ساڑھے بارہ سیر یعنی ایک ہزار تولہ سے زیادہ وزنی پارسل ڈاکخانہ سے نہیں
جا سکتا ہے (۳) پارسل کے اندر ایک خط رکھنے کی اجازت ہے مگر اُس شخص کے نام ہو
جسکے نام پارسل ہو (۴) پارسل کی ہر سیون پر گرم لاکھ لگا کر مہر کر دو اس سے حفاظت
ہو جاویگی (۵) اتنا چھوٹا پارسل مت بناؤ جس میں ڈاکخانہ کی مہر کی جگہ نہ رہے۔
پارسل بیرنگ نہیں جاتا ہے اگر اس میں قیمتی چیز ہو تو رجسٹری کرا دو اس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جاوے (۲) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور
کو بھیجنا ہو (۳) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈکلریشن) یعنی تمام
اشیاء کی فہرست مع قیمت کے لکھنی پڑتی ہو (۴) اگر کسی پارسل یا پولندہ کو وی پی کرنا
ہو یا پارسل کا وزن ساڑھے پانچ سیر یعنی ۴۴۰ تولہ سے زیادہ ہو۔

(نوٹ) ڈاکخانہ کا سیر اسی روپے بھر ہوتا ہے اور پونڈ انتالیس تولہ کا۔

وی پی کا قاعدہ:۔ اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیجکر اس کی قیمت منگاؤ تو پارسل، پیکٹ یا خط پر پانیوالے کا پتہ لکھ کر اس کی قیمت اس طرح لکھدو مثلاً وی پی قیمتی مبلغ (صہ) پانچ روپیہ اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر وی پی کا بھر کر بھیجدو اسکی رجسٹری کرانی ضروری ہے اس لئے جا سکے جتنے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ چار آنے کے ٹکٹ لگا دو اور لے جانے والا ڈاک منشی سے کہے کر اسا کو وی پی کر دو وہاں سے ایک رسید ملیگی اس کو حفاظت سے رکھو۔ پانیوالے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر آجاویگی (۲) ایکہزار روپے سے زیادہ کی وی پی نہیں ہو سکتی ہے۔ (۳) وی پی میں آنے کی کسر نہیں جا سکتی ہے سوائے سرکاری وی پی کے (۴) اگر وی پی پانے والا لینے سے انکار کر دے گا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کر دی جائیگی، مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملیگی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑے گا (۵) قیمت طلب وی پی کا بھی بیمہ ہو سکتا ہے وی پی کا روپیہ اگر ایکماہ تک وصول ہو تو ڈاک منشی کو لکھ کر دینا چاہئے۔ منی آرڈر کا قاعدہ (۱) اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپے آنے منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاکخانہ سے ایک فارم منی آرڈر کا منگالو یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہے اس کے موافق جس شخص کے پاس تم کو بھیجنا ہے اس کا نام اور پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپے آنے کی گنتی سب لکھ کر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاکخانہ میں بھیجدو اور ساتھ ہی اس کے محصول بھیجدو جو ابھی بتلایا جاتا ہے وہاں سے تم کو ایک رسید ملیگی اس کو اپنے پاس رکھو جب وہ روپیہ وہاں پہنچ جائے گا اس شخص سے دستخط اسی منی آرڈر کے ٹکڑے پر کرا کر وہ ٹکڑا ڈاکخانہ سے تمہارے پاس پہنچا یا جا دے گا۔

نقشہ محصول منی آرڈر

رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول
عـہ تک	۲ر	صہ تک للعہ تک	۶ر ۸ر	سہ تک	۱۲ر	لسہ تک	عہ
عسہ تک	۴ر	صہ تک	۱۰ر	معسہ تک	۱۴ر	مار تک	عہ ۱۲ر

اگر سو روپے سے زائد کا منی آرڈر ہو تو پھر محصول کا حساب شروع سے حسب تفصیل نقشہ لیا جاوے گا (۳) اس منی آرڈر فارم میں نیچے کا ذرا سادہ ہوتا ہے اس پر لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اس کو جو چاہو لکھدو (۴) پانیوالے کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہئے اگر پتہ صاف نہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کو منی آرڈر تقسیم ہوجائیگا تو ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں (۵) اگر پانیوالا انکار کردے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہو تو روپیہ بھیجنے والے کو مل جاوے گا منی آرڈر کا محصول نہیں ملیگا۔ (۶) اگر تم کو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو منی آرڈر بذریعہ تار بھیجدو اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑیگی اور اگر ضروری تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو منی آرڈر کے فارم پر اس طرح لکھدو بذریعہ تار ضروری۔ ورنہ بذریعہ تار ہی لکھ دو۔ **قواعد تار**۔ تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری دوسری معمولی۔ ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جاوے حسب ذیل محصول ہوگا۔

اقسام	تعداد الفاظ	محصول	محصول ہر مزید لفظ کم	پتہ
ضروری	۸	عہ ۱۰ر	۳ر	شمار ہوگا
معمولی	۸	۱۳ر	۱ر	〃

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھدیتے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاکخانہ سے پوچھ لینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جیسا بدلیگا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو کر بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے اب یہاں اور چند باتیں ضروری کام کی بتلاتے ہیں (۱) قلم بنانا سیکھو (۲) جب خط لکھنا شروع کرو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو جب ہاتھ جمنے لگے اُستاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو جب خط خوب پختہ ہو جاوے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو (۳) جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جب کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا اُستاد نے حرف بنا دیئے ہیں جہاں تک ہو سکے ویسی صورت کے حروف بناؤ خط پکا ہو جائے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں (۴) گھسیٹ اور رکے ہوئے اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی کبھی مت لکھو (۵) اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک یہ عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس عبارت پر ایک لکیر کھینچ کر اس کو کاٹ دو اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دو یا کاغذ بدلو (۶) حروف نھنے نھنے اور اوپر تلے چڑھے ہوئے مت لکھو (۷) طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آوے گا۔ (۸) جس مرد سے شرع سے پردہ ہے اس کو بدون سخت ناچاری کے کبھی خط مت لکھو۔ (۹) خط میں کسی کو کوئی بات بے تری یا ہنسی کی مت لکھو۔ (۱۰) جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھ کر اپنے شوہر کو دکھلا دیا کرو اور جس کے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ کو بھائی کو ضرور دکھلا لو اس میں ایک تو یہ کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دیں گے یا سنوار دینگے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان کو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا۔ یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہو جانا عورت کے لئے مر رہنے کی بات ہے تو ایسے کام کیوں کرو جو تم پر کسی

کا شبہ ہوا اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آوے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلادیا کرو البتہ خود میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانے والے خط کا پھر بھی دکھلا دو۔

(۱۱) جہاں تک ہوسکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھوں سے لکھوا کرو بعضی دفعہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے کہ کچہری دربار میں کسی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورت کے واسطے ایسی بات کسی قدر بیجا ہے۔ (۱۲) کارڈ یا دوآنے والا لفافہ اگر پتہ کی طرف سے بگڑ جاوے تو اس کو کبھی دھونا مت بعضی دفعہ ٹکٹ کی جگہ میلی ہو جاتی ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ معاملہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگا دے۔ (۱۳) جو کاغذ سرکاری دربار میں پیش کرنے کا ہو اس پر بدون کسی ناچاری کے اپنے دستخط کبھی مت کرو (۱۴) شوق شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتر نہ لکھا کرو کوئی ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب کا کوئی کام ضروری اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے۔ ورنہ کہدیا کرو کہ بھائی میں کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گزاروں بیشرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے دو چار کرم کانٹے کھینچ لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ وجہ یہ ہے کہ بعض جگہ ایسی ایسی باتوں سے مردوں کی نیت بگڑ گئی ہے۔ اللہ بری گھڑی سے بچا وے (۱۵) جب خط کا جواب لکھ چکو اس کو چولہے میں جلادو اس میں ایک تو کاغذ کی بے ادبی ہوگی مارا مارا نہ پھریگا دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہونچنے کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ اگر کسی وجہ سے کوئی خط چند روز کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے۔ (۱۶) اگر

کوئی پوشیدہ بات لکھنا منظور ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو (۱۷) خط میں تاریخ اور
مہینہ اور سنہ ضرور لکھو جس مہینے میں خط لکھ رہی ہو اُس کا جونسا دن ہو اُس کو تاریخ
کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخریٰ کا مہینہ ہے اور آج اس کا اٹھارواں دن ہے
تو اٹھارویں تاریخ ہوئی اس کے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جونسی تاریخ ہو وہی ہندسہ
لکھ کر اسکے بعد مہینہ کا نام لکھدو مثلاً جمادی الاخریٰ کی اٹھارویں تاریخ کو اس
طرح لکھو ۱۸ جمادی الاخریٰ اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں
تو اب تک تیرہ سو اڑسٹھ برس ہو چکے ہیں بس یہی سنہ ہوا اور اس کو ہجری سن کہتے
ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو اڑسٹھ اس طرح لکھتے ہیں کہ پہلے تو
سن ذرا لمبا سا لکھیں گے اور اس کے آگے دو چشمی ھ بنا دینگے اس طرح سنہ ۱۳۶۸ھ
اور یہ سن محرم کے مہینہ سے بدل جاتا ہے مثلاً اب جو محرم آویگا اس سے تیرہ سو انہتر
(۱۳۶۹) شروع ہو جائیگے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی حالت پر رہنے دینگے اور اڑسٹھ کی
جگہ انہتر کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح سنہ ۱۳۶۹ھ۔ اسی طرح ہر محرم سے اس ہندسہ
کو بدلتے رہیں گے کہ دوسرے محرم سے ۶۹ کی جگہ ۷۰ لکھیں گے تیسرے محرم ۷۰ کی جگہ
۷۱ لکھیں گے۔ اور تیرہ کا ہندسہ بدل جائے گا تو اس زمانے میں جو لوگ ہوں گے وہ
آپس میں اس کے لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے تاریخ اور سنہ میں بہت فائدے ہیں
ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی
بات لکھی ہو اور اب موقعہ نہ رہا ہو تو دھوکا نہ ہوگا دوسرے اگر ایک خط میں ایک
بات لکھی ہے اور دوسرے میں اسکے خلاف ہے تو اگر تاریخ اور سن نہ ہو تو دیکھنے والے
کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں کون پہلا ہے اور کونسا پچھلا اور میں کونسی بات کروں
اور کونسی نہ کروں اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاویگا کہ فلانا خط بعد کا ہے
اسکے موافق عمل کرنا چاہئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں (۱۸) پتہ بہت صاف لکھو یہاں تک بھی

ہاں کا بھی پورے پورے حرف ہوں سب نقطے اور شوشے دیئے ہوں ورنہ بعضی جگہ بڑی
دقت ہوجاتی ہے کبھی تو خط نہیں پہونچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا
جاتا تو جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو شاید دوسرے کو یاد نہ رہے
اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے (۱۹) ایسے کاغذ پر یا ایسی روشنائی سے مت لکھو
کہ حرف پھیل جائیں یا دوسری طرف چھن جاویں کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت
موٹا کاغذ لو کہ بیفائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھ جاوے (۲۰) خط الٹ پلٹ مت
لکھو کہ دوسرا یہی ڈھونڈھتا پھرے کہ اس کے بعد کی عبارت کونسی ہے ایک طرف
سیدھا سادھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا
پڑھتا چلا جاوے (۲۱) جب ایک صفحہ لکھ چکو اس کو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب
خشک کرلو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹ جاوینگے پڑھے نہ جاوینگے
(۲۲) بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگاتے ہیں پھر اس کو چٹائی
یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتے ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اوّل
ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ اگر زیادہ آجاوے تو دوات کے اندر جھاڑ دو۔

کتاب کا خاتمہ جس میں تین مضمون ہیں!

پہلا مضمون: ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے
خوب سوچ سمجھ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھدی ہیں جن سے زیادہ کام پڑا
کرتا ہے اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں ایک تو یہ کہ مردوں
کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے عربی میں بہت بڑی بڑی
اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر
بدون عربی کے میسر نہیں اور اگر اس کی ہمت ہو تو یہ کتاب تو ختم ہونے کو آئی

تم اللہ کا نام لیکر ایک کتاب ہے تیسیر المبتدی اس کتاب ہمارے ایک پیارے
مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اس کو لکھوایا ہے اور
مجھ کو بہت پسند آئی ہے اور میں نے چند سیپاروں کے بچوں کو دی پڑھواتا ہوں اور
ان کو اس کے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوئی ہے تم وہ کتاب منگا لو سب سے پہلے اس کو
پڑھنا شروع کر دو پھر آگے جو پڑھا جاویگا اسکی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق
میں لکھی ہے اس کے موافق پڑھتے رہو تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی
پڑھنے کی طاقت ہو جاویگی۔ ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہونے کی
ترکیب نکالی ہے اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے
اسکے موافق عربی پڑھ لینا انشاء اللہ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولوی
یعنی عربی کی عالمہ ہو جاؤگی عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملیں گے عالموں کی طرح
قرآن و حدیث کا وعظ کہنے لگوگی عالموں کی طرح فتوی دینے لگوگی عالموں کی طرح
لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگوگی پھر تمہارے وعظ اور فتوؤں سے پڑھانے اور کتابوں
سے جتنوں کو ہدایت ہوگی اور پھر ان سے آگے جتنوں کو ہدایت ہوگی قیامت تک
سب کا ثواب تمہارے اعمالنامہ میں بھی لکھا جاویگا۔ دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی
دولت مفت ملتی ہے سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔ دوسرا
طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر
بستی میں ہو تو اپنے مردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعہ سے ہر طرح کی دین کی باتیں
عالموں سے پوچھتی رہو مگر پورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دنیا
کی محبت میں جائز و ناجائز کا خیال اس کو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں۔
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو خوب سوچ سمجھ
سمجھ کر اور جہاں شبہ بھی رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھہرا لیا کرو بلکہ کسی عالم سے
تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی سبق کے طور پر کسی

جاننے والے سے پڑھ لیا کرو اب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ میں بہت
پھیل گئی ہیں مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں
اچھا نہیں ہوتا اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی
ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا
خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے عادتیں بگڑ جاتی
ہیں۔ خیال گندے ہو جاتے ہیں بے تمیزی بے شرمی شیطانی قصے پیدا ہو جاتے ہیں ناحق
کو علم بدنام ہوتا ہے کہ صاحب عورتوں کا پڑھنا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین
کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا
جائے یا اس پر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے اس بے احتیاطی سے
بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلا لو اگر
وہ فائدہ کی بتلا دیں تو دیکھو اگر نقصان کی بتلا دیں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت
رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو اس کو الگ کر دو۔ غرض بدون
عالموں کے دکھلائے ہوئے اور بے اُن سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو
اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے
عالم سے پوچھ پاچھ رکھو اپنے علم پر گھمنڈ مت کرو اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس
زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے اُن میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے
طور پر بتلا دیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں۔ ان کے
سوا جو اور کتابیں ہیں اُن کے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو
اُن کو بھی نفع پہونچانے والی سمجھو نہیں تو نقصان پہونچانے والی سمجھو اور آسان بات
یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو۔

بعضی کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے:

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی ترجمہ مشارق الانوار سلیقہ ترجمہ ادب المفرد تحفۃ الزوجین

راہ نجات۔ نصیحۃ المسلمین بمفتاح الجنۃ۔ بہشت کا دروازہ حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازان رسالہ عقیقہ۔ رسالہ تجہیز وتکفین۔ کشف الحاجۃ ترجمہ ما لابد منہ۔ صفائی معاملات۔ تمیز الکلام۔ محاسن العمل۔ سعادت دارین۔ صبح کا ستارہ۔ لیکن اسکی روایتیں پکی نہیں۔ تعلیم الدین۔ تحفۃ الزوجین۔ فروغ الایمان۔ جزاء اعمال۔ جنان الفردوس۔ رانڈوں کی شادی۔ زواجر ہندی۔ منہاجات مترجم۔ زلزلۃ الساعۃ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب۔ قیامت نامہ کلاں۔ نصاب الاحتساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کا لٹھ۔ تنبیہ الغافلین۔ آثار محشر۔ زجر الشبان والشیبہ۔ عمدۃ النصائح۔ بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زینۃ الایمان۔ تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء مع دلہن نامہ۔ ہدایت النساء۔ مراۃ النساء۔ توبۃ النصوح۔ تہذیب نسواں وتربیت الانسان بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اس کے مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل کرے اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھ کر علاج نہ کرے باقی اور باتیں آرام ونصیحت اور سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ۔ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب اللہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں کہیں مولود شریف کی محفل کرنے کا اور اس میں کھڑے ہونے کا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصہ میں آچکا ہے۔ اس مسئلہ کے خلاف نہ کریں۔ قصص الانبیاء۔ الکلام المبین فی آیات رحمۃ العالمین۔ سر الشہادتین مترجم اکسیر ہدایت حکایات الصالحین مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائے روح۔ جہاد اکبر۔ تحفۃ العشاق۔ چشمۂ رحمت۔ گلزار ابراہیم نصیحت نامہ۔ پنجاب رونامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفاء العلیل۔ خیر المتین ترجمہ حصن حصین ارشاد مرشد لیکن اس میں جو ذکر شغل لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں۔ طب احسانی مخزن المفردات انشاء خرد افروز کاغذات

کارروائی خط شکست۔ مبادی الحساب مرقع نگاری۔ تہذیب السالکین۔

بعضی کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے

دیوان اور غزلوں کی کتابیں اندرسبھا۔ قصہ بدر منیر۔ قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ گل بکاؤلی۔ الف لیلہ۔ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ چہل رالہ جن میں بعض کتابیں بالکل جھوٹی ہیں۔ وفات نامہ جس میں بعضی روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل۔ جنگ نامہ حضرت علی جنگنامہ محمد حنیفہ۔ تفسیر سورۂ یوسف اس میں ایک تو بعضی روائتیں کچی ہیں۔ دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلہ حیرت الفقہ گلدستہ معراج۔ نعت ہی نعت دیوان لطف یہ تینوں کتابیں یا جو اس طرح کی ہو نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا گنج العرش عہدنامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ اُن کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو اسنادیں لکھی اور اُن میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ مراۃ العروس۔ بنات النعش محصنات۔ ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعضی ایسی ہیں کہ ان سے دین کمزور ہوتا ہے ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا بُرا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔ اخبار شہر کے ان میں بھی بہت وقت بیفائدہ خراب ہوجاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

دوسرا مضمون:- اس میں سب حصّوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھیں اُن سب کا بیان ہے پڑھانیوالا مرد ہو یا عورت اس کو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو (۱) اوّل حصّہ

میں الف بے تے کو خوب پہچنوانا چاہیئے اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنی
چاہیئے اور پہچان کے بعد جہاں تک ہو سکے بچے ہی سے نکلوانا چاہیئے بدون ضرورت
کے خود سہارا نہ لگانا چاہیئے (۲) کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کچھ لکھوایا
روزمرہ کا سبق تختی پر سیکھ لیا کرے اسی طرح کتاب کے ختم ہونے تک یہ ساری کتاب
لکھا لو اس سے خوب لکھنا آجاوے گا۔ (۳) پہلے حصہ میں جو گنتی لکھی ہے اس کی
صورت ایسی یاد ہونا چاہیئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے (۴) عقیدے اور مسئلے خوب
سمجھا کر پڑھا دے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوا دے تاکہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ
گئی ہے۔ (۵) جو جو دعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کو حفظ سننا چاہیئے (۶) جب نماز
بچے سے پڑھوائی جائے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب سورتیں اور دعائیں
پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کرو جب نماز خوب یاد ہو جائے پھر قاعدے کے موافق
پڑھا کرے اگر پڑھانے والا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا
مسئلہ چھوڑ دو اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنا دو جب موقع ہوگا ایسے مسئلہ کو
پھر سمجھا دیا جائے گا وہ مرد اپنی بیوی کے ذریعہ سے شرم کی باتیں سمجھوا دے (۷)
چوتھے پانچویں حصہ میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا
ساتواں یا آٹھواں یا دسواں حصہ پہلے پڑھا دو اور ان میں سے جس کو مناسب
سمجھو پہلے پڑھا دو (۸) پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ کیا
کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھ کر
کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھ لینے کی طاقت
آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کہیں کہیں سے سن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو
تاکید کرو کہ آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان
سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں (۹) جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے
والی اس کے خلاف کرے اس کو فوراً ٹوک دیا کرے اور اسی طرح جب کوئی دوسرا

آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان اُٹھا وے تو پڑھنے والیوں کو جتانا چاہیئے کہ دیکھو فلانے نے کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا۔ اس طریقہ سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بُری باتوں کی بُرائی خوب دل میں بیٹھ جاوے گی۔

تیسرا مضمون: اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی اشعار ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی ہیں یہی نیکیاں بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہوگی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہوگی اس کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا رکھا ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ اشعار نہیں دیکھے ہونگے تو وہ یہاں پڑھ لیگی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہوگی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہوگا اس واسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھدیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے۔ اللہ تعالےٰ نیک راہ پر قائم رکھ کر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں وہ شعر یہ ہیں۔

نظم اصلی نسائی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے

کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے
اور جو بد زیب ہیں وہ بھی جتا دیجئے مجھے

تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھ پر آپکی برکت سے کھُل جائے یہ راز

یوں کہا ماں نے کہ اے بیٹی میری
گوش دل سے بات سُن لو زیور وں کی تم ذری

سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
پر مری جان ہو نا تم کبھی اُن پر فدا

سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے

تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دُنیا کی بھلائی جن سے ایمان آئے ہاتھ

سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جسکے ذریعہ سے سب انسانوں کے کام

بالیاں ہوں کان میں یجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری

اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے اُن پہ عمل تیرے نصیبے تیز ہوں

کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے تو ریبصر
سیم و زر کا .. پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں

کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر
راستی پاؤں نہ پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

دسواں حصہ ختم ہوا

بہشتی زیور ضمیمہ جس میں بعضی باتیں مسئلوں کی ہیں جو بعد میں یاد آئیں

مسئلہ۔ جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا بُرا تو اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں۔ جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی اس کو تو تم پڑھ چکی ہو کہ حرام ہیں تو جس بستی میں اس کا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جاوے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے اور بے پوچھے کھانا درست نہیں۔ مسئلہ ۲۔ بیماری کو بُرا کہنا منع ہے۔ مسئلہ ۳۔ اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اُس کے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد

کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کر لو اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے یہ کہلا دو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا ایک اللہ کے اور محمد سچے بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو۔ میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گی اور رمضان کے روزے رکھا کروں گی اور اگر مال و متاع ہوا تو زکوٰۃ دونگی اگر زیادہ خرچ ہوگا تو حج کروں گی اور اللہ رسول کے سب حکم بجا لاؤنگی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہوں گی اے اللہ مجھکو دین اور ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجیو پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ اس کے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر خاتمہ کر۔ مسئلہ۴۔ لگائی بجھائی مت کرو۔ مسئلہ۵۔ سنی ہوئی بات کا اعتبار مت کر لیا کرو۔ مسئلہ۶۔ بعضی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب تک وہ سوکھ نہ جائے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو گیلے سے بھی بے تکلف نماز درست ہے۔ مسئلہ۷۔ بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہو تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہیئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنا چاہیئے۔ مسئلہ۸۔ بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھوت سمجھتی ہیں اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہیئے۔ مسئلہ۹۔ جس کپڑے میں سے بانہیں یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی۔ مسئلہ۱۰۔ جو فقیر محنت مزدوری کر سکتا ہو اور پھر بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کر لے اس کو بھیک دینا درست نہیں۔ مسئلہ۱۱۔ ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھو قضا

نہ کرو۔ مسئلہ ۱۳۔ بعض عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں، بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ ۱۳۔ پرائی چیز چاہے کیسی ہی ہلکے داموں کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت برتو تو اس کو چھوڑ کر مت اُٹھ جاؤ مالک کے سپرد کر دو کہ دیکھو یہ تمہاری قینچی یا سوئی رکھی ہے۔ مسئلہ ۱۴۔ ریل کی سواری میں کرایہ اور محصول کا اور اسباب کے لیجانے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اس کے خلاف کرنا یا دھوکہ یا اس بات کو چھپانا درست نہیں مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے سستے درجے میں سفر کرے جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں اس کو ناشتہ کا کھانا اور اوڑھنا بچھونا اور ان چیزوں کے علاوہ پچیس سیر بوجھ کا اسباب لیجانے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا۔ فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر تھوڑا سا بھی اس سے بڑھ جاوے تو اُس کو ریل پر تلوا کر محصول جتنا وہاں قاعدہ ہے دینا چاہیئے۔ اور یہ پچیس سیر اس سیر سے ہے جو سیر اسی روپے کے برابر ہے تو اب اگر کوئی شخص چھبیس ستائیس سیر اسباب بھی بے تلوائے لے جائے چاہے ریل والے نہ ٹوکیں مگر وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا۔ اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ اسباب تلنے سے تیس سیر نکلا بابو سے کہا تم بیس سیر لکھ دینگے ہم کو اتنی رشوت دو اس میں دو گناہ ہوں گے ایک تو زیادہ اسباب لے جانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا۔ اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اس کا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اس کا آدھا محصول ہے۔ اور پھر بارہ برس سے کم آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور وہ اس کو بے محصول دیئے ہوئے لیجاوے یا تین برس سے کم کا اس کو بتلا دے تو اس کو گناہ ہوگا اس طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم بتلا کر آدھے کرایے میں لیجانا چاہے اُس کو بھی گناہ ہوگا۔ اور ان سب صورتوں میں قیامت کے دن بجائے پیسوں روپیوں کے نیکیاں دینی پڑینگی یا ان ریل والوں

امیر گیا داسکے سر پر دھرے جاویں گے مسئلہ ۱۵۔ آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین و ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اس لئے بہت لڑکے ایسے ہوجاتے ہیں کہ اُن کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ نکاح ہی نہیں ہوتا اور جب نکاح نہیں ہوتا تو ساری عمر بُرا کام ہوتا ہے تو اُس کا وبال ماں باپ پر دُنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذاب کا بہت اندیشہ ہے اس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی بیاہنے کے وقت جس طرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اس کی چھان چھوڑ کر لیا کریں کہ دیندار بھی ہے یا نہیں اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں۔ غریب دیندار ہزار درجہ بہتر ہے' بددین امیر سے' اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھتا اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسے سے بھی تنگ رکھتا ہے پھر جب چین نصیب نہ ہوا تو نری امیری کو لیکر کیا چاہیں گے۔ مسئلہ ۱۶۔ یہ جو مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ بالکل غلط ہے اس تارے کا کوئی ادب نہیں۔ مسئلہ ۱۷۔ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات ہے مسئلہ ۱۸۔ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہوجاتا ہے بالکل واہیات بات ہے اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے اگر وہ ناپاک ہے تو کوئی پاک کپڑا اس پر بچھالے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور و غل ہوتا ہے مسئلہ ۱۹۔ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی امتوں کے لوگ بندر ہو گئے تھے یہ بندر انہیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے حدیث میں آگیا ہے کہ وہ سب بندر مر گئے تھے۔ ان کی نسل نہیں چلی۔ یہ جانور پہلے سے بھی تھا یہ نہیں کہ بندر انہیں سے شروع

ہوتے ہیں مسئلہ ۲۰۱- قرآن میں جو غلطی نکلے اُس کو فوراً صحیح کرا لو نہیں تو پھر یاد کا بھروسہ نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کرو گی جس سے گنہگار ہو گی۔ مسئلہ ۲۰۲- یہ دستور ہے کہ قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اس کے برابر اناج تولکر دیتی ہیں یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے۔ پہلے بزرگوں نے شاید تنبیہہ کیواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہو گا تاکہ آگے کو خیال رہے یہ واقع میں بہت اچھی مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلّے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے اس لئے اگر اناج دینا ہو تو ویسی ہی جتنی ہمت ہو دیدے قرآن شریف کو نہ تولے مسئلہ ۲۰۲- بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو یہ حرام ہے۔ البتہ کہاروں سے کہدے اگر وہ خوشی سے اُٹھا لیں تو کچھ حرج نہیں اور ان پر زبردستی درست نہیں۔ مسئلہ ۲۰۳- اکثر عورتیں ایک صندوق سر پر لئے پھرا کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویریں بنی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے میں ان کے دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لیکر دکھاتی پھرتی ہیں۔ تو جس صندوق میں جاندار کی ایک بھی تصویر ہو اس کی سیر کرنا منع ہے اسی طرح بعضے لڑکے تصویر دار نقشے خرید کر رات کو لالٹین کے سامنے رکھکر ان تصویروں کی سیر کراتے ہیں وہ بھی منع ہے اسی طرح بعضے آدمی گھروں میں اپنے وہ باجے لاکر سُنایا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے تو یاد رکھو جس آواز کا ویسے سُننا منع ہے اس باجے میں بھی سُننا منع ہے جیسے گانا بجانا اور بعضے اس میں قرآن پڑھنا بند کرتے ہیں تو قرآن سُننا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بند کرنیکا مطلب کھیل تماشہ ہوتا ہے اس لئے یہ بھی منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنا چاہیئے۔ مسئلہ ۲۰۴- بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں کہ کھوٹا روپیہ جب اُن کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دیکر کسی کو دیدیتے ہیں یا رات کو اسی طرح چلا دیتے ہیں۔ یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اس کو جتلا کر دو چاہے

کسی ترکیب سے دو سب درست ہے مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کر فلانے کے پاس سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو درست نہیں اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لیلے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ ۲۵۔ بعضی دفعہ ایک آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اس کو سوتا جان کر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کر نے لگتے ہیں لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص سوتا نہیں ہے تو وہ بات ہرگز نہیں کریں ایسے موقعہ میں اس لیٹنے والے کو واجب ہے کہ بول پڑے اور ان کی باتیں دھوکہ سے نہ سُنے۔ نہیں تو گناہ ہوگا۔ مسئلہ ۲۶ بعضی بڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں کی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری مُراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جاکر سلام کروں یا مسجد کا طاق بھروں۔ پھر مسجد میں جاکر اپنی منت پوری کرتی ہیں۔ سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد جانا اچھا نہیں نہ جوان کو نہ بوڑھی کو کچھ نہ کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو دل سے زبان سے شکر ادا کر لو سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے۔ مسئلہ ۲۷۔ نوٹ کم یا زیادہ پر بیچنا درست نہیں مثلاً پانچ روپیہ کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سوا پانچ کے بدلے بیچنا درست نہیں اور خیر کمی میں تو کچھ لاچاری بھی ہے اگرچہ گناہ ہوگا مگر زیادہ بیچنے میں تو کوئی لاچاری بھی نہیں یا کمی پر خریدنے میں۔ وہ تو زیادہ بُرا اور بہت گناہ ہے۔ مسئلہ ۲۸۔ کسی کا خط پڑھنا بلا اس کے اجازت کے دُرست نہیں۔ مسئلہ ۲۹۔ کنگھی میں جو بال نکلیں اُن کو ویسے ہی مت پھینکدیا کرو نہ دیوار میں رکھدیا کرو جسکو نامحرم لوگ دیکھیں ان بالوں کا بھی پردہ ہے۔ بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کُرید کر اس میں دبا دیا کرو۔ مسئلہ ۳۰۔ جس مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ ہے اس کا خط میں لکھنا بھی گناہ ہے جیسے کسی کی غیبت۔ شکایت اپنی بڑائی وغیرہ۔ مسئلہ ۳۱۔ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہے اس لئے چاند وغیرہ کی خبر میں اس کا اعتبار نہیں۔ مسئلہ ۳۲۔ طاعون کی جگہ سے دوسرے

شہر کو یہ سمجھ کر بھاگ جانا کہ ہم بھاگ جانے سے بچ جاویں گے منع ہے اور جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ مسئلہ ۳۳۔ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہہ دیا کہ مسجد میں جا کر وہیں سے لوٹے میں پانی لیکر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلا دینگے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کرا کر برکت کے واسطے پینے آنا یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہئیے۔ مسئلہ ۳۴۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لیکر چلنا منحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک برتن میں دودھ نہ کھا دیں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے۔ یا یہ مشہور ہے کہ ایک پیر کے مرید نہ ہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاوینگے۔ یا مریدنی سے نکاح درست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لیکر مت نکلو نہیں تو ان میں لڑائی ہو جاوے گی یا دن میں کہانیاں مت کہو۔ یا گھر میں کھونٹیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہوگی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاوے گی یہ سب باتیں واہیات ہے اصل میں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے۔ مسئلہ ۳۵۔ کسی کو حرامزادی یا کتیا کی جنی یا سور کی بچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے اس کے ماں باپ کو گالی لگے ان بیچاروں نے تمہاری کیا خطا کی ہے اور خود قصوروار کو بھی قصور سے زیادہ مت کہو۔ مسئلہ ۳۶۔ تمباکو کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر کوئی لاچاری ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت منہ خوب صاف کرلے خواہ مسواک سے یا دھنیہ چبا کر جس طرح سے ہو سکے مگر نماز میں منہ کے اندر بدبو رہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے منع ہے۔ مسئلہ ۳۷۔ افیون اگر علاج کیلئے کسی دوا میں اتنی سی ڈالکر کھالی جاوے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے۔ اور جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دیتی ہیں کہ نشہ کی غفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں یہ درست نہیں۔ مسئلہ ۳۸۔ اکثر عورتیں

قرآن پڑھنے میں اگر ان کے میاں کا نام آجاوے تو اس کو چھوڑ جاتی ہیں یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واہیات بات ہے قرآن پڑھنے میں کیا شرم۔ مسئلہ ۳۹ ریانی لڑکی کو جوان مرد سے قرآن یا کتاب نہ پڑھوانا چاہیئے۔ مسئلہ ۴۰۔ لکھے ہوئے کا ادب ضروری ہے ویسے ہی نہ پھینک دینا چاہیئے جو خط ردی ہو جاوے یا پنساری کے گھر سے دوا کاغذ میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا اس سے خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو حفاظت سے رکھدو یا ان کو آگ میں جلا دیا کرو اسی طرح جو لکھا ہوا کاغذ راستہ میں پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو اس کو بھی اٹھا کر رکھد یا کرو یا جلا دیا کرو۔ مسئلہ ۴۱۔ دستر خوان میں جو روٹی کے ریزے رہ جاتے ہیں اُن کو ایسی ویسی جگہ مت جھاڑ دیا کرو بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں کے نیچے نہ آویں جھاڑ دیا کرو۔ مسئلہ ۴۲۔ اگر کوئی خط لکھوا رہا ہو یا لکھ رہا ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر اس کا خط پڑھنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۳۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ تسبیح پھیرنا اس طرح سیدھا ہے اور اس طرح اُلٹا ہے۔ یہ سب واہیات ہے اصل مطلب گننے سے ہے جسطرح چاہو پھیر مسئلہ ۴۵۔ درود شریف بے وضو پڑھنا درست ہے۔ مسئلہ ۴۶۔ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۷۔ بُرا نام رکھنا منع ہے اچھا نام رکھے یا تو نبیوں کے نام پر نام رکھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد بڑھا دے۔ جیسے عبداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ عبدالباری۔ عبدالقدوس۔ عبدالفتاح اور کوئی نام کسی عالم سے رکھوا لے۔ مسئلہ ۴۸۔ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھکر جانماز کو اُلٹ دو نہیں تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ مسئلہ ۴۹۔ جاہل سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ خانہ میں مرجاوے تو بھوتنی ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے۔ مسئلہ ۵۰۔ جاہل کہتے ہیں کہ عورت مرجاوے تو اس کا خاوند جنازے کا پایہ بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ بھی دیکھ لے تو کچھ ڈر نہیں۔ مسئلہ ۵۱۔ اگر عورت مرجاوے اور اسکے

پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے نکال لینا چاہئے ایک جگہ لوگوں نے ایسی جہالت کی کہ اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونے کی نشانیاں معلوم ہوئیں تو عورتوں نے کہا کہ جلدی کرو نہیں معلوم ہو جاوے گا غرض اسکو جلدی جلدی کفنا کر لے گئے جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچہ کے گرنے کی حرکت معلوم ہوئی۔ افسوس ہے کسی نے کفن کھول کر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر تختے رکھ کر مٹی ڈالدی۔ افسوس ہے عورتوں میں کیسی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خرابی دین کا علم نہ ہونے کی ہے۔ مسئلہ ۵۲۔ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا۔ اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط بات ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ فال کھولنا نام نکالنا چاہے بدھنی پر ہو چاہے جوتی پر یا اور کسی طرح بہت گناہ ہے۔ مسئلہ ۵۴۔ عورتوں میں السلام علیکم کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں ہے یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں ان کو پھیلانا چاہیئے۔ مسئلہ ۵۵۔ جہاں مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی کا ٹکڑا مت دو۔ مسئلہ ۵۶۔ بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے پسنے کے واسطے اناج نکلتا ہے اس روز دانے نہیں بھونتے ایسا اعتقاد بالکل گناہ ہے جھوڑنا چاہیئے۔

ضمیمہ حصہ دہم بہشتی زیور کا ختم ہوا

اضافہ از جانب مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کانپور

مسئلہ۔ ہر جانور کا پتا اس کے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اس کے پاخانہ کے برابر ناپاک ہے۔

مسئلہ۔ قرآن مجید اور سیپارے جب ایسے بوسیدہ ہو جاویں کہ ان میں

پڑھا نہ جاسکے یا اس قدر زیادہ غلط لکھے ہوں کہ اُن کا صحیح کرنا مشکل ہو تو اُن کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کر دے کہ اس کے اوپر مٹی نہ پڑے یعنی یا تو لغلی قبر کی طرح کھود کر لغلی میں دفن کر دے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ رکھ کر مٹی ڈالدے۔



بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ ملقب بہ بہشتی گوہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ رسالہ بہشتی گوہر تتمہ ہے بہشتی زیور کا جو اس سے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے آخر حصہ کے ختم پر اس تتمہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اس کے جمیع مسائل کو اصل کتب فقہیہ متداولہ سے نقل کرنے کی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے ایک طالب علمانہ نظر سے مطالعہ کر کے اس میں سے اس تتمہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مقصوداً اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتاب کی غلطیاں تھیں ان سب کی اصلاح و درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصراً اضافہ بھی کیا گیا ہے جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات سے بھی لئے گئے۔ کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی مسائل مہمہ اس میں رہ گئے ہوں اس لئے عام ناظرین سے درخواست ہے کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان اطلاع فرما دیں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کیا جائے اور خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسے ضروریات کو از خود اس کے آخر میں مثل اضافات حصہ دہم اصل کتاب بطرز

ضمیمہ کے ملحق فرمائیں چونکہ اس میں مختلف ابواب کے مسائل ہیں اس لئے بہشتی زیور کے حصوں کا اس میں تتمہ ہے جن میں زیادہ مقدار حصہ سوم کے تتمہ کی ہے ان کے مناسب اس کا تجزیہ کر کے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھدیا جائیگا کہ یہاں فلاں حصہ کا تتمہ ختم ہوا اور ۔۔۔۔۔۔۔۔ آگے فلاں حصہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے ۔ سو مناسب اور سہل اور مفید طریقہ یہ ہوگا کہ جب کوئی مرد یا لڑکا کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اس کے کہ اس کا آئندہ حصہ شروع کیا جائے اس حصہ مختومہ کا تتمہ اس رسالہ میں سے اسکے ساتھ دیکھ لیا جائے ۔ پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھ کر پڑھا جائے اسی طرح اس کا ختم بھی ایسا ہی کیا جائے وعلی ہذا القیاس واللہ الکافی لکل خیر وہو الوافی من کل ضیر۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ آخر ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

تتمہ حصہ اوّل بہشتی زیور

اصطلاحات شرعیہ

جاننا چاہیئے کہ جو احکام الٰہی بندوں کے افعال و اعمال کے متعلق ہیں انکی آٹھ قسمیں ہیں فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔ مباح۔ (۱) فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہوا ور اس کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ فرض عین اور فرض کفایہ۔ فرض عین وہ کہ جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے۔ اور جو کوئی اس کو بغیر عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنجوقتی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں

بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائیگا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے جیسے جنازے کی نماز وغیرہ (۲) واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہے اس کا بلاعذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بغیر کسی تحویل کے اور شبہ کے چھوڑے اور جو اس کا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں (۳) سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کی زجر اور تنبیہ نہ کی ہو اس کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اس کے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے۔ سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک بھی کیا ہو اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اس کو سنت زائدہ اور سنت عادیہ کہتے ہیں۔ (۴) مستحب وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی۔ اس کا کرنیوالا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والا کسی قسم کا گنہگار نہیں اور اس کو فقہا کی اصطلاح میں نفل اور تطوع بھی کہتے ہیں۔ (۵) حرام وہ ہے جو بدلیل قطعی ثابت ہو اس کا منکر[1] کافر ہے اور اس کا بے عذر ارتکاب کرنیوالا فاسق ہے اور عذاب کا مستحق ہے (۶) مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اسکا انکار کرنیوالا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اسکا بغیر عذر کے ترک نہ کرنیوالا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے (۷) مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جسکے نہ کرنے سے ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو (۸) مباح وہ فعل ہے جسکے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

---

[1] یعنی اس کی حرکت کا منکر ہو ۱۲۔

کتاب الطہارۃ!

پانی کے استعمال کے احکام!

مسئلہ۔ ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس کے تینوں وصف نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں۔ نہ جانوروں کو پلانا درست ہے۔ نہ مٹی وغیرہ میں ڈالکر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اس کا جانوروں کا پلانا اور مٹی وغیرہ میں ڈالکر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ دریا ندی اور تالاب جو کسی کی زمین نہو اور وہ کنواں جسکے بنانے والے نے وقف کر دیا ہو تو اس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی کو استعمال سے منع کرے یا اسکے استعمال کا ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگوں کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اس سے وہ دریا تالاب خشک ہو جائے یا کسی گاؤں یا زمین کے غرق ہو جانے کا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ اس ناجائز طریقہ استعمال سے منع کردے۔ مسئلہ۔ جو تالاب یا کنواں کسی زمین میں ہو اس سے انسان اور دوسرے حیوانوں کو پانی پینے کا حق ہے۔ اور مالک کو اس سے منع کرنے کا اختیار نہیں۔ ہاں پینے کے سوا اور کسی ضرورت میں بے اجازت مالک کے استعمال کرنا درست نہیں مثلاً اس سے کھیت کی آبپاشی کرنا۔ مسئلہ۔ دریا تالاب کنویں وغیرہ سے جو شخص

اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے مشک وغیرہ کے پانی بھرلے تو وہ اس پانی کا مالک ہوجائے گا اس پانی سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کسی کو پینے کا اختیار نہیں ہے۔ مسئلہ۔ جو کنواں یا تالاب کسی کی زمین میں ہے تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ وہ لوگوں کو اس کنویں یا تالاب سے پانی نہ بھرنے دے بشرطیکہ اسکے قریب زیادہ سے زیادہ ایک میل کی دوری پر کہیں پانی نہیں تو پھر نہیں منع کرسکتا۔ مسئلہ۔ لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں راستے پر پانی رکھدیتے ہیں اس سے وضو غسل درست نہیں ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست نہیں۔ مسئلہ۔ اگر کنوئیں میں ایک، دو مینگنی گر جائے اور ثابت نکل آئے کنواں، ناپاک نہیں۔

پاکی یا ناپاکی کے بعض مسائل:۔

مسئلہ۔ غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہو جائے گا اس لئے کہ یہاں ضرورت نہیں۔ مسئلہ۔ کافر کھلنے کی جو چیزیں بنانے ہیں وہ اور اسی طرح اُن کے برتن اور کپڑے وغیرہ ناپاک نہونگے تاوقتیکہ اسکا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہو۔ مسئلہ۔ بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اس کو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق کی رائے ہو کہ اس مرض کا علاج سوائے چربی کے کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علما کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اس کو پاک کرنا ضروری ہوگا۔ مسئلہ۔ راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر معلوم نہو (مراقی الفلاح)

مسئلہ۔ نجاست اگر جلائی جائے تو اس کا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کہتے ہیں کہ نجاست کے

دھوئیں سے بنتا ہے (شامی صفحہ ۲۴۳ جلد ۱) مسئلہ۔ نجاست کے اوپر جو گرد وغبار ہو وہ
پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کر کے اس کو تر نہ کر دیا ہو (شامی صفحہ ۲۴۲
مسئلہ۔ نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں (شامی جلد ۱ صفحہ ۲۴۳) پھل وغیرہ
کے کیڑے پاک ہیں (شامی صفحہ ۲۵۵ جلد ۱) لیکن ان کا کھانا درست نہیں۔ مسئلہ۔ کھانے کی
چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت حلوا وغیرہ
مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں (شامی صفحہ ۲۵۵) مسئلہ۔ مشک اور
اس کا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ مسئلہ۔ سوتے میں آدمی کے منہ سے جو
پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے (خزانۃ المفتین و عالمگیری) مسئلہ۔ گندہ انڈا حلال جانور
کا پاک ہے (خزانۃ المفتین) مسئلہ۔ سانپ کی کینچلی پاک ہے (عالمگیری) مسئلہ۔
جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جائے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا
تیسری دفعہ کا۔ مسئلہ۔ مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جائے وہ پانی نجس ہے۔
مسئلہ۔ سانپ کی کھال نجس ہے یعنی جو اس کے بدن سے لگی ہوئی ہے کیونکہ کینچلی
پاک ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ مردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے۔ مسئلہ۔ اکہرے کپڑے
میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جاوے۔
اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی
سمجھی جائے گی اور معاف ہو گی ہاں اگر کپڑا دہرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے
بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جاوے گی اور معاف نہ ہو گی۔ (خزانۃ المفتین) مسئلہ۔ دودھ
دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر گر جائے تو معاف ہے
بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے (خزانۃ المفتین) مسئلہ۔ چار یا پانچ سال کا ایسا [illegible]
وضو کو نہیں سمجھتا اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو پانی مستعمل نہیں۔ مسئلہ۔ پاک کپڑا
یا برتن اور نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جائیں اس سے وضو اور غسل
درست ہے بشرطیکہ محاورے میں اس کو ماء مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور پانی کی

تین وصفوں سے دو وصف باقی ہیں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل گئے ہوں تو درست نہیں۔ مسئلہ۔ مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں (شامی ص۱۴۸ ج۱)
مسئلہ۔ زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو نہ کرنا چاہیئے اور اسی طرح وہ شخص جس کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجہ کرنا مکروہ (مراق الفلاح ص۱۲) مسئلہ۔ عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل مکروہ ہے (شامی) مسئلہ۔ جن مقاموں میں خدائے تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اس مقام کے پانی سے غسل اور وضو مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائے گا۔ بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے۔ (شامی ص۳۱۴) مسئلہ۔ ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اس طرح کہ نجاست کی بو نہ آئے تو وہ پاک ہے (خزانۃ المفتین) مسئلہ۔ ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنایا جائے تو پاک ہو جائے گا۔ مسئلہ۔ فصد کے زخم یا کسی اور عضو کو جو خون پیپ نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے (شامی ص۲۶۶ ج۱) مسئلہ۔ رنگ ناپاک جسم میں یا کپڑے پر لگ جائے یا بال اس ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگرچہ رنگ دور نہ ہو (شامی ص۲۴۷ ج۱) مسئلہ۔ اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہو اسی کی جگہ رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس کے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھ دی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اس کو نکالنا نہ چاہیئے۔ بلکہ خود بخود پاک ہو جائیگا (شامی ص۲۴۱ ج۱)
مسئلہ۔ ایسی ناپاک چیز جو کہ چکنی ہو جیسے تیل گھی مردار کی چربی اگر کسی چیز پر لگ

جائے اور اس قدر دھوئی جائے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہوجائیگی اگرچہ اس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو (شامی جلد ۱ صفحہ ۲۴۲) مسئلہ:- ناپاک چیز پانی میں گرے اور اسکے گرنے سے چھینٹیں اُڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اس نجاست کا کچھ اثر ان چھینٹوں میں نہو (مراقی الفلاح صفحہ ۱۰) مسئلہ:- دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہوجائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائے گا نماز اس پر درست نہیں (خزانۃ المفتین) مسئلہ:- مرغی یا کوئی اور پرندہ پیٹ چاک کرنے اور اس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دیجائے جیساکہ آج کل انگریزوں اور اُن کے ہم مشرب ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہوسکتی۔ مسئلہ:- چاند یا سورج کی طرف پاخانہ اور پیشاب کے وقت منہ یا پیٹ کرنا مکروہ ہے نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارہ پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل پھول والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے لوگ بیٹھتے ہوں۔ جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عیدگاہ کے اس قدر قریب جسکی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو اور غسل کرتے ہوں راستے میں ہوا کے رُخ پر سوراخ میں راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہِ تحریمی ہے حاصل یہ کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں اور اُن کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہکر اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہیئے۔

بات کرنا بلاضرورت کھانا کسی آیت یا حدیث اور متبرک چیز کا پڑھنا ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتہ معظم کا نام ہو یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہو اپنے ساتھ رکھنا بلاضرورت لیٹ کر

یا کھڑے ہوکر پیشاب خانہ کرنا تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہوکر پاخانہ پیشاب کرنا داہنے ہاتھ سے استنجہ کرنا۔ (خزانۃ المفتیین وشامی ومراقی الفلاح)

جن چیزوں سے استنجہ درست نہیں :۔

ہڈی۔ کھانے کی چیزیں۔ لید، اور کل ناپاک چیزیں وہ ڈھیلا یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجہ ہو چکا ہو۔ پختہ اینٹ۔ ٹھیکری شیشہ۔ لوہا چاندی۔ سونا۔ پیتل وغیرہ کوئلہ۔ چونا (مراقی الفلاح) اور ایسی چیزوں سے استنجہ کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے کہ سرکہ وغیرہ (طحطاوی وخزانۃ المفتیین) وہ چیزیں جن کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھُس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا وغیرہ آدمی کے اجزا جیسے بال ہڈی گوشت وغیرہ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ درختوں کے پتے کاغذ خواہ لکھا ہوا یا سادہ زمزم کا پانی۔ دوسرے کے مال سے بلا اس کی اجازت ورضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا کوئی اور چیز روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا جانور نفع اٹھائیں ان تمام چیزوں سے استنجہ کرنا مکروہ ہے۔ (شامی طحطاوی)

جن چیزوں سے استنجہ بلا کراہت درست ہے :۔

پانی۔ مٹی کا ڈھیلا۔ پتھر۔ کپڑا اور کل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہوں۔

وضو کا بیان :۔

مسئلہ ۱۔ داڑھی کا خلال کرے اور تین بار منہ دھونے کے ساتھ خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے مسئلہ جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان ہے اس کا دھونا فرض ہے خواہ داڑھی نکلی ہو یا نہیں۔ مسئلہ۔ ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ داڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم جلد نظر آتی ہے۔ مسئلہ۔ ہونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ مسئلہ۔ داڑھی یا مونچھ یا بھوں

اگر اس قدر گھنی ہوں کہ جلد نظر نہ آئے تو اُس جلد کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں۔ مسئلہ۔ بھویں یا داڑھی مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اس کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر آ دے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حد مذکور سے آگے بڑھ گئے ہیں اُن کا دھونا واجب نہیں۔ مسئلہ۔ اگر کسی کے مشترک حصّے کا کوئی جز باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہونچایا جاوے۔
مسئلہ۔ منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اُٹھایا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمے سے منی بغیر شہوت خارج ہوگئی۔
مسئلہ۔ اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہونچا ہو تو وضو نہ جائیگا مسئلہ۔ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگا دے تو وضو نہ جاوے گا بالغ ہو یا نابالغ۔

موزوں پر مسح کرنیکا بیان:

مسئلہ۔ بوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے اور اس کا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کہ پیر کی اس قدر جلد نظر آئے جو مسح کے مانع ہو مسئلہ۔ کسی نے تیمم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو ان موزوں پر مسح نہیں کر سکتا اس لئے کہ تیمم طہارت کاملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا دونوں کا۔ مسئلہ۔ غسل کرنے والے کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سنت مثلاً پیروں کو کسی اونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھووے اس کے بعد پیروں پر مسح کرے تو یہ درست نہیں (درمختار وغیرہ)
مسئلہ۔ معذور کا وضو جیسے نماز کا وقت جانیسے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اس کا مسح بھی باطل ہو جاتا ہے پس اس کو موزے اُتار کر پیروں کو دھونا واجب ہے ہاں

اگر اس کا مرض وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی تندرست
اور صحیح آدمیوں سے سمجھا جائے گا۔ مسئلہ۔ پیر کا اکثر حصہ کسی طرح دھل گیا اس
صورت میں موزوں کو اُتار کر پیروں کو دھونا چاہیئے۔

حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام:

مسئلہ۔ کاغذ وغیرہ کے سوا اور کسی چیز پر قرآن مجید یا اس کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو تو اس کے صرف اسی موقعہ کا
چھونا مکروہ ہے جس میں لکھا ہوا سارے مقام کو چھونا مکروہ نہیں مسئلہ۔ اگر کاغذ یا
کسی اور چیز پر (جیسے کپڑا جھلی وغیرہ) قرآن مجید کی ایک آیت بھی لکھی ہو تو اس پورے
کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ اس موقع کو چھوئے جس میں وہ آیت لکھی ہے
یا اس موقع کو جو سادہ ہے۔ مسئلہ۔ کاغذ وغیرہ کے سوا کسی اور چیز پر مثل پتھر
وغیرہ کے قرآن شریف کا لکھنا مکروہ ہے خواہ کسی چیز پر لکھے۔ مسئلہ۔ نابالغ
بچوں کو حدث اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں۔
مسئلہ:۔ قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت انجیل وزبور وغیرہ کے
صرف اسی مقام کا چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہوا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہیں
ہے۔ اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوت آیتوں کا ہے مسئلہ۔ وضو کے بعد
اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں
شک رفع کرنے کیلئے بائیں پیر کو دھوئے اگر وضو کے درمیان میں کسی عضو کی نسبت
یہ شبہ ہے تو ایسی حالت میں آخر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ
شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو جائے تو ہاتھ دھو ڈالے
یہ اس وقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہو اور اگر کسی کو اکثر ہوتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس
شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔ مسئلہ۔ مسجد میں وضو کرنا درست
نہیں ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر اس میں

اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے۔ مسئلہ۔ جس شخص کو ایسا مرض ہے جس میں وضو کو توڑنے والی چیزیں برابر جاری رہتی ہوں اس کو واجب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک انتظار کرکے وضو کرکے اس خیال سے کہ شاید آخر وقت تک اس کا مرض دفع ہوجائے۔

غسل کا بیان:

مسئلہ:۔ حدث اکبر سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر کے پیدا ہونے کے چار سبب ہیں پہلا سبب خروجِ منی۔ مسئلہ۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصّہ سے باہر ہوتے وقت شہوت نہ تھی پھر بھی غسل فرض ہوجائے گا۔ مسئلہ۔ اگر کسی خاص حصّہ سے کچھ منی نکلی اور کچھ اندر باقی رہ گئی اور اس نے غسل کرلیا۔ بعد غسل کے وہ منی جو باقی رہ گئی تھی بغیر شہوت کے رہ گئی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہوگا اور دوبارہ غسل فرض نہیں ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے۔ مسئلہ۔ کسی خاص حصّے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو۔ مسئلہ۔ اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت صورتیں ہیں منجملہ اُن کے سات صورتوں میں غسل فرض ہے۔ (۱) یقین ہوجائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو۔ (۲) یقین ہوجائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۳) یقین ہوجائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۴) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد ہو (۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو (۶) شک ہو کہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔ مسئلہ۔ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی خاص حصّے کے سوراخ سے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے تو اس پر غسل فرض ہوجائے گا اگرچہ وہ منی اس

نکال سے باہر نکلی ہو۔ مسئلہ۔ اگر کسی شخص کے خاص حصّہ کا سر کٹ گیا ہو تو
اس کے باقی جسم سے اس کی مقدار کا اعتبار کیا جائے گا۔ دوسرا سبب حیض سے
پاک ہونا تیسرا سبب نفاس سے پاک ہونا۔ ان کے مسائل پہلے حصوں میں گذر چکے ہیں۔

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں:

مسئلہ۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہو
تو اگرچہ خاص حصّے سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ کسی شخص نے کوئی
بوجھ اٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اس کو مارا اور اس صدمہ سے اس کی
منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ مذی اور ودی کے نکلنے
سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ۔ اگر کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل
نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ سو کر اٹھنے کے بعد تری دیکھے تو ان
صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو
(۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۳) شک ہو کہ یہ منی ہے یا
ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۴) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد
نہ ہو (۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا
مذی یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ ہاں دوسری تیسری چھٹی صورت میں احتیاطاً
غسل کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ۔ حقنہ (عمل) کے مشترک حصّے میں داخل ہونے سے
غسل فرض نہیں ہوتا۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے
اور منی گرنے کی لذّت بھی اس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو
تو غسل فرض نہ ہوگا

جن صورتوں میں غسل واجب ہے:-

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لاوے
اور حالت کفر میں اس کو حدث اکبر ہوا اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل
صحیح نہ ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے (۲) اگر کوئی شخص

پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس کو نہانا واجب ہے (۴) مسلمان مردے کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر واجب کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سنت ہے:- (۱) جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو (۲) عیدین کے بعد فجر ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔ (۳) حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔ (۴) حج کرنیوالے کو عرفے کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل مستحب ہے:- (۱) اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اگرچہ حدث اکبر سے پاک ہو (۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہونچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جاوے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے (۴) مردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والے کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (۶) لیلۃ القدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو۔ (۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے (۸) مزدلفہ میں ٹھہرنے کیلئے دسویں تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر کے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۹) طواف زیارت کے لئے غسل کرنا مستحب ہے (۱۰) کنکری پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہے (۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نماز کے وقت غسل مستحب ہے (۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے۔ (۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل مستحب ہے (۱۴) سفر سے واپس آنے والے کے لئے غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن پہونچ جائے۔

حدث اکبر کے احکام:

مسئلہ۔ مسجد میں داخل ہونا حرام ہے البتہ اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً کسی شخص کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اس کے نکلنے کا نہ ہو تو اس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ مسئلہ۔ عیدگاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔ مسئلہ۔ حیض اور نفاس کی حالت میں عورت کے ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو مکروہ تحریمی ہے اور جماع حرام ہے۔ مسئلہ۔ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کی ناف اور ناف کے اوپر اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی مرد سو اٹھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اس کے خاص کو استادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ اور وہ تری مذی سمجھی جائے گی بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا خیال نہ ہو۔ مسئلہ۔ اگر دو مرد یا عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اس بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور ان سے پہلے کوئی اور شخص اس بستر پر سو چکا ہے۔ یا منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ کسی پر غسل فرض ہو اور پردے کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا اگر کپڑا نہ ملے واجب ہے اسی طرح عورت کو عورت کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورت کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے بلکہ تیمم کرے۔

تیمم کا بیان

مسئلہ۔ کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنویں میں ڈال کر تر کرے اور اس سے نچوڑ کر طہارت کرلے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہو جو پانی نکالدے یا اسکے ہاتھ دھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے۔ مسئلہ۔ اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنی چاہئیں مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازم اس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کریگا تو میں تجھکو مار ڈالونگا۔ اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہے اس کو پھر دُہرانا پڑے گا۔ مسئلہ۔ ایک مقام سے اور ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں تو درست ہے۔ مسئلہ۔ جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی کے نہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہیئے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اس کو طہارت سے لوٹالے مثال کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد و غبار نہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے۔ اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ مسئلہ۔ جس شخص کو آخر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اس کو نماز کے آخر وقت تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے۔ مثلاً کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہو اور یقین یا گمان غالب ہو کہ آخر وقت تک رسی یا ڈول مل جائیگا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً معلوم ہو کہ آخر وقت ریل ایسے اسٹیشن پر پہونچ جائیگی جہاں پانی مل سکتا ہے تو آخر وقت تک انتظار مستحب ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور اس نے پانی نہ

سے تیمم کیا ہوا ور راستہ میں راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ کی دکھائی دیں تو اس کا تیمم نہ جائے گا اس لئے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں ریل نہیں ٹھہر سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اتر نہیں سکتا۔

تتمہ حصہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے۔

تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور

نماز کے وقتوں کا بیان

مُدرِک وہ شخص جس کو شروع سے آخر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اس کو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں مسبوق وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔ لاحق وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اسکی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہو یا اسکو کوئی حدث ہو جاوے اصغر یا اکبر۔ مسئلہ۔ مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جاوے اور اس قدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے تو اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جاوے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں نماز میں پڑھ سکیں۔ اور عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ مسئلہ۔ جمعے کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی گرمیوں میں کچھ تاخیر کرکے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانے میں جلد

پڑھنا مستحب ہے۔ مسئلہ۔ عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے مقصود یہ ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھہرے اس کی تعیین کیلئے فقہانے لکھا ہے کہ لقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے۔ مسئلہ۔ جب امام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہو خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا حج کا یا نکاح کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اس وقت بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہو اور کسی طرح یقین ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے مل جاوے گی تو فجر کی سُنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں یا جو سنت مؤکدہ شروع کر دی اس کو پورا کرے۔ مسئلہ۔ نماز عیدین کے قبل خواہ عیدگاہ میں ہو یا باہر نماز نفل مکروہ ہے اور نماز عیدین کے بعد فقط عیدگاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ۔ اگر کسی ادا نماز کے لئے اذان دی جا دے تو اس کے لئے اس نماز کے وقت کا ہونا ضروری ہے اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنے کے پھر اس کا اعادہ کرنا ہوگا خواہ اذان فجر کی ہو یا اور کسی وقت کی۔ مسئلہ۔ اذان اور اقامت کا عربی زبان میں ان ہی خاص الفاظ سے ہونا ضروری ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان یا اقامت کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اُس کو سُنکر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصود اس سے حاصل ہو جائے۔ مسئلہ۔ مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اس کا اعادہ کرنا چاہیئے اور بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لیجائے گی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی۔ مسئلہ۔ مؤذن کا صاحب عقل ہونا بھی ضروری ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو

معتبر نہوگی۔ مسئلہ۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہوکر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمے کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اسقدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت اپنے مُنہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف مُنہ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حی علی الفلاح کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے پس کل الفاظ اذان کے پندرہ اور فجر کی اذان میں سترہ ہوئے اور اذان کے الفاظ کو گا نیکے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز اور کچھ بلند آواز سے اور دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سُننے والا اس کا جواب دے سکے۔ اور اللہ اکبر کے سوا اور دوسرے الفاظ میں ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے الفاظ کہے۔ مسئلہ۔ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اسی قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے کہ اقامت مسجد کے اندر اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں بلکہ بجائے اسکے پانچوں وقت میں قد قامت الصلوٰۃ کہے دو مرتبہ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخ بھی بند نہ کرے اس لئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور یہاں وہ مقصود نہیں اور اقامت میں حی علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح کہتے وقت داہنے بائیں جانب مُنہ کا پھیرنا نہیں ہے یعنی ضرور نہیں لیکن بعض فقہا نے لکھا ہے۔

اذان اور اقامت کے احکام

مسئلہ۔ سب فرض عین نماز کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا نماز جمعہ کے لئے دوبار اذان کہنا۔ مسئلہ۔ اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اس کی اذان اعلان سے دی جائے اور کسی خاص سبب سے قضا ہوئی تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جائے تاکہ لوگوں کو اذان سنکر نماز قضا ہونے کا علم نہو اس لیئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہے اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوں اور سب ایک ہی وقت پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کیلئے اذان کا دینا سنت ہے اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت ہاں یہ مستحب ہے کہ ہر ایک کے واسطے اذان بھی علیحدہ دی جائے۔ مسئلہ۔ مسافر کیلئے اگر اسکے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے سنت مؤکدہ نہیں۔ مسئلہ۔ جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اس کے لئے اذان اور اقامت دونوں مستحب ہیں بشرطیکہ محلے کی مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت تمام محلے والوں کو کافی ہے۔ مسئلہ۔ جس مسجد میں اذان اور اقامت کیساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس مسجد میں کوئی مؤذن اور امام مقرر نہو تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر جہاں جمعے کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو ظہر کی نماز پڑھے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ وہ ظہر کی نماز کسی عذر سے پڑھتا ہے یا بلا عذر اور خواہ قبل نماز جمعہ کے ختم ہونے کے پڑھے یا بعد ختم ہونے کے۔ مسئلہ۔ عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔ خواہ جماعت سے پڑھیں یا تنہا۔

مسئلہ۔ فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کیلئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو۔ جیسے جنازہ کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین اور نفل ہو جیسے اور نمازیں۔ مسئلہ۔ جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت طاہر ہو یا جنب اُس پر اذان کا جواب دینا واجب ہے یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سُنے وہی خود بھی کہے مگر حیّ علی الصّلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ بھی کہے اور الصّلوٰۃ خیر مّن النوم کے جواب میں صَدَقتَ وبَرَرتَ اور بعد اذان کے درود شریف پڑھ کے یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامَ الْمَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد۔ مسئلہ۔ جمعہ کی پہلی اذان سُن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید و فروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔ مسئلہ۔ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں اور قد قامتِ الصّلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا کہے۔

مسئلہ۔ آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سُننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا کسی اور چیز کا (۳) حیض و نفاس میں یعنی ضروری نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضروری نہیں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہو دے زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

اذان اور اقامت کے سُنن اور مستحبات

اذان اور اقامت کے سُنن دو قسم کے ہیں۔ بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہٰذا ہم پہلے

مؤذن کی سُنتوں کا ذکر کرتے ہیں اس کے بعد اذان کی سُنتیں بیان کرینگے۔
(۱) مؤذن مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے۔ اگر عورت اذان کہے تو اس کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔ اقامت کا اعادہ نہیں اس لئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے مؤذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور ناسمجھ بچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور ان کی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔ نہ اقامت کا۔ مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا چاہیئے اگر جاہل آدمی اذان دے تو اس کو مؤذنوں کے برابر ثواب نہ ملیگا (۴) مؤذن کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں اُن کو تنبیہہ کرنا یعنی اگر یہ خوف نہو کہ مجھ کو کوئی ستاویگا (۵) مؤذن کا بلند آواز ہونا (۶) اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا۔ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ ہے ہاں جمعے کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمامی اسلامی شہروں میں معمول ہے (۷) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہیئے ہاں اگر سوار ہو یا اذان صرف اپنی نماز کیلئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں (۸) اذان کا بُلند آواز سے کہنا ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا (۹) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو اُنگلیوں سے بند کر لینا مستحب ہے۔ (۱۰) اذان کے الفاظ کا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سُنّت ہے۔ یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سُننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔ اور الفاظ بغیر اسی قدر ٹھہرے ہوئے کہدے تو اس کا اعادہ مستحب ہے اور اقامت کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں۔ (۱۱) اذان

حیّ علی الصلوٰۃ کہتے وقت داہنی طرف مُنہ کو پھیرنا اور حیّ علی الفلاح کہتے وقت
بائیں طرف منہ کو پھیرنا سُنّت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر
سینہ اور قدم قبلے سے نہ پھرنے پائے (۱۲) اذان اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر
کہنا بشرطیکہ سوار نہ ہو بغیر قبلہ رو ہوئیکے اذان اور اقامت کہنا مکروہ تنزیہی
ہے (۱۳) اذان کہتے وقت حدثِ اکبر سے پاک ہونا سنت ہے اور دونوں
حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے۔ اور اذان کہتے وقت دونوں حدثوں میں ہو تو مکروہ
تحریمی ہے اور اذان کا اعادہ مستحب ہے اسی طرح اگر کوئی حدثِ اکبر یا اصغر کی
حالت میں اقامت کہے تو مکروہِ تحریمی ہے مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (۱۴)
اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنّت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ
کو پہلے کہہ جائے مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پہلے اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ جاوے یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سے پہلے حیّ علی الفلاح
کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے
مقدم کہہ دیا ہے پہلی صورت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہکر اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہکر حَیَّ عَلَی الفَلَاح
پھر کہے۔ پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں (۱۵) اذان اور اقامت کی حالت
میں کوئی دوسرا کلام نہ کرنا خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ ایک کوئی
شخص اثنائے اذان و اقامت میں کلام کرے تو اگر کلام بہت کیا تو اذان کا اعادہ
کرے نہ اقامت کا۔

متفرق مسائل:

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم
ہونے کے خیال آئے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ زمانہ گذرا نہو تو جواب
دیدے ورنہ نہیں۔ مسئلہ۔ اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گذر جائے اور جماعت

قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہئے ہاں اگر تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائے گا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا اور اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔ مسئلہ۔ اگر مؤذن اذان دینے کی حالت میں مرتد ہو جائے (معاذ اللہ) یا بیہوش ہو جائے یا اس کی آواز بند ہو جائے یا بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور اسکے دور کرنے کے لئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدث ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کو دور کرنے کو جائے۔ مسئلہ۔ ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے اسی میں اذان دے۔ مسئلہ۔ جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دیکر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے شخص کو اجازت دے تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔ مسئلہ۔ کئی مؤذن کا ایک ساتھ اذان دینا جائز ہے۔ مسئلہ۔ مؤذن کو چاہیئے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کرے۔ مسئلہ۔ اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں ارادہ کر لے کہ میں اذان محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور ثواب کیلئے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان!

مسائل طہارت:

مسئلہ۔ اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اس کا نجس حصہ نماز پڑھنے والے کے اٹھنے بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اس چیز کا بھی پاک ہونا چاہیئے جس کو نماز

پڑھنے والا اُٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رُکی ہوئی نہو مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اُٹھائے ہوئے ہو اور اس بچے کا جسم یا کپڑا نجس ہو اور وہ بچہ خود اپنی قوت سے رُکا ہوا نہو اس کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے اور خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو حرج نہیں گو ناپاک ہو۔ اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کبوتر وغیرہ آکر بیٹھ جائے اور اس کا جسم نجس ہو تو کچھ حرج نہیں اس لئے کہ وہ اپنی طاقت اور سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاستنا اسی کی طرف منسوب ہوگی۔ اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کو تعلق نہ سمجھا جائیگا۔ اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے جسم پر کوئی چیز ایسی ہو جس کی نجاستنا اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اس کا اثر کچھ نہو تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھتے والے کے جسم پر کوئی کتا بیٹھ جائے اور اس کے منہ کا لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس کا لعاب اسکے جسم کے اندر ہے اور وہی اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے پس مثل اس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اس لئے کہ اس کا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں۔ بخلاف اسکے کہ کسی شیشی میں پیشاب بھرا ہوا ہو اور نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منہ اس کا بند ہو اس لئے کہ اسکا پیشاب ایسی جگہ نہیں جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے۔ مسئلہ۔ نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا چاہیئے۔ ہاں نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہوں۔ اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔ مسئلہ۔ اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرا پیر کو اُٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی تب بھی اسکا اسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔ مسئلہ۔ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ۔ کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اس کے کپڑے اُتار لئے ہوں یا کسی دشمن نے اس کے کپڑے اُتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو تو اگر کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔ مسئلہ۔ اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اس سے اپنے جسم کو چھپا لے چاہے اس کو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے جسم کو چھپا لے اور نماز اسی نجس مقام میں پڑھ لے۔

قبلے کے مسائل

مسئلہ۔ اگر سمت قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہوگا تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہوگی اس لئے کہ وہ امام اس کے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اس کی اقتدا نہیں۔

نیت کے مسائل

مسئلہ۔ مقتدی کو اپنے اقتدا کی نیت کرنا بھی ضروری ہے مسئلہ۔ امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مرد کے برابر کھڑی ہو۔ اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہونے کیلئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے۔ اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازے یا جمعے یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں مسئلہ۔ مقتدی کو امام کی

تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں مگر تعیین کرے گا اور پھر اسکے خلاف ظاہر ہوگا تو اسکی نماز نہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جسکے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اسکی نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہیئے کہ میں یہ نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ میت مرد کی ہے یا عورت کی تو اس کو یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میرا امام جسکی نماز پڑھتا ہے اس کی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اس تخصیص کی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت تہجد ہے یا تراویح یا کسوف و خسوف مگر یہ احتیاط ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ۔ بعض ناواقف جب مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور یہ تکبیر تحریمہ کیلئے قیام شرط ہے۔ جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ:۔ آمین کے الف کو بڑھا کر پڑھنا چاہیئے اس کے بعد کوئی سورۃ قرآن مجید کی پڑھے اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے جو سورۃ چاہے پڑھے اور سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورۂ حجرات اور سورۂ بروج اور ان کے درمیان کی سورتوں میں حسب سورۃ کو چاہے پڑھے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورۃ ہونا چاہیئے باقی اوقات میں

دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں۔ ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں عصر اور عشاء کی نماز میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ يَكُنْ اور اُنکے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنی چاہیئے۔ مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَتِ سے آخر تک۔ مسئلہ۔ جب رکوع سے اٹھکر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کو کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے سجدے میں جائے تکبیر اور سجدے کی ابتدا ساتھ ہی ہو اور سجدے میں پہونچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے مسئلہ۔ سجدے میں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہیئے۔ پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہونا چاہیئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونا چاہئیں۔ اور دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف اور پیٹ زانوؤں سے علیحدہ اور بازو بغل سے جُدا ہوں پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے مسئلہ۔ فجر مغرب عشاء کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۃ اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔ مسئلہ۔ بعد نماز ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینے تک اُٹھا کر پھیلائے اور اللہ سے اپنے لئے دُعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کے لئے بھی اور مقتدی خواہ اپنی اپنی دُعا مانگیں اور امام کی دُعا سُنائی دے تو خواہ سب آمین آمین کہتے رہیں بعد دعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرلے مسئلہ۔ جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر عصر ان کے بعد جتنی دیر تک چاہے دعا مانگے اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے اسکے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اس کے مقابل میں نماز نہ پڑھ رہا ہو مسئلہ۔ بعد فرض نمازوں کے بشرطیکہ ان کے بعد سنتیں نہوں ورنہ سنت کے بعد مستحب ہے کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

تین مرتبہ آیت الکرسی۔ قل ہو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الناس قل اعوذ برب الفلق ایک ایک مرتبہ پڑھ کر ۳۳ مرتبہ سبحٰن اللہ اور اسی قدر الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ مسئلہ۔ عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند مقامات پر ان کو ان کے خلاف کرنا چاہیئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے اگر سردی کا زمانہ نہو اور عورتوں کو ہر زمانے میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے شانوں تک اٹھانا چاہیئے (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے ہاتھ مردوں کو ناف کے نیچے باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینے پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیئے (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیئے کہ سر اور سرین اور پشت برابر ہو جائیں۔ اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیئے بلکہ صرف اسی قدر جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں۔ مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر (۶) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلوؤں سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ زانوؤں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رہنا چاہیئے اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر اور داہنے پیر کی انگلیوں کے بل کھڑا ہونا چاہیئے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیئے۔ اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہئیں۔ اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے۔

تحیۃ المسجد:۔ مسئلہ۔ یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو

مسجد میں داخل ہو مسئلہ - اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں۔ مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو۔ مسئلہ- اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ اور بعد اس کے کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل میں ہی سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں - مسئلہ۔ دو رکعت کی تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائیگی یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی مسئلہ - اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے حدیث - نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے - مسئلہ- اگر مسجد میں کئی مرتبہ جانے کا - - اتفاق ہو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا آخر میں۔

نوافل سفر:- مسئلہ - جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے کیلئے جائے تو اس کیلئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد گھر جائے -

حدیث نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں - حدیث - نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے

تھے۔ مسئلہ۔ مسافر کو یہ بھی مستحب ہے کہ اثنائے سفر میں جب کسی منزل میں پہونچے اور وہاں قیام کا ارادہ ہو تو قبل بیٹھنے کے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

نماز قتل

مسئلہ۔ جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہے تو اس کو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالےٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اس کا آخری عمل رہے۔ حدیث:۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انھیں گرفتار کیا سوا حضرت خبیبؓ کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا۔ حضرت خبیبؓ کو مکہ میں لیجا کر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا جب یہ شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی (مشکوٰۃ)۔

تراویح کا بیان

وتر کا بعد تراویح کا پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ مسئلہ: نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے۔ اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے نوافل پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عشار کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہوا کہ عشار کی نماز میں کچھ سہو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے عشار کی نماز نہیں ہوئی تو اسکی عشار کے نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ اگر عشار کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ تراویح عشار کے تابع ہے ہاں جو لوگ تراویح پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا۔ جس نے عشار کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے۔

اس لئے کہ وہ اُن لوگوں کا تابع سمجھا جائیگا جن کی جماعت درست ہے مسئلہ۔ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہونچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اُسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو اُن کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔ مسئلہ۔ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لوگوں کی کاہلی یا سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جاوے گا تو لوگ نماز میں نہ آوینگے اور جماعت ٹوٹ جائیگی یا اُن کو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر یہ ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گزرے اسی قدر پڑھا جاوے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں۔ ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہی سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے مسئلہ۔ ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے مسئلہ۔ ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ اُن کو گراں نہ گزرے اگر گراں گزرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ تراویح میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھ دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ اگرچہ کسی سورت کا جز نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائیگی اور آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ تراویح کا رمضان کے پورے مہینہ میں پڑھنا سنت ہے۔ اگر قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونے کے ختم ہو جائے مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن مجید پڑھ دیا جائے تو باقی زمانے میں بھی تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے مسئلہ۔ صحیح یہ ہے کہ قل ہو اللہ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آج کل دستور ہے مکروہ ہے۔

نمازِ کسوف خسوف

مسئلہ۔ کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔ مسئلہ۔ نمازِ کسوف جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکم وقت یا اس کا نائب امامت کرے۔ مسئلہ۔ نمازِ کسوف میں وہ سب شرطیں معتبر ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں سوا خطبے کے۔ مسئلہ۔ نمازِ کسوف کے لئے اذان یا اقامت نہیں بلکہ اگر لوگوں کو جمع کرنا مقصود ہو اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃٌ پکار دیا جائے۔ مسئلہ۔ نمازِ کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورۂ بقر وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک ادا کرنا مسنون ہے۔ اور قراءت پڑھے۔ مسئلہ۔ نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دعا میں مصروف رہے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک گرہن موقوف نہ ہو جائے دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں سب لوگ تنہا علیحدہ نمازیں پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں۔ مسئلہ۔ اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضہ وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو۔ مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔ مسئلہ۔ جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں ان کے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کی جائے باعثِ ثواب و ترقی درجات ہے۔ خصوصاً ان اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے۔ اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ مثل رمضان کے آخر عشرے کی راتوں اور شعبان کی پندرھویں تاریخ کے۔ ان اوقات کی بہت فضیلتیں اور ان

میں عبادت کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے ان کی تفصیل نہیں لکھی۔

استسقاء کی نماز کا بیان:

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرنا مسنون ہے استسقاء کے لئے دعا کرنا اس طریقے سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پاپیادہ جنگل کی طرف جائیں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لیجائیں پھر دو رکعت نماز جماعت سے پڑھیں امام جہر سے قرارت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز کیا جاتا ہے پھر امام روبقبلہ ہو کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے پانی برسانیکی دعا کرے اور سب حاضرین بھی کریں۔

قرأۃ کے مسائل:

مسئلہ۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اٹھانے میں کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ۔ بغیر تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر سنت ہے۔ مسئلہ۔ مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں کلائی پر بچھانا سنت ہے۔ مسئلہ امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے کے آمین کہنا اور قرأۃ بلند آواز سے ہو تو سب مقتدیوں کو بھی آمین کہنا سنت ہے۔ مسئلہ۔ مردوں کا رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ پیٹھ اور سر سرین سب برابر ہو جائیں سنت ہے مسئلہ۔ رکوع میں مردوں کا دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا سنت ہے قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے مسئلہ۔ سجدے کی حالت میں

مردوں کو اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اٹھا ہوا رکھنا سنت ہے۔ مسئلہ- تعدہ اولے اور اخری دونوں میں مردوں کو اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو اور اسی پر بیٹھے ہوں۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں یہ سنت ہے۔ مسئلہ- امام کو سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔ مسئلہ- امام کو اپنے سلام میں اپنے مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے اور ساتھ رہنے والوں فرشتوں کی نیت اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والوں فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی نیت بھی کرنا سنت ہے۔ مسئلہ- تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہو سنت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے اس لئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات وسنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل اہتمام ہونے کے سبب سے اس کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا۔ جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع، متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔ مسئلہ- امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ ہاں جمعہ وعیدین کی نماز میں کم سے کم سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔ مسئلہ- جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی

دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو البتہ نفل کی جماعت کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کا ضخیم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے۔ ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حالت مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور تارک جماعت کو سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہئے نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اس کی تکمیل ہو وہ بھی تکمیل کے اعلیٰ درجہ پر پہونچادی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھ کر جس سے بعض مفسرین اور فقہا نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی۔ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ط نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر یعنی جماعت سے اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔

حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب کہتے ہیں۔ حدیث (۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالےٰ کو پسند ہے۔ حدیث (۳) انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا

کہ اپنے قدیمی مکانات سے (جو کہ مسجد نبوی سے دور تھے) اٹھ کر نبی صلعم کے قریب آکر قیام کریں تب ان سے نبی صلعم نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے (ت) معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چل کر مسجد میں آئیگا اسی قدر زیادہ ثواب ملیگا۔ حدیث (۴) نبی نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔ حدیث (۵) نبی صلعم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے ان اصحاب سے جو جماعت میں شریک تھے۔ فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کے سو رہے وہ سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گذرا سب نماز میں محسوب ہوا۔ حدیث (۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو ان لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں ان کے لئے پوری روشنی ہوگی۔ حدیث (۷) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اس کو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا اور عشاء و فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا تو اُسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ حدیث (۸) حضرت ابوہریرہ نبی صلعم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ حدیث (۹) ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہوتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ ان کے گھروں کے مال و اسباب کو مع ان کے جلا دیں۔ عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے۔ اور غالباً تمام لوگ اس وقت گھروں میں ہوتے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابوداؤدؓ اور ابن عباسؓ اور جابر رضی اللہ عنہ سے

بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلعم کے معزز اصحاب میں سے ہیں۔ حدیث (۱۰) ابو داؤدؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک ان پر شیطان غالب ہو جائیگا پس اے ابو داؤد جماعت کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا (شیطان) اسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے الگ ہو گئی ہو۔ حدیث (۱۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلعم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سن کر جماعت میں نہ آوے اور اسے کوئی عذر بھی نہو تو اسکی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہوگی صحابہ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوف یا مرض، اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔ حدیث (۱۲) حضرت محجنؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور نبی صلعم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا حضرت نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اے محجنؓ تم نے جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مسلمان تو ہوں لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا نبی صلعم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلعم کے برگزیدہ صحابی محجنؓ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ چند حدیثیں نمونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلعم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے اقوال سنیئے کہ انھیں جماعت کا اہتمام کس قدر مدنظر تھا اور ترکِ جماعت کو وہ کیا سمجھتے تھے۔ اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلعم کی اطاعت اور ان کی مرضی کا زیادہ کس کو خیال ہو سکتا ہے۔ اثر (۱) اسود کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اسکی فضیلت و تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہ نے تائیداً نبی صلعم کے مرض وفات کا قصہ بیان فرمایا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ

سے کہو کہ نماز پڑھا دیں عرض کیا گیا کہ ابوبکر ایک نہایت رقیق القلب انسان ہیں جب آپکی جگہ کھڑے ہونگے تو بے طاقت ہو جائینگے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپنے پھر وہی فرمایا اور وہی جواب دیا گیا تب آپنے فرمایا کہ تم ویسی باتیں کرتے ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں۔ ابوبکرؓ نماز پڑھانے کو نکلے اتنے میں نبی صلعم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلعم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اُٹھا سکیں وہاں حضرت ابوبکرؓ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ اور انہی سے نماز پڑھوائی۔ اثر (۲): ایک دن حضرت فاروق رضی اللہ عنہٗ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو ان کے گھر گئے اور ان کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انھوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے اُن کو نیند آگئی تب عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اسکے کہ تمام شب عبادت کروں۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اس کا اولےٰ ہے (اثر ۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزما لیا اپنے کو اور صحابہ کو ترک جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار مگر بیمار بھی تو آدمیوں کا سہارا لیکر جماعت کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ بیشک نبی صلعم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ ان کے نماز ہے ان مسجدوں میں جہاں اذان ہو یعنی جماعت ہوتی ہو دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کہ کل (قیامت میں) اللہ تعالےٰ کے سامنے مسلمان جائے اسے چاہیئے کہ پنجوقتی نمازوں کی پابندی

کیسے ان مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہو۔ یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو۔ بیشک اللہ تعالٰے نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی انہی طریقوں سے ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کروگے جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائے گی تمہارے نبی کی سنت اور اگر تم چھوڑ دوگے اپنے پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز کے لئے مسجد میں نہیں جاتا مگر اسکے ہر قدم پر ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا ہے کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق۔ ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کیلئے جاتے تھے۔ اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔ (اثر ۴) ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان کے بغیر نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے تارک جماعت کو کہا کہ کیا کسی مسلمان کو اب بھی بے عذر ترک جماعت کی جرأت ہو سکتی ہے کیا کسی ایماندار کو حضرت ابو القاسم صلعم کی نافرمانی گوارا ہو سکتی ہے۔ (اثر ۵) حضرت ام دردا رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو دردا میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اس کو بھی چھوڑنے لگے۔ (اثر ۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا جو کوئی اذان سن کر جماعت میں نہ آئے تو اس کی نماز ہی نہ ہوگی یہ لکھ کر امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم لکھتے ہیں کہ حکم تاکیدی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں (اثر ۷) مجاہد نے ابن عباس سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعے اور جماعت میں شریک نہ ہوتا ہو تو اسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائیگا۔ امام ترمذی

اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعے و جماعت کا مرتبہ کم سمجھ کر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائے گا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑے دن کیلئے جان لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہیں۔ اثر (۹) سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت ترک ہو جاتی سات دن اس کی تمام ماتم پرسی کرتے صحابہ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلعم کے اقوال ہیں اب ذرا علمائے امت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ ان کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب انھوں نے کیا سمجھا ہے۔ (۱) ظاہریہ اور امام احمد کے بعض مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اسکے نماز نہیں ہوتی۔ (۲) امام احمد کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ فرض عین ہونے کی شرط نہیں امام شافعی کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے (۳) امام شافعی کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے امام طحاوی اور حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحرالرائق وغیرہم اسی طرف ہیں (۵) اکثر حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں۔ (۶) ہمارے فقہاء لکھتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا حلال ہے (۷) قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے۔ اور اس کے پڑوسی اگر اس کے فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہوں گے (۸) اگر مسجد کے جانے کیلئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہگار ہوگا اس لئے کہ اگر اقامت سن کر چلا کریگے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جانے کا خوف ہے امام محمد سے مروی ہے کہ جمعے کے لئے تیز قدم چلنا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔ (۹) تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائیگی بشرطیکہ اس نے بے عذر صرف سہل انگاری سے جماعت چھوڑ دی ہو (۱۰) اگر کوئی شخص دینی مسائل کے

پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائے گا اور اسکی گواہی قبول نہ ہوگی۔

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالےٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہاں تک میری نظر قاصر پہونچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انہی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سُنے جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوف کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔

(۱) کوئی چیز اس سے زیادہ سود مند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کردی جائے یہاں تک کہ وہ ایک ضروری عبادت ہو جائے کہ اس کا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہو جائے اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اسکے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے۔ (۲) مذہب میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہٰذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو دوسرا اسے تعلیم کردے گویا اللہ تعالےٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پرکھنے والے اُسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلا دیتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہے اسے پسند کرتے ہیں۔ پس یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی تکمیل کا ہوگا۔ (۳) جو لوگ بے نمازے ہونگے ان کا حال بھی اس سے کھُل جائے گا اور انکے وعظ و نصیحت کا موقع ملیگا۔ (۴) چند مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزولِ رحمت اور قبولیت کے لئے اس امت سے اللہ کا یہ مقصود ہے کہ اس کا کلمہ اور کلمۂ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر و مقیم چھوٹے بڑے اپنے کسی بڑی اور مشہور عبادت کے لئے جمع

ہوا کریں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں انہیں سب مصالح سے شریعت کی پوری پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہوئی۔ اور اس کی ترغیب دی گئی اور اس کے چھوڑنے کی سخت ممانعت کی گئی (۲) جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکے گا جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا۔ جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جس کی تاکید و فضیلت جا بجا قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم میں بیان فرمائی گئی ہے۔ افسوس ہمارے زمانے میں ترک جماعت ایک عام عادت ہوگئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعضے پڑھے لکھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں۔ افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنے سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں ان کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں۔ قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہونگے اور اسکے نہ ادا کرنے والے یا ادا میں کمی کرنیوالوں سے باز پرس ہوگا یہ لوگ کیا جواب دینگے۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں:

(۱) اسلام کافر پر واجب نہیں۔ مرد ہونا عورت پر جماعت واجب نہیں۔ بالغ ہونا نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔ عاقل ہونا۔ مست بیہوش دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔ آزاد ہونا غلام پر جماعت واجب نہیں تمام عذروں سے خالی ہونا ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرے تو بہتر ہے۔ نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہیگا۔ ترک جماعت کے عذر پندرہ ہیں (۱) لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا۔ (۲) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو۔ امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں (۳) پانی بہت زور سے برستا ہو۔ ایسی حالت میں امام محمد نے موطا میں

لکھا ہے کہ اگرچہ بچانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے[۴] سردی سخت ہو تاکہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانیکا اندیشہ ہو (۵) مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانیکا خوف ہو (۶) مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملنے اور اس سے تکلیف پہونچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اسکے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہو اور اگر قادر ہو تو ظالم سمجھا جائیگا اور اسکو ترک جماعت کی اجازت نہوگی (۷) اندھیری رات ہو کر راستہ نہ دکھائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے۔ (۸) رات کا وقت اور آندھی بہت سخت چلتی ہو (۹) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو (۱۰) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو (۱۱) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو (۱۲) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائیگی اور قافلہ نکل جائے گا ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے۔ اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہے تو مضائقہ نہیں ہماری شریعت سے حرج اُٹھا دیا گیا ہے (۱۳) کوئی ایسی بیماری ہو کہ جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہونچ سکے ترک جماعت نہ چاہیئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط (۱) مقتدی کو نماز کی نیت کیساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان بالتفصیل اوپر آچکا ہے۔ شرط (۲) امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقۃً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً

متحد ہوں کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقتاً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتدا صحیح ہو جائے گی ۔ مسئلہ۔ اگر مقتدی کسی چھت پر کھڑا ہو اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے۔ اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے۔ اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد کی چھت سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائیگی اور اگر اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے درست ہے مسئلہ۔ اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل اور امام و مقتدی کے درمیان اتنا خالی مکان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہو اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہ گذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہ گذر واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے۔ مسئلہ۔ پیادے کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہے۔ شرط (۳) مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغائر نہ ہونا اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغائر ہوگی تو اقتدا درست نہ ہوگی مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا

ہو اور مقتدی آج کی ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کی ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اس لئے کہ اگر امام کی نماز قوی ہے۔ مسئلہ۔ مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہوگی۔ کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے۔ شرط (۴) امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہوجائیگی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہوجائے یا بعد ختم ہوجانے کے مثل اسکے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ تھی۔ اور بعد ختم ہونے نماز کے یا اثناء نماز میں معلوم ہوئی یا امام کا وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثناء نماز میں اسکو اس کا خیال آیا۔ مسئلہ۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے تمام مقتدیوں کو حتی الامکان اسکی اطلاع کردے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کرلیں خواہ آدمی کے ذریعہ سے اطلاع کی جائے یا خط کے ذریعہ سے مسئلہ شرط۔ (۵) مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہوگا تو اسکی اقتدا درست نہوگی امام کے آگے کھڑا ہونا اس وقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہوجائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونیکے سبب یا انگلیوں کے لمبے ہونیکی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائیگا اور اقتدا درست ہوجائیگی شرط (۶) مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قومے سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اسکی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہو خواہ چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتدا درست ہے شرط (۷) مقتدی کو امام کے حال کا معلوم ہونا کہ وہ مسافر ہے

یا بغیم خواہ نماز سے پہلے معلوم ہو جائے یا نماز سے فارغ ہونیکے بعد فوراً جاننا چاہیئے اس کا
یہ مطلب نہیں کہ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہو تو نماز نہوگی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جہاں
قرائن سے اسکے مسافر یا مقیم ہونیکا شبہ ہو اور وہ نماز پڑھاوے مسافر کی سی مثلاً دو
رکعت پر سلام پھیر دے یا قرائن سے اسکے مسافر معلوم ہونیکا شبہ ہو اور نماز پڑھاوے مقیم
کی سی یا بجز اسکی یا اسکے مقتدیوں کی نماز فاسد ہونے کا شبہ ہو مثلاً دو رکعت پر بیٹھتا تو
مسافر ہونیکی صورت میں اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائیگی پس ایسی صورتمیں جب
شبہ ہو جائے تو بعد نماز تحقیق واجب ہے پھر اگر فساد صلوٰۃ ثابت ہو تو اس کا تدارک
کرے یہ مطلب ہے شرط ہونیکا اور قرائن کی ایسی مثال ہے کہ مثلاً امام چار رکعت والی
نماز کو دو رکعت پڑھکر ختم کر دے اور شہر یا گاؤں سے باہر ہو تو ایسی حالت میں ظاہر یہ
ہے کہ مسافر ہوگا اور چار رکعت کو دو رکعت اس نے قصر کرکے پڑھا ہوگا نہ سہو کے
سبب سے اسی طرح اگر چار رکعت والی نہ یا پوری رکعتیں اور قرائن سے مسافر ہو
معلوم نہو جیسا ابھی گزرا۔ پس اگر امام چار رکعت نماز کو دو رکعت پر ختم کر دے اور
مقتدی کو اسکے مقیم یا مسافر ہونے کا علم نہو اور قرائن سے مسافر معلوم نہو تو اسکو احتمال ہوگا
کہ امام نے دو رکعت سہو کے سبب پڑھی ہیں یا مسافر ہے اور قصر کیا ہے اس صورت میں تحقیق
واجب ہوگی تاکہ اگر غلطی ظاہر ہو تو اسکا تدارک کر لیا جائے۔ شرط (۸) مقتدی کو تمام
ارکان میں سوائے قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اسکے بعد
یا اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن کے آخر تک امام اس کا شریک ہو جائے پہلی صورت کی مثال
امام کے ساتھ رکوع و سجدہ وغیرہ کرے دوسری صورت کی مثال امام رکوع کرکے کھڑا ہو جائے
اسکے بعد مقتدی رکوع کرے تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی
دیر تک رہے کہ امام اس سے مل جائے (مسئلہ) اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً
امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے
یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اس میں شریک نہو مثلاً مقتدی

امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہوجائے ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی۔ شرط (۹): مقتدی کی حالت امام سے کم یا برابر ہونا یا زیادہ نہ ہونا مثال (۱) قیام کرنے والے کی اقتدا قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شروع میں معذور کا تعود دمنزلہ قیام کے ہے (۲) تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں (۳) مسح کرنیوالے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونے والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک درجے کی طہارت ہیں کسی پر فوقیت نہیں (۴) معذور کی اقتدا معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلسل البول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو (۵) اُمی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو (۶) عورت نابالغ کی اقتدا بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (۷) عورت کی اقتدا عورت کے پیچھے درست ہے (۸) بالغ عورت ۔ نابالغ مرد کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔ مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہوجائے (۱۰) نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنے کی اقتدا درست ہے (۱۱) قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی اور قسم پوری ہوجائیگی (۱۲) نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جسکی فلاں شخص نے نذر کی ہے حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا درست ہوجائیگی۔ اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا درست نہیں۔

(۱) بالغ کی اقتدا خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں (۲) مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں (۳) خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں خنثیٰ اس کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ ونادر ہوتی ہے (۴) جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اسکی اقتدا اس قسم کی عورت کے پیچھے ان دونوں صورتوں میں امام کا مقتدی سے زیادہ ہونا محتمل ہے اس لئے اقتدا جائز نہیں۔ کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورتوں میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اسکے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا (۵) خنثیٰ کی اقتدا عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو (۶) ہوش وحواس والے کی اقتدا مجنون اور مست اور بیہوش اور بیعقل کے پیچھے درست نہیں (۷) طاہر کی اقتدا معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جسکو سلسل البول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو وہ ایسے شخص کی اقتدا کرے جسکو خروج ریح اور سلسل البول دو بیماریاں ہیں۔ (۹) ایک طرح کے عذر والے کی اقتدا دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسل البول والا ایسے شخص کی اقتدا کرے جسکو نکسیر بہنے کی شکایت ہو۔ (۱۰) قاری کی اقتدا امی کے پیچھے درست نہیں اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو کہ جس سے نماز ہو جاتی ہے اور امی وہ کہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو (۱۱) امی کی اقتدا امی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اس امام امی کی نماز فاسد ہوجائیگی اس لئے ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اسکی قرأۃ سب مقتدیوں سے کافی ہوجاتی اور جب امام کی نماز فاسد ہوگئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائیگی جن میں وہ امی مقتدی بھی ہے (۱۲) امی کی اقتدا گونگے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ امی اگرچہ بالفعل قرأۃ نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرأۃ سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو

یہ قدرت نہیں (۱۳) جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اسکی اقتدا برہنہ کے پیچھے درست نہیں (۱۴) رکوع سجود کرنیوالے کی اقتدا ان دونوں سے عاجز کے پیچھے اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اس کے پیچھے بھی اقتدا درست نہیں (۱۵) فرض نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں (۱۶) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے نذر کی تو وہ نذر کرنیوالا اگر اسکے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نماز نفل کیونکہ قسم کی نماز میں یہ بھی ادا ہو سکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور نماز نہ پڑھے (۱۸) جس شخص سے صاف حروف ادا نہ ہو سکتے ہوں مثلاً س کو ث یا رے کو غین پڑھتا ہو یا کسی اور حروف میں ایسا ہی تغیر و تبدل ہوتا ہو تو اس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں اگر پوری یا ایک آدھ حرف میں ایسا واقع ہو جائے تو اقتدا صحیح ہو جائے گی۔ **شرط** (۱۰) امام کا واجب الانفراد نہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدا درست نہیں جس کا اس وقت منفرد رہنا ضروری ہو جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہو جانیکے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص مسبوق کی اقتدا کرے تو درست نہوگی **شرط** (۱۱) امام کو کسی کا مقتدی نہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتاً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہو لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتدا کرے تو درست نہیں اسیطرح اگر مسبوق لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدا کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ گیارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونیکی بیان کی ہیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اسکی اقتدا صحیح نہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتدا صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہوگی جس کو اس نے بحالت اقتدا ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ - جماعت جمعے اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں پنجوقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہو اور تراویح میں سنت مؤکدہ ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کیساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان کے وتریں مستحب ہے اور سوا رمضان کے اور کسی زمانے کے وتر میں مکروہ تنزیہی ہے یعنی جبکہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان واقامت کے ساتھ اور کسی طریقے سے لوگوں کو جمع کرکے ہاں اگر بے اذان واقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جمع سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے (۱) مسجد محلّے کی ہو اور عام رہگذر پر نہو اور مسجد محلّے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں (۲) پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہکر پڑھی گئی (۳) پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اسی محلّے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے (۴) دوسری جماعت اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی شرط صرف امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام صاحب کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے۔ پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں تو مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہگذر پر ہو محلّے کی نہو جسکے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہکر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں یا پہلی جماعت اُن لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلّے میں نہیں رہتے نہ اُن کو مسجد کے

استحقاقات کا حق حاصل ہے یا بقول ابو یوسفؒ کے دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو تو ہیئت بدل جائیگی اور یہ جماعت مکروہ نہ ہوگی۔ تنبیہ[1] ہر چند کہ بعض لوگوں کا عمل امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے لیکن امام صاحبؒ کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات اور خصوص امر جماعت میں جو تہاون اور تکاسل ہو رہا ہے اس کا مقتضا بھی یہی ہے کہ باوجود تبدیل ہیئت کراہت پر فتویٰ دیا ہے ورنہ لوگ قصداً جماعت اولیٰ کو ترک کریں گے کہ ہم اپنی دوسری کر لیں گے۔

مقتدی اور امام سے متعلق مسائل:

مسئلہ۔ مقتدیوں کو چاہیے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اس کو امام بنا دیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جن میں امامت کی لیاقت ہو تو غلبہ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنا دیں اگر ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے لائق ہے کسی نالائق کو امام کر دینگے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے۔ مسئلہ۔ سب سے زیادہ استحقاق امامت اُس شخص کو حق ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ بظاہر اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو اور جس قدر قرأۃ مسنون ہے اسے یاد ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی عمدہ آواز اور قرأۃ کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب

---

[1] جن مقامات میں جماعت ثانیہ کا رواج ہے وہاں عموماً جماعت اولیٰ کا ترک بُرا نہیں سمجھتے بلکہ نہایت اطمینان سے وضو کرتے ہیں اور اگر دوسرا بھی مقتدی مل جاتا ہے تو اور بھی اطمینان ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ جماعت ترک کرتے ہیں پھر وقت رہے نہ رہے مگر نماز جماعت ہی سے ہو دوسرے اور جن مقامات میں جماعت ثانیہ کا رواج نہیں ہے وہاں جماعت نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ مصحح سلمہ اللہ۔

ے زیادہ خلیق ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے
ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو پھر وہ جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ جو اصلی
آزاد ہو پھر وہ جس نے حدثِ اصغر سے تیمم کیا ہو بہ نسبت اسکے جس نے حدثِ اکبر سے تیمم
کیا ہو اور جس میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اسکے جس میں ایک ہی
وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن بھی اچھا پڑھتا
ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو اور قرآن مجید اچھا
نہ پڑھتا ہو۔ مسئلہ۔ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحبِ خانہ امامت کے لئے زیادہ
مستحق ہے اسکے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنادے ہاں اگر صاحبِ خانہ بالکل جاہل ہو اور
دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر ان ہی کو استحقاق ہوگا۔ مسئلہ۔ جس مسجد میں کوئی امام
مقرر ہو اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق حاصل نہیں ہاں اگر وہ
کسی دوسرے کو امام بنادے تو پھر مضائقہ نہیں۔ مسئلہ۔ بے رضامندی قوم کے امامت کرنا
مکروہِ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاقِ امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے
اوصاف اس کے برابر کسی میں نہ پائے جائیں تو پھر اسکے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اسکی امامت
پر ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔ مسئلہ۔ فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے ہاں
اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں
اسی طرح بدعتی و فاسق زور آور ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم
برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں میں کراہت نہیں۔ مسئلہ۔ غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے
غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جائے اس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور
گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے
شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولدالزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی
ہے ہاں اگر یہ لوگ صاحبِ علم و فضل ہوں، اور لوگوں کو ان کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ
نہیں اسی طرح ایسے حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو اور بے عقل کو

امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ مسئلہ۔ نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا ضروری نہیں اس لئے کہ ہاتھوں کا اُٹھانا ان کے نزدیک بھی واجب نہیں سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی مذہب قنوت پڑھے گا تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں اِں وتر میں چونکہ قنوت پڑھنا واجب ہے لہٰذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع کے پڑھنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع یا سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحبِ ضرورت ہو اس کی رعایت کر کے قرآۃ وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرآۃ کرنا بہتر تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔ مسئلہ۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو نا بالغ لڑکا اگر امام کے داہنی جانب امام کے برابر کچھ پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ اور اگر ایک سے زائد مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔ مسئلہ۔ اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنی جانب کھڑا ہوا اسکے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ ہٹے تو اِن مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح ہٹنے کی جگہ نہ ہو جیسا ہمارے زمانے میں غالب

تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو۔ مسئلہ۔
اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو
یا ایک سے زائد۔ مسئلہ۔ اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت تو امام
کو چاہیے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر
کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیے درمیان میں خالی
جگہ نہ رہنا چاہیے۔ مسئلہ۔ تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی صورت
میں چاہیے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال
ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا برا مانیگا تو جانے دے۔ مسئلہ۔ پہلی صف میں جگہ ہوتے
ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے ہاں جب پہلی صف پوری ہو جائے تب
دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیے۔ مسئلہ۔ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ
مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثلاً اسکی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے
موجود ہو ہاں اگر اور کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ مسئلہ۔ اگر کوئی
شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشا کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثنا میں کوئی شخص
اسکی اقتدا کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کرلے کہ میں اب امام
بنتا ہوں تاکہ نماز جماعت سے ہو جائے دوسری صورت یہ کہ یہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے
کو یہی سمجھے کہ گویا میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں
پس پہلی صورت میں اس پر اسی جگہ سے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے پس اگر سورۂ
فاتحہ یا دوسری سورت میں آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس جگہ سے بقیہ
فاتحہ اور بقیہ سورۃ کو بلند آواز سے پڑھے اس لئے کہ امام کو فجر مغرب عشا کے وقت بلند آواز
سے قراءۃ کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور
اس مقتدی کی نماز بھی درست رہیگی کیونکہ صحت صلوٰۃ مقتدی کے لئے امام کو نیت امامت
کرنا ضروری نہیں۔ مسئلہ۔ امام کو اور اسی طرح منفرد کو جب کہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا

ہو مستحب ہے کہ اپنے ابرو کے سامنے خواہ داہنی جانب بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرے جو ایک گز یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گذرنا نہ ہوتا ہو تو اسکی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سُترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سُترہ کے آگے سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سُترے کے اندر کوئی شخص نکلے گا تو گنہگار ہو مسئلہ - لاحق وہ مقتدی ہے جسکی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہو نیکے جاتی رہیں خواہ بعذر (مثلاً نماز میں سو جائے اور اسکے درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہے یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کرسکے یا وضو کرنے کیلئے جائے اور اس درمیان میں اسکی رکعتیں جاتی رہیں نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع وسجدہ کرے اور اس وجہ سے یہ رکعت اسکی کالعدم سمجھی جائیگی اور اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائیگا پس لاحق کو واجب ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اسکی جاتی رہی ہیں بعد اُن کے ادا کرنیکے اگر جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے۔ مسئلہ - لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں بھی مقتدی سمجھا جائیگا یعنی جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا ویسے لاحق بھی قرأۃ نہ کرے بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے لاحق کو بھی مسئلہ - مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اس کو چاہیئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہو جانیکے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔ مسئلہ - مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قراءۃ کیساتھ ادا کرنی چاہئیں اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اسکو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ - مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنی چاہئیں کہ پہلے قراءۃ والی پھر بے قراءۃ کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے یعنی اُن رکعتوں

کے حساب سے جو دوسری ہو اس میں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت
والی ہو تو اس میں آخر قعدہ کرے وعلیٰ ہذا القیاس۔ مثال ظہر کی نماز تین رکعت ہو جانیکے
بعد کوئی شریک ہو تو اسکو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیرنے کے کھڑا ہو جائے اور گئی
ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ
ملاکے رکوع و سجدہ کیے پھر قعدہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس کی ہوئی رکعت کے حساب سے
دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ . . . . . . ساتھ سورۃ
ملائے اور اسکے بعد قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس کی ہوئی رکعت کے حساب
سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ نہ ملاوے کیونکہ یہ
رکعت قرأۃ کی نہتھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ آخرہ ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص
لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہوجانیکے بعد شریک ہوا ہو اور بعد شرکت کے
پھر کچھ رکعتیں اسکی چلی جائیں تو اسکو چاہیئے کہ پہلے اپنی اُن رکعتوں کو ادا کرے جو بعد
شرکت کے گئی ہوں جن میں وہ لاحق ہے اسکے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جائے
ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھے یعنی قرأۃ فاتحہ وغیرہ
نہ کرے بعد اسکے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے مثال عصر کی نماز میں
ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونیکے بعد ہی اس کا وضو
ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اسکو چاہیئے کہ پہلے ان تین
رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اسکے شریک ہونے
سے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرأت نہ کرے اور
ان میں پہلی رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے
اس میں قعدہ کیا تھا پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی تیسری
رکعت ہے پھر تیسری میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اسکی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت
میں اسکو قرأۃ بھی کرنی ہوگی اس لیے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی

ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے مسئلہ۔ مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سُنّت ہے تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر تحریمہ کیساتھ کریں رکوع بھی امام کے رکوع کے ساتھ قومہ بھی اسکے قومے کیساتھ سجدہ بھی اسکے سجدے کیساتھ غرضکہ ہر فعل اسکے ہر فعل کے ساتھ ہاں اگر قعدہ اولٰے میں امام قبل اسکے کھڑا ہوجائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہئیے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں۔ اسیطرح قعدہ آخیرہ میں اگر امام قبل اسکے کہ مقتدی التحیات ختم کریں سلام پھیرے تو مقتدیوں کو چاہئیے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع وسجدے وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تب بھی امام کیساتھ ہی کھڑے ہونا چاہئیے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونیکے مسائل

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہونچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جائے اور بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اسکے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اس کو چاہئیے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر عشا کا وقت ہو۔ فرض فجر، عصر، مغرب کا وقت نہو اس لئے کہ فجر، عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت شریک جماعت نہو اس لئے کہ یہ دوسری جماعت نماز نفل ہوگی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسے فجر کی جماعت تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ

شروع نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو تو اگر سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کرے اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر، عصر، عشا تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اور اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور جن صورتوں میں نماز کر لی جاوے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشا میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت ہونے لگے تو اس کو چاہیے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت ہو۔ نفل نماز کو توڑنا چاہیے۔ مسئلہ۔ ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو راجح ہے کہ پوری کر لے۔ مسئلہ۔ اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائیگی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہے گی تو پھر سنت مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعے میں بعد فرض کے۔ بہتر یہ ہے کہ بعدیہ والی سنت مؤکدہ اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے۔ مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا ان کیلئے حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ قعدہ آخیر مل جانے کی امید ہو اگر قعدہ آخیرہ کے ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اگر چاہے تو بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔ مسئلہ۔ اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنتیں اور نماز کی سنتیں اور مستحبات وغیرہ پابندی سے ادا کی جائیں گی تو جماعت نہ ملیگی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اختصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔ مسئلہ۔ فرض ہو کیسی حالت میں جو سنتیں

پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اس لئے کہ جہاں فرض کی نماز ہوتی ہو تو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے مسئلہ اگر جماعت کا قاعدہ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب ملیگا۔ مسئلہ۔ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائے گا کہ وہ رکعت مل گئی ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

مسئلہ۔ حالت نماز میں اپنے امام کے سوا کسی شخص کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کو غلط پڑھنے سے آگاہ کرنا مفسد نماز ہے۔ تنبیہ چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علماء نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اس لئے ہم چند جزئیات اسکے اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ مسئلہ۔ صحیح یہ ہے کہ مقتدی اپنے امام کو اگر لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدر ضرورت قرآۃ کر چکا ہو یا نہیں قدر ضرورت سے وہ مقدار قرأۃ کی مقصود ہے جو مسنون ہے البتہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ رکوع کر دے جیسے اس سے اگلے مسئلے میں آتا ہے۔ مسئلہ۔ امام اگر بقدر ضرورت قراءۃ کر چکا ہو تو اس کو چاہیئے کہ رکوع کر دے مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک ضرورت شدید پیش نہ آوے امام کو لقمہ نہ دیں ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے بڑھنا چاہتا ہو اور رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کر کے کھڑا ہو جائے اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی بتلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ جیسا اس سے اوپر مسئلے میں گزرا مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والے اس کا مقتدی نہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص لقمہ لیگا تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی ہاں اگر اسکو خود بخود یاد آجائے خواہ اسکے لقمہ دینے کیساتھ ہی یا پہلے پیچھے اس کو لقمہ دینے کو کچھ دخل نہو تو اسکی نماز میں فساد نہ آئے گا۔ مسئلہ۔ اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی

ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اس
لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا
سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی اور امام اگر
لے لیگا تو اسکی نماز بھی۔ مسئلہ۔ اسی طرح اگر حالت نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قراۃ کی
جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائیگی۔ مسئلہ۔ عورتوں کا مرد کیسا تھ اس طرح کھڑا ہونا کہ ایک
کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جائے ان شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے
یہاں تک اگر سجدے میں جانے کے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے
تب بھی نماز جاتی رہیگی (۱) عورت بالغ ہو چکی ہو خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا نابالغ ہو مگر قابل
جماع ہو تو اگر کوئی کمسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲)
کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان ہو یا کوئی سترہ حائل ہو یا بیچ میں
اتنی جگہ چھوٹی ہوئی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی (۳)
عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جائیں پس اگر عورت مجنون یا حالت حیض
ونفاس میں ہو تو اسکی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز
میں نہ سمجھی جائے گی (۵) نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں (۶)
محاذات بقدر ایک رکن کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی
دیر تک محاذ رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات
سے نماز میں فساد نہ آئے گا (۷) تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو
یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں (۸) امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز
شروع کرتے وقت کی ہو اگر امام نے اس کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات
سے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ اگر امام بعد حدث کے
بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ مسئلہ۔ امام نے
کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ

بچے کو یا کسی عورت کو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اس حالت میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد نہ ہو گی ہاں اگر شہوت کے ساتھ بوسہ لے تو البتہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اس کا بوسہ لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی خواہ شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نماز کے سامنے نکلنا چاہے تو حالت نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اس کو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے۔

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے:

مسئلہ۔ حالت نماز میں کپڑے کا خلاف دستور پہننا یعنی جو طریقہ اس کے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اسکو اہل تہذیب پہنتے ہوں اس کے خلاف اسکا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانے پہ نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ مسئلہ۔ برہنا سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ۔ اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اُسے اُٹھا کر پہن لے لیکن اگر اسکے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔ مسئلہ۔ مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدے کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہو تو مکروہ نہیں۔ مسئلہ۔ صرف امام کا بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا جسکی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے اگر امام کے ساتھ مقتدی بھی ہو تو مکروہ نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اس کی اونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہے تب بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ مقتدیوں کا بے ضرورت کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں۔ مسئلہ۔ مقتدی کو امام سے پہلے کوئی

فعل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ مقتدی کو جبکہ امام قیام میں قرأت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ یا کوئی اور سورۃ ہو مکروہ ہے۔

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

نماز میں اگر حدث ہو جائے تو اگر حدث اکبر ہوگا جس سے غسل واجب ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائیگی اور حدث اصغر ہوگا تو دو حال سے خالی نہیں۔ اختیاری ہوگا یا بے اختیاری یعنی اسکے وجود میں اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہو جاویگی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسے اور یا اپنے بدن پر کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے یا عمداً اخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ تمام فعل بندوں کے اختیار سے صادر ہوئے ہیں اور اگر بے اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہوگا جیسے جنون و بیہوشی یا امام کا مرجانا وغیرہ یا کثیر الوقوع ہوگا جیسے ریح پیشاب، پاخانہ، مذی وغیرہ۔ پس نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے اور اگر نادر الوقوع نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اس حدث کے رفع کرنے کے اسی نماز کو تمام کرلے اور اسکو بنا کہتے ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کرلے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے۔ اور اس بنا کرنیکی صورت میں نماز فاسد ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) کسی رکن کو حالتِ حدث میں ادا کرے (۲) مثلاً جب وضو کیلئے یا وضو کرکے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نکرے اس لئے کہ قرآن مجید نماز کا رکن ہے (۳) کوئی ایسا فعل جو نماز کے منافی ہو نکرے (کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہو (۴) بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کیلئے جائے ہاں اگر کسی عذر سے دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہوں اور صفوں کا پھاڑ کر آنا مشکل ہو۔ مسئلہ۔ منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اسکو چاہئے

فوراً سلام پھیر کر وضو کرلے اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن و مستحبات کے ساتھ چاہیئے اور اس درمیان میں کوئی کلام وغیرہ نہ کرے پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے حاصل یہ کہ جس قدر حرکت سخت ضروری ہو اس سے زیادہ نہ کرے بعد وضو کے چاہے وہیں اپنی نماز تمام کرے اور یہی افضل ہے اور چاہے جہاں پہلے تھا وہیں جاکر پڑھے مسئلہ امام کو اگر حدث ہو جائے اگر یہ قعدۂ آخیرہ میں ہو تو اسکو چاہیئے کہ فوراً سلام پھیر کر وضو کرنے کیلئے چلا جائے اور یہ بہتر ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جسکو امامت کے لائق سمجھتا ہو اس کو اپنی جگہ پر کھڑا کردے مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے اگر مسبوق کردے جب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارے سے بتلادے کہ اتنی رکعتیں وغیرہ میرے اوپر باقی ہیں۔ رکعتوں کیلئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھائے دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھدے سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر قرأۃ باقی ہو تو منہ پر سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر سجدۂ سہو کرنا ہو تو سینہ پر جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو ورنہ اسکو خلیفہ نہ بنائے پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے اور اگر وضو کرکے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتدا صحیح نہیں ورنہ درست ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کرلے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہیں۔ مسئلہ۔ اگر پانی مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کرکے آئے پھر امام بن جائے اور اتنی دیر تک مقتدی اسکے انتظار میں رہے مسئلہ۔ خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کرے اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کردیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کرلے تب بھی درست ہے بشرطیکہ امام اس وقت مسجد سے باہر نہ نکل گیا ہو اور اگر نماز مسجد

میں نہو تی ہو تو صفوں سے راستے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدوں سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائیگی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔ مسئلہ۔ اگر مقتدی کو حدث ہو جائے اسکو بھی فوراً سلام پھیر کر وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو یا نہیں لیکن اگر امام کی اور اسکے وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع اقتداء نہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ مسئلہ۔ اگر مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اسکو چاہیئے کہ جسقدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں اُن کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی جگہ پر گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مشروف ہو۔ مسئلہ۔ اگر کسی کو قاعدۂ آخیرہ میں بعد اسکے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدث اصغر ہو جائے یا بیہوش ہو جائے یا قہقہے کے ساتھ ہنسے تو نماز باطل ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہو گا۔ مسئلہ۔ چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آج کل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کریں بلکہ وہ نماز قطع کر کے پھر پڑھیں۔

سہو کے بعض احکام

مسئلہ۔ اگر آہستہ آواز والی نماز میں کوئی شخص بلند آواز سے قرأۃ کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأۃ کرے تو اسکو سجدۂ سہو کرنا چاہیئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قرأۃ بلند آواز سے کیجاوے جو نماز صحیح ہونے کیلئے کافی نہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں تو سجدۂ سہو لازم نہیں۔

نماز قضا ہو جانیکے مسائل

مسئلہ۔ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی تو انکو چاہیئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں۔ اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قرأۃ کی جائے اور آہستہ آواز کی نماز ہو تو آہستہ سے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ احتلام ہو گیا تو اسکو چاہیئے کہ عشاء کی

نماز کا پھر اعادہ کرے مسئلہ۔ اگر کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہو مگر ہوش و حواس قائم ہوں اور وقت نماز کا آخر ہونے کو ہو تو اس کو چاہیئے کہ بہت جلد نماز پڑھ لے تاخیر نہ کرے مبادا نماز قضا ہوجائے ہاں اگر نماز پڑھنے میں یہ خوف ہو کہ اسی حالت میں بچہ پیدا ہوجائے گا اور اسکو صدمہ پہنچے گا تو بیٹھ کر پڑھے اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصہ سے بچے کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آگیا ہو اور وقت نماز کا آخر ہونے لگے تو اسکو نماز میں تاخیر کرنا جائز نہیں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھے اور زمین میں کوئی گڈھا کھود کر روئی وغیرہ بچھا کر بچے کا سر اس میں رکھدے یہ بھی ناممکن ہو تو اشاروں سے پڑھ لے مگر یہ جب ہے کہ ان تدبیروں سے بچے کو ضرر پہونچنے کا اندیشہ نہو ورنہ نماز قضا کر دینا جائز ہے۔

مریض کے بعض مسائل:

مسئلہ اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع وسجدہ ادا کر چکا ہو اسکے بعد نماز کے اندر ہی رکوع وسجدے پر قدرت ہوگئی تو نماز اسکی فاسد ہوجائے پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص قرآۃ کے طویل ہونیکے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اسکو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر ضرورت پیش آتی ہے۔

مسافر کی نماز کے مسائل:

مسئلہ۔ کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنیکی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اس قدر فاصلہ ہے کہ ایک مقام کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جا سکتی ہو مثلاً دس روز مکہ معظمہ میں رہنے کا ارادہ کیے اور پانچ روز منیٰ میں مکہ سے منیٰ تین میل کے فاصلے پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہوگا۔ مسئلہ۔ اور اگر مسئلہ مذکور میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنیکی نیت کی ہے وہ اس کا وطن اقامت ہوجائے گا وہاں اسکو قصر کی اجازت نہوگی اب دوسرا موضع [illegible] اگر اس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جاکر

مسافر ہوجائیگا ورنہ مقیم رہیگا مسئلہ۔ اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسرے موضع سے
اس قدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جاسکتی ہے، تو وہ دونوں موضع
ایک سمجھے جائیں گے اور ان دونوں میں پندرہ روز ٹہرنے کے ارادہ سے مقیم ہوجائیگا۔
مسئلہ۔ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا اور
مسافر امام جب دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہئے اپنی نماز
اٹھ کر تمام کرلے اور اس میں قراءت کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اس لئے کہ وہ لاحق
ہے اور قعدۂ اولی اس مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہوگا۔ مسافر امام کو
مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد سلام کے فوراً مسافر ہونیکی اطلاع کردے مسئلہ۔ مسافر
بھی مقیم کی اقتدا کرسکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو نہیں اس لئے کہ جب
مسافر مقیم کی اقتدا کرے گا تو بہ تبعیت امام مجبوراً پوری چار رکعت پڑھے گا۔ اور امام
کا قعدۂ اولی فرض نہوگا اور اس کا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض
والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں اگر کوئی مسافر حالت نماز میں اقامت کی نیت کرلے
خواہ اوّل میں یا درمیان میں یا آخر میں مگر سجدۂ سہو یا سلام سے پہلے تو اسکو پوری نماز
پڑھنی چاہئیے۔ اس میں قصر جائز نہیں ہاں اگر نماز کا وقت گذر جانیکے بعد نیت کرے
یا لاحق ہونے کی حالت میں نیت کرے تو اسکی نیت کا اثر اس نماز میں ظاہر نہوگا۔ اور وہ
نماز اگرچہ چار رکعت کی ہوگی تو اس کو قصر کرنا اس میں واجب ہوگا۔ مثال ۱ کسی مسافر
نے ظہر کی نماز شروع کی بعد ایک رکعت پڑھنے کے وقت گذر گیا بعد اسکے اس نے
اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اس نماز میں اثر نہ کریگی اور یہ نماز اس کو قصر سے پڑھنا ہوگی۔
مثال (۲) کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہوگیا ہو پھر جب اپنی گئی ہوئی رکعتیں
ادا کرنے لگا اس نے اقامت کی نیت کرلی تو اس نیت کا اثر اس نماز پر کچھ نہ پڑیگا اور
یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اسکو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

خوف کی نماز

جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدہا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہئے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے تنہا نماز پڑھ لیں، استقبال قبلہ بھی شرط نہیں ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کر لیں اور اگر اسکی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اس وقت نماز نہ پڑھیں اطمینان سے اس کی قضا پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں انکو جماعت نہ چھوڑنی چاہئے۔ اس قاعدے سے نماز پڑھیں یعنی تمام مسلمانوں کے دو حصے کر دیئے جائیں ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کر دے اگر تین یا چار رکعت نماز ہو جیسے ظہر عصر مغرب عشا جبکہ یہ لوگ مسافر نہوں اور قصر نہ کریں پس جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہونے لگے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر جمعہ عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر عشا کی نماز تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصہ چلا جائے، اور دوسرا حصہ وہاں سے آکر امام کیساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنیکا انتظار کرنا چاہیئے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کر چکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بدون سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز بے قرأۃ کے تمام کر لیں اور سلام پھیر دیں اس لئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرأۃ کیساتھ تمام کرلے اور سلام پھیر دے اس لئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں۔ مسئلہ۔ حالت نماز میں دشمن کے مقابلہ پر جاتے وقت یہاں وہاں سے نماز تمام کرنے کیلئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیئے اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائیگی اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ مسئلہ۔ دوسرے حصے کا امام کیساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا

مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھ کر اور دوسرا حصہ امام کیساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کرے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے جب یہ لوگ وہیں پہونچ جائیں تو پہلا حصہ اپنی نماز کا وہیں پڑھ لے یہاں نہ آوے۔ مسئلہ۔ طریقہ نماز پڑھنے کا اس وقت کیلئے ہے کہ جب سب لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہوا اور سب چاہتے ہوں کہ اسکے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔ مسئلہ۔ اگر یہ خوف ہے کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہونچ جائے گا۔ اور اس خیال سے ان لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اسکے یہ خیال غلط نکلا تو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیئے اس لئے کہ وہ نماز نہایت ہی سخت ضرورت کے وقت خلاف قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدیدہ اس قدر عمل کثیر مفسد نماز ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اس وقت اس طریقہ سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اسقدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو ان کو چاہیئے کہ فوراً قبلے کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً ان کو دشمن کی طرف پھر جانا چاہیئے اس وقت استقبال قبلہ شرط نہ رہیگا۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت آخیر ہو جائے تو اسکو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے یہاں تک پنجوقتی نمازوں کا اور ان کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمد اللہ اس سے فراغت ملی لہٰذا نماز جمعے کا بیان لکھا جاتا ہے اس لئے کہ نماز جمعہ بنسبت عیدین کے ... ہے اور اسی لئے عیدین کی نماز سے اسکو مقدم کیا گیا ہے۔

جمعہ کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت سافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنے اُن غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کیلئے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعہ کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوتی ہیں حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کیلئے اصل اوّل ہیں اسی دن پیدا کیے گئے لہٰذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر اُن فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل اشرف تھا لہٰذا یہ تخصیص اسی دن کے لئے کی گئی اگلی اُمتوں کو بھی خدائے تعالیٰ نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انھوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی اُمت کے حصہ میں پڑی یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی نصارٰی نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں

تعطیل ہو جاتی ہے۔

جمعہ کے فضائل

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا (۲) امام احمد رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ شب جمعہ کا مرتبہ لیلتہ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں ہوسکتا (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گزرا کس وقت ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قول کو ترجیح دی ہے۔ ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے دوسرے یہ کہ وہ ساعت آخر دن میں ہے۔ اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیر نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اسی کی مؤید ہیں شیخ دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جمعہ کے دن کسی خاص خادم کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو انکو خبر کر دے تاکہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں (۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپکی ہڈیاں بھی نہونگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے بدن

کا کھانا حرام کر دیا ہے (۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اسکو پناہ دیتا ہے شاہد کا لفظ سورۂ بروج میں واقع ہے اللہ تعالےٰ نے اُس دن کی قسم کھائی ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی (۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الضحیٰ سے بھی زیادہ۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسکی عظمت ہے (۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالےٰ اسکو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے (۸) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تلاوت فرمائی انکے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اُس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اُترتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری تھی جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت اُس دن تو دو عیدیں تھیں (۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات منیر رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے (۱۰) قیامت کے بعد اللہ تعالےٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیجدے گا اور یہی دن وہاں بھی ہونگے اگرچہ وہاں دن رات نہونگے مگر اللہ تعالےٰ اُنکو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمائیگا پس جمعے کا دن آئیگا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دُنیا میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگل میں چلو وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدائے تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہونگے آسمان کے برابر بلند انبیاء علیہم السلام نور کے ممبروں پر

بٹھلائے جائیں گے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے حق تعالےٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جو تمام دُنیا کی خوشبو میں دی جائیں پھر حق تعالےٰ حاملین عرش کو حکم دیگا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان میں لیجاکر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کرکے فرمائیگا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہے سب لوگ ایک زبان کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا حق تعالےٰ فرمائے گا کہ اے اہلِ جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب متفق اللفظ ہو کر عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہٗ و تعالےٰ پردے اُٹھا دیگا اور ان لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا اور اپنے جمال جہاں آرا سے ان کو گھیر لے گا اگر اہلِ جنت کے لئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لا سکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائیگا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمالِ حقیقی کے اثر سے دُوگنا ہو گیا ہوگا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئینگے نہ بیبیاں انکو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو ان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جائیگا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے ان کی بیبیاں کہیں گی جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزارہا درجہ اس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دینگے کہ ہاں اس سبب سے کہ حق تعالےٰ نے اپنی ذاتِ مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ دیکھئے جمعہ کے دن کیا نعمت ملی (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے

دن نہیں تیز کی جاتی ہے (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانوں اس دن کو اللہ تعالےٰ نے عید مقرر فرمایا ہے نیز اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کر لو۔

جمعہ کے آداب:

(۱) ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہو اور ممکن ہو تو اسی دن لاکر رکھ لے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول ہونا پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اُسکو ملیگا جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی جاکر رہتے تھے۔ (۲) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (۳) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اسکے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن بھی کترو ائے (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائیگا اسی قدر اسکو زیادہ ثواب ملیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھایا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو پھر اسکے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے جو آیا اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے، اللہ تعالےٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اسکے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرتے ہیں پھر جیسے مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں پھر جیسے اللہ تعالےٰ کے واسطے مُرغی ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کسی کو صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سُننے میں مشغول ہو جاتے ہیں اگلے زمانہ میں

صبح کے وقت اور بعد فجر کے رستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت اژدحام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی یہ ذکر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کیوں نہیں شرم آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادتخانوں اور گرجاگھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبان دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے پہونچ جاتے ہیں پس طالبان دین کیوں پیش قدمی نہیں کرتے اور حقیقت میں مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اسکی ایسی ذلت و ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالےٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اِنّا للہ وانا الیہ راجعون ط ۔ (۵) جمعہ کی نماز کیلئے پیادہ پا جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے (۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے لہٰذا جمعہ کی فجر کی نماز میں ان سورتوں کو مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو (۷) جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے (۸) جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکے کام آئیگا اور اس

جمعہ سے پچھلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائیں گے علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لیئے کہ کبیرہ بے توبہ کیئے معاف نہیں ہوتے واللہ اعلم ہو الرحم الراحمین۔ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اس لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کیا کرو۔

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواتر اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اعظم شعائر اسلام سے ہے منکر اس کا کافر اور بے عذر اس کا تارک فاسق ہے۔ (۱) قولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو جب نماز جمعہ کیلئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور خطبہ ہے۔ دوڑنے سے مراد نہایت اہتمام کیساتھ جانا ہے۔ (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اسکے بالوں میں تیل لگا دے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اسکی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اسکے معاف ہو جائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن خوب غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا ایک سال کے روزوں کا ایک سال کی نمازوں کا (۴) ابن عمر اور ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خدائے تعالیٰ اس سے بیزار ہو جاتا ہے (۶) طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کیساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے مگر چار پر غلام یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق مملوک ہو۔ عورت۔ نابالغ لڑکا۔ بیمار (۷) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔ اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے۔ جس کو اوپر لکھ چکے ہیں۔ (۸) ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے ضرورت جمعے کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق لکھدیا جاتا ہے ایسی کتاب میں جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے یعنی اسکے نفاق کا حکم ہمیشہ رہیگا۔ ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے۔ (۹) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسکو جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محمود ہے یعنی اسکو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اس کا کچھ فائدہ ہے اسکی ذات ہر صفت سے موصوف ہے کوئی اسکی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے (۱۰) ابن عباس سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص نے پے درپے کئی جمعے ترک کر دیئے پس اس نے

اسلام کو پس پشت ڈالدیا (۱۱) ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مرگیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اسکے حق میں کیا فرماتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر ان سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعہ کی سخت تاکید شریعت میں ہے اور اس تارک پر سخت وعید وارد ہوئی کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعویٰ اسلام کے اس فرض کے ترک کی جرأت کرسکتا ہے ۔

نماز جمعہ کے واجب ہونیکی شرطیں:

(۱) مقیم ہونا۔ پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں (۲) صحیح ہونا۔ پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے بڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہوگیا ہو کہ مسجد تک نہ جاسکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائیں گے۔ اور نماز جمعہ ان پر واجب نہ ہوگی (۳) غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں (۴) عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۵) جماعت کے ترک کرنیکے جو عذر اوپر بیان ہو چکے ہیں ان سے خالی ہونا ۔ اگر ان عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی مثال (۱) پانی بہت زور سے برستا ہے۔ (۲) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے (۳) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو (۴) اور نمازوں کے واجب ہونیکی شرطیں جو ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا بالغ ہونا مسلمان ہونا۔ یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعہ کے واجب ہونیکی ہیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز ہوجائیگی ظہر کا فرض اسکے ذمہ سے اُتر جائے گا مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے ۔

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونیکی شرطیں:

(۱) مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں

درست ہے البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبہ کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے (۲) ظہر کا وقت۔ پس وقت ظہر سے پہلے اور نکلنے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز جاتی رہے گی اگرچہ قعدہ آخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔ (۳) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جائے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے (۴) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی (۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع سے نماز ہونے تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبہ کے وقت تھے اور رہیں اور نماز کے وقت اور ہوں مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر سجدہ کر لینے کے بعد چلے جائیں تو کچھ حرج نہیں (۷) عام اجازت کیساتھ علی الاعلان نماز جمعہ کا پڑھنا پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کے آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جائیں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اُس کو پڑھنا ہوگی۔ اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعہ کے خطبہ کے مسائل:

مسئلہ۔ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہئے کہ منبر

پر بیٹھ جائے اور مؤذن اسکے سامنے کھڑا ہو کر اذان کہے بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے۔ مسئلہ خطبے میں بارہ چیزیں سنون ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے طاہر ہونا (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہنا (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (۸) خطبہ میں اُن بارہ قسم کے مضامین ہونا اللہ تعالےٰ کا شکر اور اُس کی تعریف خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وعظ ونصیحت۔ قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا دوسرے خطبہ میں پھر اُن سب چیزوں کا اعادہ کرنا دوسرے خطبہ میں بجائے وعظ ونصیحت کے مسلمانوں کیلئے دُعا کرنا خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔ خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اسکے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے خطبہ سننے والے کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دوسرے خطبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حمزہ وعباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم کیلئے دُعا کرنا مستحب ہے۔ بادشاہِ اسلام کیلئے بھی دُعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے مسئلہ جب امام خطبہ کیلئے اُٹھ کھڑا ہو اس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے اس وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جب تک امام خطبہ ختم نہ کرے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔ مسئلہ۔ جب خطبہ شروع

ہوجائے تو تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں
یا دور اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہِ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات
چیت کرنا چلنا پھرنا سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا
جیسا کہ حالتِ نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز
ہے کہ خطبے پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔ مسئلہ۔ اگر سنت و نفل نماز
پڑھنے میں خطبہ شروع ہو جائے تو سنتِ مؤکدہ تو پوری کرے اور نفل میں دو رکعت
پر سلام پھیر دے۔ مسئلہ۔ دو خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا
مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں بے ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر
دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب
رضی اللہ تعالے عنہم سے منقول نہیں رمضان کے آخر جمعے کے خطبے میں وداع و فراق
کے مضامین پڑھنا بوجہ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب رضی اللہ تعالے
عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں اس کا کہیں پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنیسے
عوام کو اسکے ضروری ہونیکا خیال ہوتا ہے اسلئے بدعت ہے۔ تنبیہ۔ ہمارے زمانہ
میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو موردِ طعن ہوتا ہے اور
اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے مسئلہ۔ خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے
دیکھ کر پڑھنا جائز ہے مسئلہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو
مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ
نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کرلیں بلکہ کبھی کبھی بغرض تبرک و
اتباع اسکو پڑھا یا جائے۔ عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے اس
وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالے

عند اذان کہتے جب اذان ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور خطبہ شروع فرماتے
جب تک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور
کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے
تکیہ لگا لیتے تھے بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں
دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اس وقت کچھ
کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپکو فراغت ہوتی حضرت بلال اقامت
کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے۔ خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
آواز بلند ہو جاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے
وقت حضرت کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو
عنقریب آیا چاہتا ہو اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہے اکثر خطبہ میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ
أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔ میں اور قیامت اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہوں
جیسے یہ دو انگلیاں اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی ملا دیتے تھے۔ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ
خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَ
شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ
کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا
بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ
ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوْا
وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ
الْجُمُعَةَ مَكْتُوْبَةً فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا فِيْ عَامِيْ
هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا فَمَنْ تَرَكَهَا
فِيْ حَيَاتِيْ أَوْ بَعْدِيْ جُحُوْدًا بِهَا وَاسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهٗ إِمَامٌ

بتائے یا وضو کرنے جائے یا بعد خطبہ کے معلوم ہو کہ اسکو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبہ کے اعادے کی ضرورت۔ مسئلہ۔ نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْفَرْضِ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ یعنی میں نے ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز پڑھوں۔ مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی مسبوق قعدہ آخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اس کی شرکت صحیح ہو جائیگی اور اسکو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ۔ بعضے لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بڑھ گیا ہے ان کو مطلقاً منع کرنا چاہئے اگر کوئی ذی علم پڑھے تو کسی کو اطلاع نہ دے۔

عیدین کی نماز کا بیان:

مسئلہ۔ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں۔ ان دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعے کی نماز کی صحت وجوب کیلئے جو شرائط اوپر مذکور ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبہ کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبہ کا سننا بھی مثل جمعے کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے عید الفطر کے دن بارہ چیزیں مسنون ہیں شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا غسل کرنا مسواک کرنا عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا خوشبو لگانا صبح کو بہت سویرے اٹھنا عیدگاہ میں بہت سویرے جانا قبل عیدگاہ جانیکے کوئی شیریں چیز مثل چھوارہ وغیرہ کے کھانا قبل عیدگاہ جانیکے صدقہ فطر دیدینا عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا

ضرور نہ پڑھنا جس راستے سے جائے اسکے سوائے دوسرے راستے واپس آنا پیادہ
جانا اور راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز
سے پڑھتا جاوے۔ مسئلہ۔ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے
نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ الْوَاجِبَ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ
وَاجِبَۃٍ۔ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت نماز واجب عید کی چھ واجب تکبیروں
کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کرکے ہاتھ باندھے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے
تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک اٹھائے اور بعد
تکبیر کے ہاتھ لٹکائے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ
کہہ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھے اور اعوذ باللہ پڑھ کر سورہ
فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ لے اسکے بعد دوسری رکعت میں بعد قرآت تین تکبیریں
اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر
تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ مسئلہ عید نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے
اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبہ میں۔
[illegible] عید نماز عیدین کے یا خطبہ کے دعا مانگنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے
[illegible] اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے منقول نہیں اور اگر ان
حضرات نے کبھی دعا مانگی ہوتی تو ضرور نقل کی جاتی لہٰذا بغیر اتباع دعا نہ مانگنا اور نہ
مانگنے سے بہتر ہے۔ عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اللہ
اکبر کہے دوسرے سات مرتبہ۔ مسئلہ۔ عید الضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور
اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں فرق اس قدر ہے کہ عید الضحیٰ کی
نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الضحیٰ کا لفظ داخل کرے عید الفطر میں عیدگاہ جانے
سے پیشتر کچھ کھانا مسنون ہے اور یہاں نہیں اور عید الفطر میں راستہ چلتے وقت
آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور عید الضحیٰ میں بآواز اور یہاں صدقہ فطر نہیں بلکہ

بعد میں قربانی ہے اہل دشمنت پر اور اذان اور اقامت نہ یہاں ہے اور نہ وہاں۔
مسئلہ۔ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی لیکن نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل نماز کے نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ عید الفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام اور عید الضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیئے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہو تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائیگی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔ مسئلہ۔ یہ تکبیر عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ عصر تک کہنا چاہیئے۔ سب تیئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔ مسئلہ۔ اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔ مسئلہ۔ نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہدیں یہ انتظار نہ کریں جب امام کہے تب کہیں۔ مسئلہ۔ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا واجب ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ جماعت اس میں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے اسکی نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اسکی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اس پر اس کی قضا واجب ہے ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اسکے ساتھ ہو جائیں تو پڑھ سکتے ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جاسکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الضحیٰ کی بارھویں تاریخ تک پڑھ لیں۔

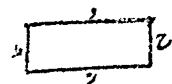
جا سکتی ہے۔ مسئلہ۔ عید الضحیٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر کے تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہو گی۔ عذر کی مثال (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے کو نہ آیا ہو (۲) پانی برس رہا ہو (۳) چاند کی تاریخ محض محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (۴) ابر کے دن نماز پڑھی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کر بے وقت نماز پڑھی۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت پا چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قراءت شروع کر چکا ہو اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے۔ بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں تکبیریں کہہ لے اگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر قبل اسکے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اُٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اُس کو معاف ہیں۔ مسئلہ۔ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے اسکے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدے کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں کی قرأت میں تکبیریں فاصل ہو جاتی ہیں اور یہ کسی کا مذہب نہیں ہے اور نہ اسکے خلاف حکم دیا گیا اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اسکو خیال آئے تو اسکو چاہئیے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہو گی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت اژدھام کے سجدہ سہو نہ کرے۔

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ۔ جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس رخ

پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔ استقبال قبلہ ہو جائے گا خواہ جس طرف پڑھے اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔ مسئلہ۔ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے اس لئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اسکے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں پر منحصر نہیں اس لئے اگر کوئی شخص کسی بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہو تو اسکی نماز بالاتفاق درست ہے لیکن چونکہ اس میں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا ہے اس لئے مکروہ تحریمی ہوگی۔ مسئلہ۔ کعبے کے اندر تنہا نماز پڑھنا جائز ہے اور جماعت سے بھی۔ وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کو منہ ایک طرف ہی ہو اس لئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں اگر مقتدی کا منہ امام کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اس لئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائے گا۔ آگے جب ہوتا کہ جب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہوگی اس لئے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نہ رہے گی۔ مسئلہ۔ اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبے سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جائے گی لیکن کہ صرف امام کعبہ کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اس کے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اس لئے کہ اس صورت میں بوجہ اسکے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اونچی ہے امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اونچا ہوگا۔ مسئلہ۔ اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہوں۔ مسئلہ۔ اور اگر سب باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا عام عادت وہاں اسی طرح

نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہو اس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائیگا جو کہ مانع اقتدا ہے البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اور یہ



امر کی صورت ہے۔ کا امام ہے جو کعبہ سے دو گز کے فاصلے پر کھڑا ہے۔ اور د ز ح ط مقتدی ہیں جو کعبہ سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہیں اگر د تو ح کی طرف کھڑا ہے اور ز دوسری طرف کھڑا ہے تو اس کی نماز ہوگی ز کی ہو جائیگی۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سنے اس کے بعد اسکی اقتدا کرے تو اس کو امام کے ساتھ سجدہ کرنا چاہئے۔ اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اس کو مل جائے تو اسکو سجدہ کی ضرورت نہیں اس رکعت کے مل جانے سے سمجھا جائیگا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا دوسرے یہ کہ وہ رکعت نہ ملے تو پھر اسکو بعد نماز تمام کرنیکے خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے۔ مسئلہ۔ مقتدی سے اگر آیت سجدہ سنی جائے تو سجدہ واجب نہ ہوگا نہ اس پر نہ اسکے امام پر اور ان لوگوں پر جو اس نماز میں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھتے ہوں تو ان پر سجدہ واجب ہوگا۔ مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا۔ مسئلہ۔ عورت کی محاذات مفسد سجدۂ تلاوت نہیں۔ مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت نہیں۔ مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اس کا ذکر کرنا فوراً واجب ہے تاخیر کی اجازت نہیں۔ مسئلہ۔ خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی ادا نہیں کیا جا سکتا۔ پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔ اور اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے۔

مسئلہ۔ اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے جا رہے ہیں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدے کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو سُنے تو ہر شخص پر دو سجدے واجب ہوں گے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سننے کے سبب سے مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائیگا اور دوسرا بعد نماز کے ادا کیا جائے گا۔ مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلی جائے تو سجدہ ادا ہو جائیگا اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع وقومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اس میں نیت کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ جمعہ اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے۔

میت کے غسل کے مسائل

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مرگیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اس کا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کیلئے کافی نہ ہوگا اس لئے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں ان کا کوئی فعل نہیں ہوا ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل ہو جائیگا اسی طرح اگر میت کے اوپر مینھ کا پانی برس جائے یا اور کسی طرح پانی پہونچ جائے تب بھی اس کا غسل دینا فرض رہیگا۔ مسئلہ۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو غسل اسکو نہ دیا جائیگا بلکہ یونہی دفن کردیا جائے گا اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زائد کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے۔ خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائیگا ورنہ نہیں اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائیگا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دار الاسلام میں یہ واقعہ ہوا تو اس کو غسل دیا

جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔ مسئلہ۔ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز باقی نہ رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف ان کو ہی غسل دیا جائے۔ کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے مسئلہ۔ اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مرجائے تو اسکی نعش اسکے ہم مذہب کو دی جائے اگر اس کا ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجۂ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اسکو وضو نہ کرائے اور سر اس کا صاف نہ کرایا جائے کافور وغیرہ اسکے بدن پر نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اسکو لئے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ باغی لوگ یا ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو انکے مردوں کو غسل نہ دیا جائے گا بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں۔ مسئلہ۔ مرتد اگر مرجائے تو اسکو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اسکے اہلِ مذہب اس کی نعش مانگیں تو انکو بھی نہ دی جائے۔ مسئلہ۔ پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا جائے اور پھر پانی مل جائے تو اس کو غسل دیدینا چاہیئے۔

میت کے کفن کے بعض مسائل

مسئلہ۔ اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اس کو بھی کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصۂ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیئے مسئلہ کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اسکی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اس کو بھی کفن مسنون دینا چاہیئے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو صرف کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے

مسئلہ۔ نماز جنازہ کے واجب ہونے کی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کیلئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں ہاں اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اسکی موت کا علم بھی پس جب کسی کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں۔ مسئلہ۔ نماز جنازہ کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ پہلی قسم ہے یہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے بیان ہو چکیں۔ یعنی طہارت ستر عورت۔ استقبال قبلہ۔ نیت ہاں وقت اس کیلئے شرط نہیں اور اس کے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی تو تیمم کرلے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانیکا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں۔ مسئلہ۔ آج کل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتا پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جس جگہ پر کھڑے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگوں کو اس کا خیال نہیں اور ان کی نماز نہیں ہوتی دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں شرط (۱) میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہے اسکی نماز صحیح ہے۔ سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا کہ ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مر جائیں تو پھر ان کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اس کی سزا میں وہ مارا جائے تو اسکی نماز بھی نہ پڑھی جائے گی اور ان لوگوں کی نماز زجراً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے جان خودکشی کرکے دی ہو اس پر نماز پڑھنا صحیح اور درست ہے۔ مسئلہ۔ جب لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ

لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا اور اسکی نماز پڑھی جائیگی۔ مسئلہ۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو۔ اور اگر مرا ہوا پیدا ہوا تو اسکی نماز درست نہیں۔
شرط (۲) میت کا بدن اور کفن نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہونا۔ ہاں اگر نجاست حقیقی اسکے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی میت نجاست حکمیہ سے طاہر نہ ہو یعنی اُسکو غسل نہ دیا گیا یا درصورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو۔ اسکی نماز درست نہیں ہاں اگر اس کا طاہر ہونا ممکن نہ ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی پڑ چکی ہو تو پھر اسکی نماز اسکی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے اگر کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا اور بعد دفن کے خیال آئے کہ اس کو غسل نہ دیا گیا تھا تو اسکی نماز دوبارہ اسکی قبر پر پڑھی جائے اس لئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں ہے لہٰذا نماز ہو جائے گی۔
مسئلہ۔ اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اسکی نماز اسکی قبر پر پڑھی جائے جب تک کہ اسکی نعش کے پھٹ جانیکا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے۔ مسئلہ۔ میت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں۔ شرط (۳) میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اسکی نماز درست نہیں۔ شرط (۴) میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔ شرط (۵) میت کا یا جس چیز پر میت ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اُٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اسکی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔ شرط (۶) میت کا وہاں موجود ہونا اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو وہاں نماز صحیح نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ نماز جنازے میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے۔ (۲) قائم مقام یعنی

کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور
بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں عذر کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ مسئلہ۔ رکوع سجدہ
قعدہ وغیرہ اس نماز میں جائز نہیں۔ مسئلہ نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں
(۱) اللہ تعالےٰ کی حمد کرنا (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا (۳) میت
کے لئے دُعا کرنا (۴) جماعت اس میں شرط نہیں۔ پس اگر ایک شخص بھی جنازے
کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا خواہ وہ عورت ہو یا مرد بالغ ہو یا نابالغ۔
مسئلہ ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اس لئے کہ یہ دعا ہے میت کے لئے
اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہِ الٰہی میں کسی چیز کیلئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت
رکھتا ہے۔ نزولِ رحمت اور قبولیت کے لئے۔ مسئلہ۔ نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ
یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے محاذی کھڑا ہو جائے۔ اور سب
لوگ یہ نیت کریں۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی
وَدُعَاءً لِّلْمَیِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے۔
اور میت کے لئے دعا ہے۔ یہ نیت کرکے دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لے پھر
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں اسکے بعد پھر ایک بار اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ
بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد
ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا
وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ
اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ
عَلَی الْاِیْمَانِ ط اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَ
وَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا
کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا

خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اور اگر دونوں دعاؤں کو پڑھ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے ان دونوں دعاؤں کو پڑھ لے ان کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور اکثر ہمارے فقہا نے بھی نقل کیا ہے جس دعا کو چاہے اختیار کر لے۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا پڑھے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں جگہ اجْعَلْهَا اور شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں۔ جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں۔ اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأۃ وغیرہ نہیں ہے مسئلہ۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہیگا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھینگے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا مسئلہ۔ جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔ مسئلہ۔ جنازے کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازے کی نماز میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا اور عورت کے محاذاۃ سے بھی اس میں فساد نہیں آتا مسئلہ۔ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں

یا جمعے یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو۔ خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو خاص جنازے کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس میں مکروہ نہیں۔ مسئلہ۔ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب کی ایک ساتھ پڑھیں تب بھی جائز ہے۔ اور اس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جسکی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ ہو سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اس لئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہو جائے گا جو مسنون ہے۔ مسئلہ۔ اگر جنازے مختلف ہوں تو اس ترتیب سے انکی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ان کے بعد لڑکوں کے ان کے بعد بالغہ عورتوں کے ان کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت پہونچا کہ کچھ تکبیریں اسکے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیر ہو چکی ہوں اُنکے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا۔ اور اس کو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہکر شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اسکے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرلے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت پہونچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائیگا اور اسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہکر شریک ہو جائے۔ اور بعد ختم نماز اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرلے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور جماعت میں شریک ہونے کے لئے مستعد تھا تو اسکو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہونا چاہیئے امام کی دوسری تکبیر کا اسکو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر نہ تھا اس تکبیر کا اعادہ

اسکے ذمہ نہو گا بشرطیکہ قبل اس کے کہ امام دوسری تکبیر کہے یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہو۔ مسئلہ۔ جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے گا تو دیر ہوگی اور جنازہ اٹھ جائے گا تو دعا نہ پڑھے۔ مسئلہ۔ جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق ہو جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے۔ مسئلہ۔ جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہِ وقت کو ہے گو کہ تقوی اور ورع میں ان سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہِ وقت وہاں نہو تو اس کا نائب یعنی جو شخص اسکی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقوی میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں اور وہ بھی نہو تو قاضی شہر وہ بھی نہو تو اسکا نائب ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنا لینا بلا ان کے اذن کے جائز نہیں ان ہی کا امام بنانا واجب ہے۔ اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہوں تو اس محلے کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دے اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانیکا خیال نہو۔ مسئلہ۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہِ وقت وغیرہ کے نماز پڑھ لی تب بھی بادشاہِ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہو گا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترکِ واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہوگا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازے کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جبکہ اسکی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھا دی ہو تو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ۔ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اسکا غسل اور نماز۔ مسئلہ۔ جب میت کی نماز سے فراغت ہوجائے تو فوراً اسکو دفن کرنے کیلئے جہاں قبر کھدی ہو لیجانا چاہیئے۔ مسئلہ۔ اگر میت کوئی شیرخوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اسکو دست بدست لیجائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اسکو کسی چارپائی پر رکھ کر لیجائیں اور اسکے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھاکر شانوں پر رکھنا چاہیئے مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے اسی طرح اس کا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لیجانا بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا اگلا داہنا پایہ ۔۔۔۔۔۔ اپنے داہنے شانے پر رکھ کر اور کم سے کم دس قدم چلے بعد اس کے اگلا بایاں پایہ اپنے بائیں شانے پر رکھ کر دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملاکر چالیس قدم ہوجائیں۔ مسئلہ۔ جنازے کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔ مسئلہ۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں ان کو قبل اسکے کہ جنازہ شانوں سے اتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ۔ جو لوگ جنازے کیساتھ نہوں بلکہ بیٹھے ہوئے ہوں ان کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہوجانا چاہیئے۔ مسئلہ۔ جنازے کیساتھ پیادہ پا چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری پر ہو تو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے اگرچہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہوجائیں تو مکروہ ہے اسی طرح جنازے کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ میت کی قبر کم سے کم اسکے نصف قد کے برابر کھودی جائے اور زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیئے اور موافق اسکے قد کے لمبی ہو اور بغلی قبر بہ نسبت صندوقی قبر کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔

مسئلہ۔ یہ بھی جائز ہے کہ بغلی نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو پتھر یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دے۔ مسئلہ جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتار دیں اسکی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے کی قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنیوالے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھدیں۔ مسئلہ۔ قبر میں اتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اتارا تھا قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلُ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اسکو قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔ مسئلہ۔ قبر میں رکھ دینے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے مسئلہ۔ بعد اسکے کچی اینٹوں یا نرکل سے اسکو بند کر دیں پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کر دینا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ کوٹھیاں یا لکڑی کے تختے بھی رکھدینا جائز ہے۔ مسئلہ۔ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔ مسئلہ۔ مردوں کے دفن کے وقت قبر پر پردہ نہ کرنا چاہئے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے مسئلہ۔ جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اسکی قبر سے نکلی ہو وہ سب اس پر ڈال دیں اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو پھر مکروہ نہیں مسئلہ۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعاء مغفرت کرنا

یا قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب اسکو پہنچانا مستحب ہے۔ مسئلہ: مٹی ڈال چکنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔ مسئلہ: کسی میّت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن کرنا نہ چاہیئے اس لئے کہ یہ بات انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ خاص ہے۔ مسئلہ: قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اُٹھی ہوئی مثل کوہان شتر کے بنائی جائے اسکی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیئے۔ مسئلہ: قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔ مسئلہ: بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے میّت کی قبر پر کوئی چیز یادداشت کے طور پر لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانے میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر لیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی جائز ہو جاتا ہے اس لئے امور بالکل ناجائز ہونگے اور یہ ضرورتیں جو لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہانے ہیں جن کو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

شہید کے احکام:-

اگرچہ شہید بھی بظاہر میّت ہے مگر عام موتے کے سب احکام اس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اس کے بہت ہیں اس کے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔ شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علماء نے ان اقسام کے جمع کرنے کیلئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ مخصوص ہیں جس میں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔

(۱) مسلمان ہونا۔ پس غیر اسلام کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔ (۲) مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا۔ پس جو شخص حالت جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اس کے لئے شہادت [illegible] جن کا ذکر ہم آگے کرینگے۔

نہوں گے (۳) حدث اکبر سے پاک ہونا اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں یا کوئی عورت حیض
ونفاس میں شہید ہوجائے تو اس کیلئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہوں گے (۴) بیگناہ
مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بیگناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا
ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یونہی مرگیا ہو تو اس کیلئے بھی شہید کے احکام وہ ثابت نہ
ہونگے (۵) اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جائے
تو اس پر شہید کے احکام جاری نہوں گے لیکن لوہا مطلقاً آلۂ جارحہ کے حکم میں ہے گو اس
میں دھار نہو اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو
یا ان کے معرکۂ جنگ میں مقتول ملے تو اس میں آلۂ جارحہ سے مقتول ہونیکی شرط نہیں
حتیٰ کہ اگر پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مرجائے تو شہید کے احکام اس پر جاری
ہوجائیں گے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب
قتل بھی ہوئے ہوں یعنی ان سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعثِ قتل ہوجائیں تب بھی
شہید کے احکام جاری ہوجائیں گے۔ مثال (۱) کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے
کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا۔ (۲) کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار
تھا اس جانور کو حربی وغیرہ نے بھگایا جسکی وجہ سے مسلمان اس جانور سے گر کر مرگیا۔
(۳) کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگادی جس سے کوئی جل کر مرگیا۔
شرط (۶) اس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو
بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اس مقتول پر شہید کے
احکام جاری نہونگے گو ظلماً مارا جائے۔ مثال (۱) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلۂ
جارحہ سے قتل کردے (۲) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلۂ جارحہ سے قتل کردے خطاً
مثلاً کسی جانور پر یا کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے (۳)
کوئی شخص کسی جگہ سوا معرکۂ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اس کا معلوم

نہوا ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اس لیے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہونگے مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتدائً کی قید اس وجہ سے لگائی گئی کہ ابتدائً قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اسکے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ مثال (۱) کوئی شخص آلہ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا لیکن قاتل میں اور ورثائے مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہو گئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتدائً قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداءً میں واجب نہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اس لئے یہاں شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے (۲) کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلۂ جارحہ سے مار ڈالے تو اس صورت میں ابتدائً قصاص ہی واجب ہوا تھا مال ابتدائً واجب نہیں ہوا لیکن باپ کے احترام وعظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہو کر اسکے بدلے میں مال واجب ہے لہٰذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہو جائینگے۔

شرط (۷) بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت وتمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے دوا کرنے خرید وفروخت وغیرہ کے اس سے وقوع میں نہ آئیں اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اسکی زندگی حالت ہوش وحواس میں گذرے اور نہ اسکو حالت ہوش میں معرکہ سے اٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنیکے خوف سے اٹھا لائیں تو کچھ حرج نہیں پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل ہوگا اس لئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان ہے اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملے میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائیگا۔ اور دینی معاملے میں ہو تو خارج نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص معرکۂ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائیگا ورنہ نہیں لیکن کوئی شخص اگر محاربہ میں قتل ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہوا ہو تو باوجود تمتعات مذکورہ کے

بھی وہ شہید ہے۔ مسئلہ جس شہید میں سب شرائط پائے جائیں اس کا ایک حکم یہ ہے کہ اسکو غسل نہ دیا جائے اور اسکا خون اسکے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اسکو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو ان کپڑوں کو اسکے جسم سے نہ اتاریں ہاں اگر اسکے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کیلئے اور کپڑے زیادہ کر دیئے جائیں اسی طرح اگر اسکے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو اتار رلئے جائیں اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو ان کو بھی اتار لینا چاہیئے ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اسکے جسم پر کوئی کپڑا نہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارنا چاہیئے ٹوپی جوتا ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اتار لیا جائے گا اور باقی سب احکام جو اور مردوں کیلئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب ان کے حق میں جاری ہونگے اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اسکو غسل بھی دیا جائے اور مثل دوسرے مردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جائیگا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ۔ اگر میت کو بقرین قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈال دینے کے خیال آئے پھر قبلہ رو کرنے کیلئے اسکی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے اٹھا کر قبلہ رو کر دینا چاہیئے۔ مسئلہ۔ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ رونیوالی عورتوں کا یا بیان کرنیوالیوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔ مسئلہ۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔ مسئلہ۔ اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہیئے کہ ان زائد تکبیروں میں اس کا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں ہاں اگر یہ زائد تکبیریں امام سے نہ سنی جائیں بلکہ مکبر سے تو مقتدیوں کو چاہیئے

کر اتباع کریں اور ہر تکبیر کو تحریمہ سمجھیں یہ خیال کرکے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں تکبیر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کشتی پر مر جائے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فراغت کرکے اسکو دریا میں ڈالدیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہو اور وہاں جلدی اُتر نیکی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کردیں۔ مسئلہ۔ اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہو تو اُس کو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ کہدینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کیجائے تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔ مسئلہ۔ جب قبر پر مٹی پڑ چکے تو اسکے بعد میت کو قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ جائز ہے۔ مثال (۱) جس زمین میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملکیت ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہو (۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔ مسئلہ۔ اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اس کا پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائے لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اس کے ترکے میں سے وہ مال ادا کردیا جائے۔ اور پیٹ چاک نہ کیا جاوے۔ مسئلہ۔ قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کے لئے لیجانا خلافِ اولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں۔ اور بعض دفن کے نعش کھود کر لیجانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔ مسئلہ۔ میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے۔ بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں۔

مسئلہ۔ میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب
اُن کو سنا کر ان کو صبر پر رغبت دلانا اور ان کے اور نیز اس میت کے لئے دعا کرنا جائز
ہے۔ اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر
تعزیت کرنیوالا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت
میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اس
کا پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں۔
قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی
حرکت سے کوئی دُعا مثل عہد نامہ وغیرہ کا لکھنا یا سینے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اور پیشانی پر کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں اس لئے اس کا مسنون
یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ قبر پر کوئی سبز مثل شاخ رکھدینا مستحب ہے
اور اگر اس کے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے۔
مسئلہ۔ ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہیئے مگر بوقت ضرورت شدیدہ
جائز ہے پھر اگر سب مرد ہی مرد ہوں تو جو ان میں افضل ہو اس کو آگے رکھیں باقی
کو اس کے پیچھے درجہ بدرجہ رکھیں اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں تو مردوں کو آگے
رکھیں اور ان کے پیچھے عورتوں کو۔ مسئلہ۔ قبروں کی زیارت کرنا یعنی اُن کو جا کر
دیکھنا مردوں کے لئے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ زیارت
قبور کیجائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر
کر کے جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو آج کل عرسوں میں مفاسد
ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کہ ان کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب ہوتا ہے ہم یہاں ان احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں مسئلہ۔ مسجد کے دروازے کا بند کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہو اور مال و اسباب کی حفاظت کے لئے دروازہ بند کریں جائے تو جائز ہے۔
مسئلہ۔ مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسے مسجد کے اندر۔
مسئلہ۔ جس گھر میں مسجد ہو اس پورے گھر کو مسجد کا حکم نہیں اسی طرح اس جگہ کو بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین اور جنازے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ مسئلہ۔ مسجد کے درودیوار کا منقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مناسب ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے ہو تو ناجائز ہے۔ مسئلہ۔ مسجد کی درودیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں مسئلہ۔ مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بڑی بات ہے اور اگر نہایت ضرورت پیش آئے تو اپنے کپڑوں میں تھوک وغیرہ لے لے مسئلہ۔ مسجد کے اندر وضو یا کلی کرنا مکروہ تحریمی ہے مسئلہ۔ مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے ضرورت سے زیادہ اس وقت بھی جائز نہیں مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہو نا چاہیئے مسئلہ۔ اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے تو اسکو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے۔
مسئلہ۔ مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ ہے اس لئے کہ دستور اہل کتاب کا ہے ہاں اگر اس میں مسجد کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کر دیواروں کے گر جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اگر درخت لگایا جائے تو وہ نمی کو جذب کرنے لگے مسئلہ۔ مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے

ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکلنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ مسجد میں کسی پیشہ ور کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ مسجد اپنے دین کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہے اس میں دنیا کے کام نہ ہونے چاہئیں حتیٰ کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لیکر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اس کو مسجد سے علیحدہ بیٹھ کر پڑھانا چاہیئے ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کیلئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام کرتا بھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت کے بیٹھے تو ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

∴ ∴ ∴ ∴ ∴ ∴

(تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور کا تمام ہوا)

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور

روزے کا بیان

مسئلہ ایک شہر میں شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتی کہ ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اس کی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہونچ جائے تو ان پر اس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔ مسئلہ۔ اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہ ہو تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔ مسئلہ۔ اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائے گا اور شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائے گا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد۔ مسئلہ جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اسکی شہادت شرعاً قابل اعتبار قرار نہ پائے اس پر ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ مسئلہ کسی شخص نے بسبب اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائے گا۔ مسئلہ کسی کو بے اختیار قے ہو گئی یا احتلام ہو گیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نامعلوم ہونیکے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ

جاتا رہا اور عمداً اس نے کھا لیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ مسئلہ۔ وہ شخص جس میں روزے کے واجب ہونے کے تمام شرائط پائے جاتے ہوں رمضان کے اس ادائی روزے میں جسکی نیت صبح صادق سے پہلے کرچکا ہو عمداً منہ کے ذریعے جوف میں کوئی ایسی چیز پہونچائے جو انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اُس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت منصور ہو اور اس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو تو اس پر قضا اور کفارہ واجب ہے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی چیز داخل کرے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہونچتیں اس لئے نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا۔ مسئلہ۔ جو لوگ حقہ پینے کے عادی کسی نفع کی غرض سے حقہ پئیں روزے کی حالت میں تو ان پر بھی کفارہ اور قضا دونوں واجب ہوں گے۔ مسئلہ۔ سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ مسئلہ۔ مرد کا اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعے سے یا اسی طرح یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہونچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا۔ مسئلہ۔ مسواک کرنے سے اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آویگا۔ مسئلہ۔ عورت کا بوسہ لینا اور اس سے بغلگیر ہونا مکروہ ہے۔ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف و اندیشہ نہ ہو تو مکروہ نہیں۔ مسئلہ۔ اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دور جاکر کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان پر واپس آئے اور وہاں پہونچکر روزے کو فاسد کر دے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا اس لئے کہ اس پر اس وقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھہرا۔ مسئلہ۔ سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ

واجب ہوا ہے اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضان کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب سے جو روزے فاسد ہوئے ہوں ہر ایک کا کفارہ علیحدہ رکھنا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اعتکاف کے مسائل:

مسئلہ۔ اعتکاف کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد میں ٹھہرنا (۲) بہ نیت اعتکاف کے ٹھہرنا پس بے قصد و ارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کیلئے نیت کرنیوالے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے۔ لہٰذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا۔ (۳) حیض اور نفاس سے خالی اور پاک ہونا جنابت سے پاک ہونا۔

مسئلہ۔ سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے اسکے بعد مسجد نبوی کا اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا اسکے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اسکے بعد وہ مسجد جہاں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔ مسئلہ۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں ۱ واجب ۲ سنت مؤکدہ ۳ مستحب واجب ہے۔ مسئلہ۔ اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے شرط کسی کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں اعتکاف کرونگا اور سنت مؤکدہ ہے۔ رمضان کے آخر عشرہ میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا۔ احادیث صحیحہ سے منقول ہے اور مستحب ہے اس رمضان کے آخر عشرہ کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ

مسئلہ۔ اعتکاف واجب کیلئے صوم شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ نیت بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھونگا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت

کرے تو وہ لغو ہے کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہے اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے۔ مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے کافی ہے ہاں اس روزے کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزہ اس کے لئے کافی نہیں۔ مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور پھر اسکے اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں اگر کوئی رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہیں کر سکے تو کسی اور مہینے میں اسکے بدلے کر لینے سے اسکی نذر پوری ہو جائیگی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔
مسئلہ۔ اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اس لئے کہ اس کے واسطے شرط ہونے کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ۔ اعتکاف مستحب میں بھی احتیاط یہ ہے کہ روزہ شرط ہے۔
مسئلہ۔ اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون رمضان کے آخر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کیلئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا مگر اس روز روزہ ہونا چاہیئے۔ مسئلہ۔ حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائیگا اور اسکی قضا کرنی پڑیگی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں پہلی قسم اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا۔ ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے پاخانہ پیشاب غسل جنابت کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے جبکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہو شرعی ضرورت جیسے جمعہ کی نماز سے

مسئلہ جس ضرورت کیلئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اس کے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس مسجد کے زیادہ قریب ہو مثلاً پاخانہ کے لئے اگر جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اسکے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے ہاں اگر اسکی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو اور دوسری جگہ جانے سے اسکی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے اگر جمعہ کی نماز کیلئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ مسئلہ بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے کم بھی چھوڑ دینا جائز نہیں۔ مسئلہ جو عذر کثیر الوقوع نہوں ان کیلئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کیلئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنیکے خوف سے۔ گو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہیگا اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرلے یا نماز جنازہ میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ جمعہ کی نماز کیلئے ایسے وقت جائے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے۔ اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے۔ اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہونچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف قائم نہ رہیگا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اسکو گرفتار کرلے جائیں یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اس کو باہر نکالے اسی طرح اگر کوئی شرعی یا طبعی ضرورت سے باہر نکلے اور راستہ میں کوئی دشمن خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہونچنے میں کچھ دیر ہو جائے

تب بھی اعتکاف قائم نہ رہیگا۔ دوسری قسم اُن افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر ہر حال میں اعتکاف باطل ہوجائیگا جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی ہر حالت میں ناجائز ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی خارج نہو ہاں اگر ان افعال سے منی کا خروج ہوجائے تو پھر اعتکاف فاسد ہوجائیگا۔ البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہوجائے تو اعتکاف فاسد نہوگا۔ مسئلہ۔ حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دُنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہو اور اسکے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی طرح جائز نہیں بشرطیکہ اسکے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہوجانے یا جگہ رُک جانیکا خوف ہو ہاں اگر مسجد کے خراب ہوجانے یا جگہ رُک جانے کا خوف نہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔ مسئلہ۔ حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں بُری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ۔ سال گذرنا سب میں شرط ہے۔ مسئلہ۔ ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہے سائمہ ہے۔ سائمہ وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) سال کے اکثر حصے میں اپنے منہ سے چرکے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں ان کو کھڑے کرکے نہ کھلایا جاتا ہو اگر اُن کو گھر میں کھڑے کرکے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں اسی طرح اگر گھاس نصف سال اپنے منہ سے چرکے رہتے ہوں اور نصف سال تک اُن کے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بہ قیمت سے ہو یا بے قیمت تو پھر وہ

سائمہ نہیں ہیں (۲) دودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کیلئے یا (فربہی) کیلئے رکھے گئے ہوں اگر دودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ رکھے گئے بلکہ بوجھ لادنے کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو پھر سائمہ نہ کہلائیں گے۔

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان:

مسئلہ۔ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ فرض ہے کہ اونٹ اونٹنی یا گائے بیل بھینس بھینسا بچھا بکری۔ بھیڑ ادنبہ ہو۔ جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ فرض نہیں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید رکھے جائیں تو اُن پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں تو اگر اُن کی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائیں گے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائیں گے۔ مثال۔ بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔ مسئلہ۔ جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اسکو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اس کی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اور جب سے اس نے تجارت کی نیت کی ہے اس وقت سے اس کا حکم تجارتی سال میں شروع ہوگا۔ مسئلہ۔ جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر ان کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا، ورسال پورا ہونے کے بعد اگر وہ بڑا جانور مر جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی مسئلہ۔ وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ مسئلہ۔ گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار یعنی پونے تین روپے دیدے اور یا سب کی قیمت کا چالیسواں حصہ دیدے۔ مسئلہ۔ گدھے اور خچر پر جبکہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب:

یاد رکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس میں دو اور پندرہ میں تین اور بیس میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہو اور درمیان میں کچھ نہیں۔ پھر پچیس اونٹ میں ایک اونٹنی جسکو دوسرا برس شروع ہوا ہو اور چھبیس سے پینتیس تک کچھ نہیں پھر چھتیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو تیسرا برس شروع ہوا اور سینتیس سے پینتالیس تک کچھ نہیں چھیالیس سے ساٹھ تک کچھ نہیں پھر اکسٹھ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جسکو پانچواں برس شروع ہوا ہو اور ستتر سے نوے تک کچھ نہیں پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب شروع کیا جائیگا یعنی اگر چار زیادہ ہوں تو کچھ نہیں جب زیادہ پانچ تک پہنچ جائیں یعنی ایک سو پچیس ہو جائیں تو ایک بکری اور دو اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جائے اور پچیس اور بڑھ جائیں تو ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور دو چوتھے برس تک اور تیس اونٹ بڑھ جائیں تو ایک چوتھے برس والی اس تیس میں اور دو چوتھے برس والی ایک سو بیس میں پس کل تین چوتھے برس والی ہوئیں پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہوگا یعنی پانچ اونٹنیوں میں چوبیس تک فی پانچ اونٹ ایک بکری اُن تین چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ اور پچیس میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی اور چھتیس میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح حساب چلیگا جیسا ڈیڑھ سے بعد چلا ہے مسئلہ۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہیئے البتہ اگر نر قیمت میں مادہ کے برابر ہو درست ہے۔

گائے اور بھینس کا نصاب:

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک

ہے اور اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملالیں گے۔ مثلاً بیس گائیں ہوں اور دس بھینسیں ہوں تو دونوں ملاکر تیس کا نصاب پورا کرلیں گے مگر زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جس کی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہوں تو زکوٰۃ میں گائے زیادہ دی جائیں گی اور اگر بھینس زیادہ ہوں تو زکوٰۃ میں بھینس زیادہ دی جائیں گی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنے میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائے گا۔ پس تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر یا مادہ تیس سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد انتالیس تک کچھ نہیں چالیس گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ اکتالیس سے انسٹھ تک کچھ نہیں۔ جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے بچے دیئے جائیں گے پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جاویں تو ہر تیس میں ایک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا اور جب اسی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے کیونکہ اسی میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور نوے میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوے میں تیس کے تین نصاب ہیں اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا کیونکہ سو میں دو نصاب تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے۔ ہاں جہاں کہیں وہ نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جس کا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کرکے ایک ایک برس کے چار بچے دیدیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کرکے دو برس کے تین بچے دیدیں۔

بکری بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ کے بارے میں بھیڑ بکری سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دمدار ہو جس کو

دنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو اگر دونوں کا نصاب پورا ہو تو دونوں کی زکوٰۃ علیحدہ دی جائیگی اور اگر ہر ایک کا نصاب پورا نہو مگر دونوں کو ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو دونوں کو ملالیں گے . . . . اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائے گا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں پھر ایکسو اکیس میں دو بھیڑ یا بکریاں اور ایک سو بائیس سے دو سو تک زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ بکریاں اور دوسو دو سے تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے زیادہ و کم میں کچھ نہیں۔ مسئلہ۔ بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں نر و مادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم بچہ نہونا چاہیئے خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملا دے تو سب کی زکوٰۃ اسکو دینا ہوگی۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونیکے بعد مرجاوے تو اس کے مال کی زکوٰۃ نہ لی جائے گی ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اسکا تہائی حصہ مال زکوٰۃ میں سے لیا جاوے گا گو یہ تہائی پوری زکوٰۃ کو کافی نہو سکے اور اگر اس کے تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دیدیں لے لیا جائے گا۔ مسئلہ۔ اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کر دے تو پھر زکوٰۃ اس ایک سال کی اسکو نہ دینا پڑے گی ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اس کو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائے گا اور دائن کو زکوٰۃ دینا پڑیگی کیونکہ زکاتی مال کے ہلاک کر دینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔ مسئلہ۔ قرض اور واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت

میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں سے زائد ہو اور
مکروہ ہے اسی طرح اپنے کل مال کو صدقہ میں دینا بھی مکروہ ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے
نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل وعیال کو بھی تکلیف کا احتمال
نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ
شوہر کے گھر میں رخصت کر دی جائے تو وہ اگر مالدار ہے تب تو اس کے مال میں صدقہ
فطر واجب ہے اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اسکی
موانست کے ہے تو اس کا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر اور اگر وہ قابل
خدمت کے اور قابل موانست کے نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے باپ کے ذمہ واجب
رہیگا۔ اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور
قابل موانست کے ہو ہر حال میں اس کے باپ پر اس کا صدقہ فطر واجب ہوگا۔



تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور کا ختم ہوا۔ حصہ چہارم کا تتمہ نہیں ہے
آگے تتمہ حصہ پنجم کا شروع ہوتا ہے!

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ۔ پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش پر یا کسی قدر اس سے نیچے یا پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروانا بھی درست ہے اگرچہ سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آج کل کا فیشن ہے جائز نہیں اور کچھ حصہ منڈانا اور کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا کہ آجکل بابری رکھنی اور چندوا کھلوانے یا اگلے حصے سر کے بال بغرض کلائی بنوانے کا جو دستور ہے درست نہیں۔ مسئلہ۔ اگر بال بہت بڑھا لئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔ مسئلہ۔ عورت کو سر منڈانا بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔ مسئلہ۔ لبوں کا کتروانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہٰذا نہ منڈانے میں احتیاط ہے۔ مسئلہ۔ مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔ مسئلہ۔ داڑھی منڈانا اور کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروانا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جاوے درست ہے۔ مسئلہ۔ رخساروں کی طرف جو بال بڑھ جاویں اُن کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے۔ اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لئے جاویں اور درست کر دیئے جائیں یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ۔ حلق کے بال منڈانا نہ چاہئے مگر امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ مسئلہ۔ ریش بچہ کے جانبین لب زیریں کے بال منڈانے کو

نے بدعت لکھا ہے اسی لئے نہ چاہیئے اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہانے مکروہ لکھا ہے۔ مسئلہ۔ بغرض زینت سفید بال کا چُننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے کیلئے دور کرنا بہتر ہے۔ مسئلہ۔ ناک کے بال اکھیڑ نا نہ چاہیے قینچی سے کترڈالنا چاہیئے۔ مسئلہ۔ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلافِ ادب اور غیرِ اولےٰ ہے۔ مسئلہ۔ موئے بغل میں اولےٰ تو یہ ہے کہ نوچنے وغیرہ سے دور کئے جائیں اور استرے سے بھی منڈانا جائز ہے۔ مسئلہ۔ موئے زیر ناف مرد کے لئے استرے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتدا ناف کے نیچے سے کرے، اور ہڑتال وغیرہ کوئی دوا لگاکر زائل کرنا بھی بہتر ہے اور عورت کے لئے موافق سنّت یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے اُسترہ نہ لگے۔ مسئلہ۔ اس کے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا رکھنا درست ہے۔ مسئلہ۔ ہاتھ پیر کے ناخن بھی دور کرنا سنّت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کاٹنا مستحب ہے۔ مسئلہ۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کترانا بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کترا کر بائیں چھنگلیا سے بہ ترتیب کاٹ دے اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے۔ یہ ترتیب بہتر ہے اور اولےٰ ہے اسکے خلاف بھی درست ہے۔ مسئلہ۔ کٹے ہوئے بال اور ناخن دفن کردینا چاہیئے۔ دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈال دے یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ مسئلہ۔ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہوجاتی ہے۔ مسئلہ۔ حالتِ جنابت میں بال بنانا ناخن کا کاٹنا موئے زیر ناف دور کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ۔ ہر ہفتے میں ایک بار موئے زیر ناف موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دور کرکے نہا دھوکر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کرکے نماز کو جاوے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن ہی سہی انتہا درجہ چالیس دن اسکے بعد اجازت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور امورِ مذکور سے صفائی حاصل نہ

کی تو کچھ گناہ نہ ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ ۱۔ جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہونچی اگر فوراً منہ سے یہ نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو شفعہ باطل ہو جائے گا۔ پھر اس شخص کو دعویٰ کرنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ اگر شفیع کے پاس خط پہونچا اور اس کے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اس نے زبان سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا۔ یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو اس کا شفعہ باطل ہو گیا۔

مسئلہ۔ اگر شفیع نے کہا کہ مجھ کو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفعہ سے دست بردار ہو جاؤں گا تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند ہو گیا اس لئے شفعہ تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اس لئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔

مسئلہ۔ اگر ہنوز کسی حاکم نے شفعہ نہیں دلایا تھا کہ شفیع مر گیا تو اس کے وارثوں کو شفعہ نہ پہونچے گا۔ اور اگر خریدار مر گیا تو شفعہ باقی رہے گا۔

مسئلہ۔ شفیع کو خبر پہونچی کہ اس قدر قیمت پر مکان بکا ہے اور اس نے دستبرداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کو بکا ہے اس وقت شفعہ لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے پھر سنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سنا تھا کہ نصف بکا ہے پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے ان صورتوں میں پہلی دست برداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقاۃ یعنی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ۔ ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دیکر کہا کہ اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اسکو

فلاں نسبت سے تقسیم کرلیں گے یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔ مسئلہ۔ ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آوے گا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال نصفا نصف یا تین تہائی تقسیم کرلیا جاویگا۔ یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔ مسئلہ۔ اس معاملہ کی درستی کے لئے آتی شرطیں ہیں (۱) زمین کا قابل زراعت ہونا زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا مدت زراعت کا بیان کرنا (۲) بیج کا بیان کردینا کہ زمیندار کا ہوگا (۳) یا کسان کا جنس کاشت کا بیان کردینا کہ گیہوں ہوں گے یا جو مثلاً کسان کے حصے کا ذکر کرنا کہ کل پیداوار میں کس قدر رہیگا۔ (۴) زمین کو خالی کر کے کسان کے حوالے کرنا۔ (۵) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا (۶) زمین اور تخم ایک فریق کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونا یا ایک کی فقط زمین ہو اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں مسئلہ۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہوجائے گی۔ مسئلہ۔ مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملیگا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملیگی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جائے گا جو آپس میں دونوں کے ٹھہر چکا تھا یعنی اگر مثلاً بالمناصفہ مزارعت ٹھہری تھی تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جائے گا۔ مسئلہ۔ بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام لینے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جاویگا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے گی۔ مسئلہ۔ اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مرجاوے تو مزارعت باطل ہوجائے گی۔ مسئلہ۔ اگر مدت معینہ مزارعت

کی گئی دیجاوے اور کھیتی پکی نہو تو کسان کو زمین کی اجرت اس جگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی ان زائد ایام کے عوض میں۔ مسئلہ۔ بعض جگہ کا دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اسکو تو حسب معاملہ تقسیم کرلیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسکو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بیگھوں کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہراً تو بوجہ اس کے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے ناجائز معلوم ہوتا ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کے اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت رکھا جائے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کی جاوے کی دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ دیجاتی ہے اس طرح جائز ہوسکتا ہے مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے۔

مسئلہ۔ بعض زمینداروں کی عادت ہے کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصے میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھہرالیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لیں گے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھہرایا کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے۔ مسئلہ۔ مثلاً بعض لوگ اس کا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائے گا پھر بعد میں تکرار و قضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لے لے یا عام اجازت دیدے کہ جو چاہے بونا۔

مسئلہ۔ بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کرکے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھہرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً ان محنتوں کا ہوگا۔ سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملے کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ مسئلہ۔ اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو ان عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں

اور بعض بن نی بیگہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہرًا وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی
تاویل جواز کی جاری ہے۔ مسئلہ۔ اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم و بیش مدت
تک زمین سے منتفع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اس وقت رواج ہے محض
باطل اور حرام اور ظلم اور غصب ہے بدون طیب خاطر مالک کے ہرگز اس سے نفع
حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اس کا پیداوار بھی خبیث ہے اور کھانا اس کا
حرام ہے۔ مسئلہ۔ مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے۔ مسئلہ۔ اگر
پھل لگے ہوئے درخت پرورش کو دیئے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت
کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست نہ ہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست
نہیں۔ مسئلہ۔ اور عقد مساقاۃ جب فاسد ہو جائے تو پھل سب درخت والے کے
ہوں اور کام کرنے والے کو مزدوری ملے گی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔

پانی کے احکام

مسئلہ۔ کسی شخص کی ملوک میں کنواں یا چشمہ یا حوض
یا نہر ہو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں
کو پانی پلانے یا وضو و غسل و پارچہ شوئی کے لئے پانی لینے سے یا دس پانچ گھڑے بھر
کر اپنے گھر کے ایک آدھ درخت یا کیاری میں پانی دینے سے منع نہیں کر سکتا کیونکہ
اس میں سب کا حق ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائے گا کہ پانی
لینے والے کا کام دوسری جگہ سے بآسانی چل سکتا ہے مثلاً کوئی دوسرا کنواں وغیرہ
قریب ہے یا اس کا کام بند ہو جائے گا۔ اور تکلیف ہوگی۔ اگر اس کی کارروائی
دوسری جگہ سے ہو سکے تو خیر ورنہ اس کنویں والے سے کہا جاوے گا کہ یا تو اس شخص
کو اپنے کنویں وغیرہ پر آنے کی اجازت دو ورنہ اس کو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم
خود نکال کر یا نکلوا کر اسکے حوالے کرو البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون

اس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کرسکتا ہے یہی حکم ہے خودرو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کا مملوک ہے۔ مسئلہ۔ اگر ایک شخص دوسرے کے کنویں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مشائخ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہے۔ مسئلہ۔ جو پانی' برتن یا مشک میں بھر لیا جائے اس میں دوسرے شخص کا کوئی بھی استحقاق نہیں البتہ اگر پیاس سے بے قرار ہو جاوے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی حاجت سے' موجود ہے اور وہ بہ قیمت بھی نہ دیتا ہو۔

نشہ دار چیزوں کا بیان:

مسئلہ۔ جو چیز پتلی بہنے والی نشہ دار ہو خواہ شراب ہو یا تاڑی یا اور کچھ جس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جاوے ہر حال میں ممنوع ہے یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔

مسئلہ۔ اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو جائفل افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر دوا وغیرہ میں استعمال کیا جاوے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکتِ املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا
اور اس کے ترکے میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ مل کر دو شخصوں نے ایک
چیز خریدی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کر دی اس کا حکم یہ ہے کہ کسی
کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں دوسری شرکت عقود
ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کریں گے اس شرکت
کے احکام و اقسام یہ ہیں۔ مسئلہ۔ ایک قسم شرکت عنان یہ ہے کہ یعنی دو شخصوں
نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہونچا کر اتفاق کیا کہ اس کا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت
کریں اس میں یہ شرط ہے کہ راس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اشرفی یا پیسے سو اگر دونوں
آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کر کے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں یہ شرکت صحیح نہیں
ہوگی۔ مسئلہ۔ شرکت عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ و ایک کا کم اور
نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرکت ٹھہرے کہ مال تو زیادہ ہے مگر
نفع برابر تقسیم ہوگا یا مال برابر ہے مگر نفع تین تہائی ہوگا تو بھی جائز ہے۔
مسئلہ۔ اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق
تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہ ہو لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے
سے مانگا جائے گا۔ مسئلہ۔ اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں
گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہو گیا تو شرکت باطل ہو جائے گی۔
اور ایک شخص بھی کچھ خرید چکا ہو اور دوسرے کا مال ہلاک ہو گیا تو شرکت باطل
نہ ہوگی مال خرید کیا ہوا دونوں کا ہوگا اور جس قدر راس مال میں دوسرے شریک کا

حصہ ہے اس حصہ کے موافق زر ثمن اس دوسرے شریک سے وصول کر لیا جائیگا۔ مثلاً ایک شخص کے دس روپے اور دوسرے کے پانچ۔ دس روپے والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپے والے کے روپے ضائع ہوگئے سو پانچ روپے والا مال ثلث کا شریک ہے اور دس روپے والا اس سے دس روپے کا ثلث نقد واپس کرے گا یعنی تین روپے پانچ آنے چار پائی اور آئندہ یہ مال شرکت پر فروخت ہوگا۔ مسئلہ۔ اس شرکت میں دونوں شخصوں کو مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں صرف زبانی ایجاب وقبول سے یہ شرکت منعقد ہو جاتی ہے۔ مسئلہ۔ نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہیئے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی مثلاً اگر یوں ٹھہرا کہ ایک شخص کو سو روپے ملیں گے باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں۔ مسئلہ۔ ایک قسم کی شرکت یعنی شرکت صنائع کہلاتی ہے۔ اور شرکت تقبیل بھی کہتے ہیں۔ جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں کہ جو کام جس کے پاس آوے اس کو قبول کرلے اور جو مزدوری ملے وہ آپس میں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھا وغیرہ کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے۔ مسئلہ۔ جو کام ایک نے لیا دونوں پر لازم ہوگیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے کے لئے لیا تو صاحب فرمائش جس طرح اُس پر تقاضا کرسکتا ہے دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے۔ اسی طرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جس طرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش ہو سکتا ہے اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دے دی تو بھی بری الذمہ ہو سکتا ہے۔

مسئلہ۔ ایک قسم شرکت کی شرکت وجوہ ہے یعنی نہ ان کے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر وپیشہ ہے صرف باہمی یہ قرار دیا کہ دوکانداروں سے

ادھار مال لیجا کر بیچا کریں - اس شرکت میں بھی ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہوگا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہوگا اور مال کو تین تہائی مشترک ٹھہرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہوگا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور کا تمام ہوا

حصہ ششم، ہفتم، ہشتم، دھم کا تتمہ نہیں ہے

آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے!

تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور

تمہید چونکہ بہشتی زیور میں مسائل مخصوص بالرجال نہیں اسی طرح اس کے حصہ نہم میں امراض بالمخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور ان کی تتمیم و تکمیل کے لئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اس لئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ معالجات مخصوص بالرجال بھی اس میں شامل کر دیئے جائیں اس کے کاتب بھی حکیم مولوی محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری سلمہ اللہ تعالےٰ ہیں۔

مردوں کے امراض!

جریان:۔ اسکو کہتے ہیں کہ پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید دودھ کے سے رنگ کے گریں اس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جائے مگر بدن کو نہیں لگتی آدمی ہمیشہ دُبلا اور کمزور رہتا ہے۔ اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے بھوک نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا دست آجاتے ہیں یا قبض ہو جاتا ہے جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہو جاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں ان سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے اس واسطے اس کے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی میں غور سے علاج کر لیں۔ جریان کی کئی قسمیں ہیں ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر منی اور خون میں حدت

آ جائے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کے ساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن پیدا ہوتی ہو اور علامات بھی خون کی گرمی کے موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کی زیادتی ہونا اور سردی میں کم ہوجانا یا سرد پانی سے نہلانے سے آرام پائیں۔

علاج :۔ یہ سفوف کھائیں۔ گوند ببول۔ کتیرا۔ چینی گوند۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی۔ رستہ بہروزہ۔ دانہ الائچی خورد۔ پھلی ببول۔ رستا ورتنا لکھانا۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید موچرس۔ گوند نیم۔ اندرجو شیریں۔ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ پونے چار تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ہر ایک پڑیہ ہر روز گائے کی تازہ چھاچھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں اگر گائے کی چھاچھ میسر نہ ہو تو بھینس کی سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کے لئے بھی مفید ہے۔

پرہیز۔ گائے کا گوشت اور جملہ گرم چیزوں سے جیسے میتھی۔ بینگن۔ مولی۔ گڑ تیل وغیرہ۔ جریان کی اس قسم میں کسی قدر ترشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بشرطیکہ بہت پرانا نہ ہوگیا ہو۔

دوسرا سفوف۔ نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید ہے۔ جو گرمی سے ہو۔ چھوٹی مائیں۔ طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ تالمکھانہ۔ بیج بند سرخ گلاب کا زیرہ۔ دھنیا بیرون پستہ کے پوست دانہ الائچی خورد۔ چھالیہ کے پھول۔ سب چھ چھ ماشہ املی کے بیجوں کی گری دو دو تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوتیں اور سایہ میں خشک کرلیں پھر موصلی سفید موصلی سیاہ شقاقل مصری ثعلب سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر ملا کر مصری چار تولہ پیس کر ملا کر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں

بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں۔

تیسرا نسخہ۔ گرم جریان کے لئے اور محبوک بڑھاتا ہے اور ممک بھی ہے تعلب مصری تخم خرفہ۔ کشتہ قلعی ہنسلوچن۔ کہربائے شمعی گلنار۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ بہمن سرخ۔ سب چھ چھ ماشہ مصطگی رومی دو ماشہ مازو۔ تخم ریحاں تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیس کر ملاکر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا صبح اور ایک شام مصری کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔

جریان کی دوسری قسم:۔

وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھ کر پٹھے کمزور ہو کر پیدا ہو علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادے سے یا بالکل بے ارادہ خارج ہوجاتی ہو۔

علاج:۔ یہ دوا کھائیں۔ اندر جو شیریں۔ سمندر پھل۔ تخم کونچ تخم پیاز۔ تخم اٹنگن۔ عاقرقرحا۔ ریوند چینی۔ سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کریں پڑیاں بنالیں پھر انڈا لیں اور سفیدی اس کی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لیکر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کرکے بھوبل میں انڈے کو نیم برشت کرکے کھالیں۔ اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔

ایک قسم جریان کی وہ بھی ہے:۔

گردہ بہت ضعیف ہوجائے اور چربی اس کی پگھل کر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اس کو جریان کہہ دیتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب کے

ایک سفید چیز بلا ارادہ نکلے اور مقدار بھی بہت زیادہ ہو اور اس کے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے گردہ کا درد پتھری ریگ وغیرہ۔

نسخہ یہ ہے :۔ مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ حبۃ الخضرا۔ مغز اخروٹ مغز چلغوزہ۔ مغز حب الزلم۔ ماہی روبیاں۔ خولنجان۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ تودری سرخ۔ تودری زرد۔ سونٹھ۔ تل چھلے ہوئے دارچینی قلمی سب پونے نو نو ماشے بالچھڑ ناگرموتھا۔ لونگ کباب۔ حب القلقل۔ تخم گاجر۔ تخم شلغم۔ تخم ترب۔ تخم پیاز۔ تخم اسپست۔ تخم ہلیون اصلی۔ اندرجو شیریں۔ درونج عقربی زنجبیل رسوا پانچ پانچ ماشہ بہوزیدا۔ جوترئی۔ چھڑیلا۔ پیپل ساڑھے تین تین ماشہ۔ مصری تعلب۔ مغز نارجیل۔ چڑوں کا مغز سیپی بھیجا۔ تخم خشخاش سفید ساڑھے سترہ سترہ ماشہ۔ سورنجان شیریں۔ پودینہ خشک سب سات سات ماشہ عود غرقی ساڑھے چار ماشہ زعفران مصطگی رومی سات سات ماشہ سب چھیالیس دوائیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ اور مشک خالص دو ماشہ پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں اگر قیمت کم کرنا چاہیں تو عنبر نہ ڈالیں اور تخم ہلیون اصلی نہ ملے تو نہ ڈالیں یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانے والی ہے۔ مگر کسی قدر گرم ہے جن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسری معجون کو کھائیں اس کا نام معجون لبوب بارد ہے۔

نسخہ :۔ مغز بادام شیریں۔ تخم خشخاش سفید۔ مغز خیارین۔ ایک ایک تولہ۔

مغز تخم کدوئے شیریں - سونٹھ - خولنجان - شقاقل مصری دس دس ماشہ - مغز تخم خربزہ - تخم حسنہ ذچہ چھ ماشہ - کتیرا چار ماشہ مغز چلغوزہ - تودری زرد - تودری سرخ تخم گزر - تخم ہلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھان کر ترنجبین خراسانی بائیس تولہ کا قوام کرکے ملالیں خوراک سات ماشہ - معجون لبوب کا ایک اور نسخہ اس کا نام معجون لبوب صغیر ہے قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے - مقوی دماغ وگردہ ومثانہ اور دافع نسیان ہے اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے -

نسخہ :- مغز بادام شیریں مغز اخروٹ - مغز پستہ - مغز حبۃ الخضرا مغز چلغوزہ - حب الزلم - مغز فندق - مغز نارجیل - مغز حب القلقل - تخم خشخاش سفید - تودری سرخ - تودری سفید - تل دھوئے ہوئے تخم جرجیر - تخم پیاز - تخم شلغم - تخم اسپست اصیل - بہمن سفید - بہمن سرخ - سونٹھ - پیپل - کبابہ - خرفہ - دارچینی قلمی خولنجان شقاقل مصری - تخم ہلیون اصیل سب ایک ایک تولہ کل ستائیس دوا ہیں - خوب کوٹ کر شہد اکیاسی تولہ میں ملا کر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں -

ضعف باہ اور عسر کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہوجائے دوسرے یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت میں پوری قدرت نہ رہے - بعضوں کو دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہوجاتی ہیں جس کی صرف پہلی صورت پیش آوے اس کو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جنکو صرف دوسری صورت پیش آوے اُن کو لگانے کی دوا

کی احتیاج ہے اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے۔ ضعفِ باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب بھی بہت غور کے بعد کر سکتا ہے اس لئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور ان کا سہل علاج درج ہے۔

ضعفِ باہ کی پہلی صورت :۔ یعنی خواہشِ نفسانی کا کم ہو جانا اس کے کئی سبب ہوتے ہیں اور ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے کے یا عرصے تک بیمار رہنے یا کسی صدمے کے دبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ میں ضرور ضعف ہو جائے گا۔

علاج :۔ یہ ہے کہ غذا کھائیں عمدہ اور دل سے صدمہ و رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور زیادہ سویا کریں جب تک قوت بحال نہ ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون کبیر اور معجون لبوب صغیر اور معجون لبوب بارد اس کے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے ہیں۔ ایک سبب خواہشِ نفسانی کے کم ہو جانے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو اسکی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ سا ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو۔ دوا ءالمسک اور مفرح دوائیں کھلائیں اور زیادہ شرم کو بہ تکلف کم کریں دوا ءالمسک کا نسخہ حصہ نہم بہشتی زیور میں گذر چکا اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ ایک سببِ خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ مجامعت سے درد سر یا ثقلِ سماعت یا پریشانی جو اس سے پیدا ہو۔

علاج۔ قوتِ دماغ کے لئے حریرہ پئیں یا میوہ کھایا کریں۔ (حریرہ کا نسخہ)

جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے۔ مغز کدوئے شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم پیٹھا۔ مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ ملا کر گی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں اور حلوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولہ ہر روز کھایا کریں۔ اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں یہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردے میں ضعف ہو یہ قسم اُن لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردے کا رہتا ہو جیسے پتھری ریگ وغیرہ

علاج - اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اس کا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں۔ اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردہ کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر معجون لبوب صغیر یا لبوب بارد کھائیں - یہ تینوں نسخے بیان جریان میں گذر چکے ہیں۔ کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے۔

علامت - بھوک نہ لگنا کھانا ہضم نہ ہونا - اس کا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد معجون زرعونی کھائیں اس کا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضعف باہ کیلئے چند دواؤں و غذاؤں کا بیان

حلوا دافع سرعت مقوی دل دماغ و گردہ

ثعلب مصری ۲ تولہ ۔ چھوارہ آدھ پاؤ ۔ موصلی سفید ۔ موصلی سیاہ ۔ شقاقل مصری بہمن سفید ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدوکش میں نکالے ہوئے آدھ سیر ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے ۔ پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سُرخ ہو جائے پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دے کر ملا لیں اور خوب ایک ذات کر لیں پھر کچی کھانڈ ڈیڑھ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں کہ حلوہ بن جائے گا ۔ پھر ناریل پستہ اور مغز بیدانہ چار چار تولہ مغز بادام شیریں پانچ تولہ ۔ مغز فندق دو تولہ خوب کوٹ کر ملا لیں اور جوزبوا جاوتری چھ چھ ماشہ زعفران دو ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں کھرل کر کے خوب آمیز کر لیں ۔ خوراک ۲ تولہ سے چھ تولہ تک جس کو زیادہ موافق نہ آئے نہ ڈالے ۔

حلوا مقوی باہ مقوی معدہ بھوک لگانے والا دافع خفقان مقوی دماغ چہرے پر رنگ لانے والا

سوجی پاؤ بھر گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوہ بنا لیں پھر تبسلوچن دانہ الائچی خورد ۔ دارچینی قلمی چھ چھ ماشہ گاؤزبان گل گاؤزبان ایک

ایک تولہ ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ مغز نارجیل۔ مغز تخم کدوئے شیریں چار چار تولہ کوٹ کر ملالیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ زعفران ایک ماشہ۔ عرق کیوڑہ ۴ تولہ میں گھس کر ملالیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کرکے سارے حلوے میں حل کرکے دو تولہ سے چار تولہ کھائیں۔ اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔ یہ حلوہ زچہ عورتوں کو بھی نہایت موافق ہے یہ حلوا ضعف باہ کی اس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

گاجر کا حلوہ ۔ مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ فربہی لانے والا دافع سرعت و مقوی گردہ۔ گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیل کر ہڈی دور کرکے کدوکش میں نکالیں اور مغز نارجیل اور چھوارہ پاؤ سیر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکالیں پھر ثعلب مصری، بہمن سرخ و سفید۔ موصلی سفید و سیاہ سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے کے دو چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو سیر ڈال کر حلوا بنالیں۔ پھر گوند ناگوری چار تولہ کشتہ قلعی جو زلیا۔ جاوتری چھ چھ ماشہ اندرجو شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ کر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کرکے خوب آمیز کرلیں۔ خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔ اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوہ بھی ضعف باہ کی اس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔

گھیکوار کا حلوہ ۔ مقوی باہ و مغلظ، نافع درد کمر درد ریحی سنگھاڑے کا آٹا۔ مغز گھیکوار آدھ سیر، آدھ سیر گھی میں ڈال کر بھونیں اور شکر سفید آدھ

سیر ملا کر حلوہ بنالیں اور چار تولہ روز چالیس دن تک کھائیں یہ حلوہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ بھی ہو چکا ہو سرد مزاج عورتوں کے لئے از حد مفید ہے۔ بعض لوگوں کو سرعت انزال کی شکایت بہت ہو جاتی ہے اس میں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ ان گولیوں کو استعمال کریں۔ طباشیر مصطگی رومی۔ جدوار۔ جوتری۔ دارچینی قلمی۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ بہمن سفید۔ درونج عقربی۔ پوست بیرون پستہ۔ نشاستہ جند بید ستر۔ مغز چلغوزہ۔ سونٹھ۔ بزرالبنج۔ سفید درونج۔ سب چار چار رتی ماہی روبیاں تین ماشہ مغز بادام شیریں ایک دانہ۔ زعفران دو رتی۔ خوب باریک پیس کر افیون خالص ساڑھے چار ماشے پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملالیں۔ پھر مشک خالص دو رتی ورق نقرہ سات عدد۔ ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کر کے خوب ملالیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹے قبل مجامعت سے کھائیں اور اگر دودھ موافق ہو دودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں تو آئندہ زکام نہ ہو اگر افیون کھانے والا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھائے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ پھر بتدریج اس کو چھوڑ دے۔

دوسری کم قیمت گولی مانع سرعت۔ عاقرقرحا مازو ئے سبز چھ چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں ایک تولہ۔ تخم ریحاں ۳ تولہ۔ مصطگی رومی ایک تولہ کوٹ

چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں غذا مقوی باہ اور مغلظ منی ماش کی دال پاؤ بھر لیں اور پیاز کا عرق اتنا اس میں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جاوے ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کرلیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کر کے چھلکے دور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولہ اس دال میں سے لے کر پیس کر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملا کر بلا پکائے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں۔ جریان کے واسطے بھی ازحد مفید ہے۔

غذا۔ مقوی باہ، مولد منی، دافع درد کمر، مقوی گردہ وغیرہ۔ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کا تیل پاؤ پاؤ بھر لیں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولہ سے چار تولہ تک کھایا کریں۔

غذا۔ مقوی باہ و گردہ مولد منی اور قریب باعتدال۔ چنے عمدہ بڑے دانے کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کر لیں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کر کے پیس کر مصری ہم وزن ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

غذا۔ مقوی باہ سرد مزاجوں کے لئے پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر پکائیں کہ پاؤ بھر رہ جائیں پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چائے کے ساتھ سوتے وقت کھائیں۔

غذا۔ مقوی باہ مقوی بدن مولد منی اور فربہی لانے والی۔ مغز حب القلقل

مغز بادام شیریں۔ مغز فندق۔ مغز اخروٹ پانچ پانچ تولہ۔ مغز نارجیل۔ مغز چلغوزہ سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اڑسٹھ تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ خالص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کر کے اسی قوام میں ملا کر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملالیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں۔ اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔

حلوہ۔ مقوی باہ و معدہ چنے عمدہ پاؤ بھرلیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں گائے کے گھی میں یا کسی اور گھی میں خفیف بھون لیں۔ پھر برابر ان کے مغز چلغوزہ لیں اور دونوں کو اتنے شہد میں ملالیں کہ جس میں گوندھ جائے پھر مصطگی رومی اور دارچینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملالیں اور سینی میں ڈال کر جمالیں اور قتلیاں کاٹ کر رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولے تک کھایا کریں۔

دوا کم خرچ مقوی باہ۔ چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو چنے پانی میں سے نکال کر ایک ایک کر کے کھالیں۔ بعد ازاں وہ پانی شہد میں ملا کر پی لیں۔ بعض لوگوں کو اس سے بے حد نفع ہوا ہے۔

بطور اختصار چند مقوی باہ غذاؤں کا بیان

گوشت مرغ گوشت گوسفند نر فربہ پرندوں کا گوشت۔ نیم برشت انڈا خاص کر دارچینی۔ کالی مرچ اور خولنجان کے ساتھ۔ یا نمک سلیمانی کے ساتھ۔ مچھلی کے انڈے چڑوں اور کبوتروں کے مغز۔ گھی، دودھ، چاول، انڈوں کا

حریرہ یعنی خاگینہ۔

معجون زرعونی کا نسخہ۔ کالی مرچ۔ پیپل سونٹھ۔ خرفہ دارچینی قلمی۔ لونگ ایک ایک ماشہ تو دری سرخ۔ تو دری سفید۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ بوزیدان اندرجو شیریں۔ قسط شیریں۔ ناگر موتھا۔ بالچھڑ تین تین ماشہ۔ کوٹ چھان کر شہد خالص ساڑھے بارہ تولے میں ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں۔ یہ معجون طبیعت میں جوش پیدا کرتی ہے اور جس کو پیشاب زیادہ آتا ہو بے حد مفید ہے۔

معجون مقوی باہ مولد منی مقوی اعصاب و دماغ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بادام شیریں مغز اخروٹ۔ مغز فندق۔ انجیر۔ مغز نارجیل حب السمنہ تخم خشخاش سفید ایک ایک تولہ کشمش پانچ تولہ خوبانی چھ ماشہ خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں پھر بیدانہ ۲ تولہ حب القرطم تین تولہ بنولہ تین تولہ ان تینوں کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں جب جوش خوب آجاوے مل کر چھان کر ۴۲ تولہ قند سفید ۸ ۴ تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کر لیں۔ پھر شقاقل مصری خولنجان۔ ستاور تج قلمی۔ ایک ایک تولہ۔ بسباسہ، لونگ، جائفل عاقرقرحا۔ مالکنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں پھر چاندی کے ورق چھ ماشہ۔ سونے کے ورق چھ رتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملا لیں اور خوراک ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ یا بلا دودھ کے یہ معجون قریب بہ اعتدال ہے ہر مزاج کے موافق ہے اگر اس میں دو ماشہ کشتہ خبث الحدید اور ملا لیں اور ایک تولہ ہر روز ایک مربے کے ساتھ ملا کیا کہ کھائیں اور اوپر

سے عرق کیوڑہ ۵ ۴ تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام فیرنی جس میں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں ایک چلہ اسی طرح پورا کریں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو یہ بیرون از قیاس نفع دیکھیں۔ یہ معجون مقوی قلب بھی ہے اس لیے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعف قلب سے ہو۔

معجون ۔ مقوی باہ، مولد منی اور کم قیمت بھونے ہوئے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائیں جب حلوا سا ہو جائے گائے کا گھی یا جو گھی مل جائے پانچ تولہ شہد خالص پانچ تولہ ملا کر معجون سا قوام کر لیں اور چار تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے۔

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان!

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں نقص پڑ جاوے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔

علاج ۔ یہ ہے کہ طلاء بنالیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگائیں۔ ہڑتال طبقی۔ سنکھیا سفید میٹھا تیلیہ۔ نوشادر چاروں دوائیں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیس کر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملالیں اور پارہ دو تولہ اس میں خوب حل کر لیں پھر لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر اوپر کا نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اس میں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں اسی طرح حشفہ یعنی

سپاری اور نیچے کی جانب جسے سبون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کر کے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں۔ سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں۔ اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں۔ اور اگر اس کے استعمال کے زمانے میں روٹی اور پنیر غذا رکھیں تو بےحد مفید ہے۔ اس طلاء سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ بعضوں کو بالکل تکلیف نہیں ہوتی اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کو ناغہ کریں یا کافور گائے کے مکھے میں ملا کر لگا دیں۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کی جاوے بعد ازاں قوت کی۔ گرہ نرم کرنے کی دوا یہ ہے۔ بیخ سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش آ جائے مل کر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے۔ پھر مرغی کی چربی بط کی چربی گائے کی نلی کا گودا زرد دو تولہ ملا کر آگ پر رکھیں اور ایک ذات کر لیں اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کر کے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں اور آدھے گھنٹے کے بعد گل بابونہ اکلیل الملک بنفشہ چھ چھ ماشہ آدھ سیر پانی میں پکا کر چھان کر اسی پانی سے دھاریں۔ تین دن یا ایک ہفتہ غرض جب تک کجی دور ہو اس کو استعمال کریں پھر قوت کے واسطے وہ طلا جو پہلی قسم میں گزر چکا ہے بہ ترکیب مذکور لگائیں۔

اور یہ طلاء بھی مفید ہے

مغز تخم کرنجوا۔ جا نفل۔ لونگ دو دو ماشہ باریک پیس کر بینڈے کے دودھ سے گوندھ کر گولیاں بنالیں۔ پھر بوقت ضرورت ذرا سی گولی میں کے تین چار بوند تیل میں گھس کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کرکے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی کریں۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے یہ مرض اکثر جلق سے یا لواطت سے پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج۔ مینڈک کی چربی سوا تولہ۔ عاقرقرحا ساڑھے دس ماشہ گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ اوّل گھی کو گرم کریں پھر چربی کو ملا کر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھ کر اُتار لیں اور عاقرقرحا باریک پیس کر ملا کر ایک گھنٹے تک خوب حل کریں کہ مرہم سا ہو جائے پھر نیم گرم لیپ کرکے پان رکھ کر کچے سوت سے لپیٹ کر رات کو لیٹیں اور صبح کو کھول دیں۔ ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں۔

تنبیہ۔ مینڈک دریائی لینا چاہیے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے استعمال اس کا جائز نہیں دریائی کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا کہ بط کی انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اگر دریائی مینڈک ملنا دشوار ہو تو بجائے اس کی چربی کے روغن زیتون یا روغن کنجد یا گائے کی چربی یا مرغ کی چربی یا بط کی چربی لیں۔

اس مرض کے واسطے سینک کا نسخہ۔ ہاتھی دانت کا بُرادہ ۲ تولہ

مال کنگنی۔ کلونجی تل تو نو ماشہ ۔ انبہ ہلدی ۔ ایک تولہ۔ میدہ لکڑی مصطگی رومی۔ دار چینی قلمی۔ عاقر قرحا تین تین ماشہ۔ لونگ ۲ تولہ۔ تج ۵ ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھ کر تل کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینک کریں۔ ایک ہفتہ یا کم از کم تین دن کام آسکتی ہے۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ لیپ کریں جس میں مینڈک کی چربی ہے اس کے بعد ایک ہفتہ یا تین دن یہ سینک کریں۔ اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا ۱۴ دن وہ طلا لگائیں جو پہلی قسم میں گذرا جس میں نوشادر اور پارہ بھی ہے۔

تیسری قسم ضعفِ باہ کی!

یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو۔ اس کے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی کھانے کی دوائیں قسم اول میں اور لگانے کی قسم .... دوم میں بیان ہوئیں غور کر کے ان ہی میں سے کام لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بسا اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ اور کوئی زہریلی دوا ہوتی ہے۔ لہٰذا احتیاط رکھیں کہ مقدار سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ پہونچ جائے مبادا کوئی کھالے۔ خاص کر طلا وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اس کا خیال رکھیں کیونکہ طلاء بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں طلاء کی شیشی پر اس کا نام بلکہ زہر ضرور لکھدیں اگر کوئی غلطی

سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھالے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلا منگایا ہو اس سے دریافت کریں کہ اس میں کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرت خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے یہ علاج لکھا جاتا ہے۔

اگر خواہش نفسانی کی زیادتی بوجہ جوش جوانی اور تجرد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر شادی میسر نہ ہو تو یہ دوائی کھائیں۔

تخم کاہو ۳۵ ماشہ۔ دھنیا ساڑھے دس ماشہ۔ گلنار۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ سات سات ماشہ۔ کافور ایک ماشہ کوٹ چھان کر اسپغول مسلم ساڑھے دس ماشہ ملا کر سفوف بنا لیں۔ ۹ ماشہ ہر روز کھائیں۔ اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردے کی جگہ باندھیں اور ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں۔

مقوی باہ

چھوارے۔ چنے بھنے ہوئے پاؤ پاؤ بھر کوٹ چھان کر پیاز کے پانی سے گوندھ کر اخروٹ کے برابر لڈو بنا لیں اور ایک صبح اور ایک شام کو کھایا کریں۔ چھوارے کو مع گٹھلی کے کوٹیں یا گٹھلی کو علیحدہ نکال کر آٹا کر کے ملا لیں۔

معجون نہایت مقوی باہ!

شہد ۵ ۲ تولہ قوام کریں بیضہ مرغ بیس عدد اُبال کر ان کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینک دیں پھر زردی کو اس شہد میں ملا کر خوب حل کریں کہ معجون سی ہو جائے۔ پھر عاقرقرحا۔ لونگ۔ سونٹھ ہر ایک پونے ۴ ۳ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں۔

آتشک!

یہ نہایت خبیث مرض ہے اس میں پیشاب کے مقام پر اور اس کے پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سوزش ہوتی ہے۔ اس کے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور ابھار میں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اودا پن ہوتا ہے۔ اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں اس کے ساتھ گنٹھیا بھی ہوتا ہے۔ یہ مرض کئی کئی پشت تک چلا جاتا ہے اس کے لئے ایک ہفتہ تک یہ دوا پئیں۔

انیسون پوٹلی میں باندھا ہوا۔ ہندی خشک۔ منڈی برادہ چوب چینی۔ عشبہ۔ برہمنڈنڈی۔ ہڑ گھری۔ سب پانچ پانچ ماشہ برگ شاہترہ۔ بیخ حنظل بسفائج فستقی چھ چھ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی نو نو ماشہ۔ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر گنٹھیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیریں تین ماشہ اور بڑھا دیں اگر

اس سے دست آویں تو غذا کھچڑی کھا دیں ورنہ شوربا چپاتی بعد سات دن کے یہ گولی کھائیں۔ مغز جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیج کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل۔ پرانا چھوارہ سب ایک ایک ماشہ۔ پرانا گڑ ڈیڑھ ماشہ خوب باریک پیس کر جب مرہم سا ہو جاوے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور یہ گولی روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہوں گے ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پئیں اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب ۲ تولہ ملا کر پئیں۔ پھر تیسرے دن گولی حسب ترتیب مذکور کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی کا استعمال کریں اور احتیاطاً مناسب ہے کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں۔

غذا اُن آٹھ دنوں میں سوائے کھچڑی یا ساگودانہ کے اور کچھ نہ ہو اس کے بعد مہینہ بیس روز یہ عرق پئیں۔

چوب چینی برادہ کی ہوئی۔ عشبہ پانچ پانچ تولہ۔ برگ شاہترہ۔ چرائتہ سرپھوکہ۔ دانہ الائچی خورد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ نیل کنٹھی برادہ صندلین۔ دو دو تولہ۔ سنا مکی تین تولہ رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیر دودھ گائے کا ڈال کر عرق ساڑھے پانچ سیر کشید کرلیں اور تین دن رکھنے کے بعد ۲ تولہ۔ ہر روز شربت عناب ۲ تولہ ملا کر پیا کریں۔ ان تدبیروں سے زخم بھی خارجی دوا کے بھر جاتے ہیں اور اگر خارجی دوا کی ضرورت ہو تو یہ مرہم لگائیں۔

چھالیہ۔ کچلہ پونے چار چار تولہ۔ کتھا پاپڑیہ ساڑھے آٹھ ماشہ دانہ الائچی کلاں سوا تولہ۔ مردار سنگ۔ سنگ جراحت۔ مرچ سیاہ سوا چار چار ماشہ نیلا تھوتھا ساڑھے آٹھ رتی دھوا نسہ بھڑ بھونجے کے یہاں کا تین ماشہ سب دواؤں کو اس طرح بھونیں کہ جل نہ جائیں پھر باریک پیس کر گائے کے گھی ۱۲ تولہ میں ملا کر کافور سوا چار ماشہ پیس کر ملالیں اور زخموں پر لگائیں یہ مرہم چھاجن کے لئے نہایت مفید ہے۔

فائدہ۔ آتشک والے کو زیادہ گرم چیزوں جیسے گائے کا گوشت۔ تیل۔ بیگن میتھی وغیرہ سے ہمیشہ پرہیز چاہئے۔ اور زیادہ ٹھنڈی چیزیں جیسے تربوز ککڑی وغیرہ بھی کم کھائے اور چنا بہت مفید ہے۔

سوزاک کا بیان

پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں۔ اس کا علاج شروع میں آسانی سے ہو سکتا ہے اور پرانا ہو جانے کے بعد نہایت دشوار ہے۔

علاج۔ پہلے زخم کے صاف ہونے کی بعد ازاں بھرنے کی تدبیر کریں اسی طرح کہ ارنڈی کا تیل ۴ تولہ دودھ شکر سے میٹھا کر کے پئیں اور ہر دست کے بعد گرم پانی پئیں۔ دوپہر کو ساگو دانہ دودھ میں پئیں شام کو دودھ چاول کھائیں۔ اگلے دن یہ ٹھنڈا پانی پئیں۔

لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ۔ تخم خرفہ پانچ ماشہ پانی نکال کر شربت بنفشہ

۲ تولہ مل کر کے پئیں اور اگر بہروزہ کا تیل مل جائے تو دو بوند بتاشے میں کھائیں۔ تیسرے دن پھر ارنڈی کا تیل بموجب ترکیب مذکورہ اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن پھر ارنڈی کا تیل اور چھٹے دن ٹھنڈائی پئیں غذا برابر ساگو دانہ اور دودھ چاول رہے۔ تینوں مسہلوں کے بعد یہ سفوف کھائیں۔
شورہ قلمی ۳ تولہ۔ سنگ جراحت۔ مغز تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ تخم کاسنی خارخسک۔ نشاستہ نو نو ماشہ۔ گل ارمنی۔ صمغ عربی۔ ریوند چینی رحب کا کنج۔ ست بہروزہ۔ مغز تخم تربوز۔ دم الاخوین چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ گیارہ تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیہ بنالیں۔ پھر ایک پڑیہ کھا کر اوپر سے تخم خیارین ۵ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری بارد دو تولہ ملا کر پئیں۔ پندرہ دن یا کم از کم ہفتہ بھر کھائیں۔
غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو بعد ازاں یہ سفوف کھائیں اگرچہ ضرورت باقی رہی ہو طباشیر گندھک زرد سات سات ماشہ۔ تخم خیارین ۱۴ ماشہ تخم خرفہ کتیرا۔ ہلدی چار چار رتی۔ مرمکی ۲ رتی۔ گلنار ۷ رتی۔ زرشک افیون خالص زرا وند مدحرج ایک ایک ماشہ تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ برابر ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ہر ایک پڑیہ ہر روز تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں اگر قبض کرے تو دو تولہ شقے رات کو سوتے وقت کھا لیا کریں کم از کم پندرہ دن یہ سفوف کھائیں۔
بعد صحت مہینہ بیس دن وہ عرق مصفی پئیں جو آتشک کے بیان میں

کذا جس میں پہلا جزو چوب چینی ہے۔ سوزاک والے کو مرچ کم کھانی چاہیئے اور کچنال کی گلی بہت مفید ہے اور جو یہ ہے ستہ آتشک کے بیان میں گزرا وہ یہاں بھی ہے۔

پچکاری نافع سوزاک

توتیا کھیل کیا ہوا نبن ماشہ۔ سرمہ پسا ہوا۔ دم الاخوائن۔ پھٹکڑی سفید۔ بریاں۔ سنگ جراحت چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر انگور کے پتوں کا پانی اور مہندی کے پتوں کا پانی چھٹانک چھٹانک بھرا ور بکری کے دودھ آدھ پاؤ میں ملا کر دو تہ کپڑے میں چھان کر کانچ کی پچکاری سے صبح و شام پچکاری لیں یہ ایک نسخہ چار دن کو کافی ہے۔

توتیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اس کو پیس کر کسی برتن میں ہلکی آگ پر رکھیں اور ہلاتے رہیں۔ جب رنگ ہلکا پڑ جائے کام میں لائیں۔

فائدہ ۔ کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں گرم پانی سے دھار دیں۔ بابونہ پانی میں پکا کر دھار دیں اگر کسی طرح نہ کھلے تو ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں۔

خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا!

اس مرض سے چنگ بھی ہو جاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے۔
علاج ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم کتاں۔ سیوس گندم دو سیر پانی

میں پکاکر دھاریں اور رہینگ - مرزنجوش - فرفیون اکلیل الملک - گل بابونہ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملاکر نیم گرم لیپ کریں اور معجون کمونی یا جوارش زرعونی کھائی جائے اس کا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گزرا۔
غذا ابھی مقوی کھائیں۔

آنت اُترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب دو سوراخ ہیں ان سوراخوں کے بڑھ جانے سے یا پھٹ جانے سے اندر کی جھلی معہ آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اندر کی جھلی بھی پھٹ کر آنتیں فوطوں میں لٹک پڑتی ہیں اس کو آنت اُترنا کہتے ہیں۔ عربی نام فتق ہے اور کبھی فوطوں میں پانی آجاتا ہے اس کو عربی میں اردرہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریاح آجاتی ہے اسکو فیلہ ریحی کہتے ہیں۔ اس بحث کو تین قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اوّل ۔ آنت اُترنے کے بیان میں ۔ یہ مرض بہت بوجھ اُٹھانے یا کودنے یا بہت شکم سیری پر جماع کرنے سے ہوجاتا ہے۔

علاج ۔ چت لیٹاکر آہستہ دباکر اوپر کو چڑھائیں اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھاریں۔ اور روغن بابونہ گرم کرکے ملیں۔ اور خطمی پانی میں پکاکر باندھیں۔ جب نرم ہوجائے دباکر اوپر کو چڑھائیں۔ جب چڑھ جاوے یہ لیپ کریں تاکہ آئندہ نہ اُترے۔

سن ر۔ اقاقیا۔ مازو سبز۔ ایلوا۔ جوز السرو۔ دوال۔ کوکن ایل
سب سب چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سرکہ ہری مکو کے پانی میں پیکا کر
کپڑے پر لگا کر چپکائیں اور ٹکی باندھ دیں اور تین دن تک چت لیٹ رکھیں۔ یہ
لیپ فتق کی جملہ قسموں کو مفید ہے خواہ آنت اُتری ہوئی ہو یا ریاح ہو یا پانی
ہو۔ غذا صرف شوربا دیں۔

بعد تین دن کے آہستہ اُٹھا دیں اور ٹہلنے دیں اور یہ لیپ دوبارہ کریں۔
اور لنگوٹ باندھے رہا کریں ایک تدبیر نہایت مفید یہ ہے کہ ایک پیٹی میں
ایک ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت چیز اتنے وزن کی سی کر اس پیٹی کو لنگوٹ
کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اُترنے کے وقت
پھولا پن معلوم ہوتا تھا کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے۔ اس سے چند
روز میں وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور آنت اُترنے کا اندیشہ بالکل نہیں
رہتا۔ اس ترکیب کو تالا لگانا کہتے ہیں۔ ایسی پیٹیاں انگریزی بنی ہوئی
بھی بکتی ہیں۔

آنت اُترنے کے واسطے پینے کی دوا

معجون فلاسفہ سات ماشہ یا معجون لکونی ایک تولہ کھا کر اوپر سے سونف
۵ ماشہ پانی میں پیس کر گلقند آفتابی ۲ تولہ ملا کر پئیں۔ معجون فلاسفہ متواتر
چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید ہے۔ بادی چیز چند دن سے
پرہیز رکھیں۔

قسم دوم ۔ قبلہ ریحی یعنی فوطے میں ریاح آجانے کے بیان میں۔
باجرہ اور نمک اور ریتھوسی دو دو تولہ لے کر دو پوٹلی بناکر گلاب میں ڈال کر سینکیں اور دوا سپنی تلمی پیس کر بابونہ کے تیل میں ملاکر اکثر ملاکریں اور یہ گولی کھایا کریں۔ تخم کرفس۔ انیسون رومی۔ اسپند۔ مصطگی۔ زعفران۔ سب سات سات ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ آملہ ساڑھے دس ماشہ۔ سکنج۔ گوگل ساڑھے تین تین ماشہ۔ پودینہ خشک۔ قسط شیریں۔ نرکچور۔ درونج عقربی۔ اسارون پونے دو دو ماشہ۔ سکنج اور گوگل کو پانی میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملاکر گولیاں چنے کے برابر بنالیں اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز کھاتک لیا کریں اور معجون فلاسفہ یا معجون کمونی بھی کافی ہے۔ چند روز متواتر کھائیں۔ غذا میں تھوا اور مولی زیادہ مفید ہیں اور بادی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔

قسم سوم ۔ فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں۔ پانی کم پیا کریں۔ اور دوا وہی کھائیں جو قبیلہ ریحی میں گزری اور دوا یہ لیپ کریں۔
عاقرقرحا دو تولہ۔ زیرہ سیاہ ایک تولہ باریک پیس کر مویز منقٰی ۲ تولہ ملا کر اتنا کوٹیں کہ ایک ذات ہوکر مثل مرہم کے ہوجائے پھر گرم کرکے صبح و شام لیپ کریں جب پانی زیادہ آجائے تو عمدہ علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے۔

فائدہ ۔ چونکہ ان تینوں قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں ہر قسم کی علامتیں زیادہ تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں۔ مختصر سا فرق یہ ہے

کہ اگر قسم اول جب نرا و فقط حبقی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اگر ریاح ہو تو ذرا دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا۔ اور فوطے چمکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے۔ لنگوٹ باندھے رہنا جملہ اقسام میں مناسب ہے اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

فتق کی اور بھی قسمیں ہیں جن کا علاج بلا رائے طبیب کے نہیں ہو سکتا آنت اترنے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضرور ہے۔

فائدہ۔ کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں بدون اس کے کہ آنت اترے یا ریح آجائے یا پانی ہو اس کی علامت یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور نہ فوطوں کی کھال چمکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہو۔

علاج۔ معجون فلاسفہ کچھ عرصہ تک کھائیں اور پھٹکری سفید تیل میں گھس کر لیپ کریں۔

دوسرا لیپ[1] پنڈول ۲ ماشہ۔ شوگران[2] ۲ ماشہ سرکے میں خوب پیس کر لیپ کریں۔ یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ شروع میں ہی علاج کریں اور کچھ عرصہ تک نہ چھوڑیں۔

---

[1] قانون ۱۲۔ [2] اگر شوگران نہ ملے۔ اجوائن خراسانی ڈالیں۔ ۱۲

فوطے یا عضو تناسل کا درد

کبھی ان اعضاء میں درد ہونے لگتا ہے بدون اس کے کہ ورم ہو یا آنت اترے۔

علاج۔ ارنڈی[1] کا تیل ملیں کہ اکثر اقسام میں مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو طبیب سے پوچھیں۔

فوطوں یا جنگاسوں میں خراش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہوجاتا ہے اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہوجاتا ہے۔

علاج۔ گرم پانی اور صابون سے دھویا کریں تاکہ میل نہ جمے اور سفیدہ کاشغری روغن گل میں ملاکر لگائیں اور اگر خراش بڑھ گئی ہو اور زخم ہوگیا ہو یہ مرہم[2] لگائیں۔

کندر۔ دم الاخوین۔ مرمکی نو نو ماشہ۔ ایلوا۔ مردار سنگ۔ انزروت سات سات ماشہ باریک پیس کر روغن گل سات تولہ میں ملاکر خوب گھوٹیں کہ مرہم ہوجائے جس کو فوطوں اور جنگاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو مہندی کا پانی یا ہرے دھنیے کے پانی میں یا سرکہ ملاکر لگایا کریں۔

---

[1] طب اکبر یا قانون ۱۲۔ [2] طب اکبر ۔ ۱۲

عضو تناسل کا ورم

اگر اس میں سوزش و تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغن گل ملا کر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو چھوہارے کی گٹھلی اور خطمی سرکے میں گھس کر لگائیں۔

قد وقع الفراغ عنہ للخامس عشر من ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ فی بلدۃ مایرٹھ فالحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ بعدد الکائنات۔

تمت

اضافہ جدیدہ از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

سوال (۱) - جماعت میں امام کے قراءت کرنے کے بعد کوئی شخص آکر شریک ہو تو اب اس کو ثنا یعنی سبحانک اللّٰہم پڑھنا چاہیئے یا نہیں اگر چاہیئے تو نیت باندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت - ؟

جواب - نہیں پڑھنا چاہیئے - (کذا فی الدر المختار فصل صفۃ الصلوٰۃ)

سوال - کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا اب رکعت تو اس کو مل گئی مگر ثنا فوت ہوئی - اب اس کو دوسری رکعت میں ثنا پڑھنی چاہیئے یا کسی اور رکعت میں یا اس سے ساقط ہوگئی - ؟

جواب - کہیں نہ پڑھے -

سوال - رکوع کی تسبیح سہو کے سجدہ میں کہی یعنی بجائے ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اس کے تو سجدہ سہو تو نہ ہوگا یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی - ؟

جواب - اس میں ترک سنت ہوا - اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا -

سوال - رکوع کی تسبیح سجدہ میں کہہ رہا تھا یا کہہ چکا تھا اور پھر سجدہ ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدہ کی تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہیئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی - ؟

جواب - اگر امام یا منفرد ہے تسبیح سجدہ کی کہہ لے اور اگر مقتدی ہو تو امام کے ساتھ کھڑا ہو -

سوال - نماز میں جمائی جب نہ رکے تو منہ میں ہاتھ دے لینا چاہیئے یا نہیں - ؟

جواب۔ جب ویسے نہ رُکے ہاتھ سے روک لینا جائز ہے (کذا فی الدر المختار صفحہ ۱۷۴ من الجلد الاوّل)

سوال۔ ٹوپی اگر سجدہ میں گر پڑے تو اُسے پھر ہاتھ سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہیے یا ننگے سر نماز پڑھے۔؟

جواب۔ رکھ لینا بہتر ہے اگر عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے (کذا فی الدر المختار مکروہات الصلوٰۃ)

نوٹ!

چونکہ یہ صورتیں نماز میں اکثر پیش آجاتی ہیں اس لئے حضرت مولانا عم فیضہم سے استفسار کیا گیا مولانا نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ان مسائل کو اسی طرح بطور سوال وجواب بہشتی گوہر کے آخر میں داخل کر دو لہٰذا حسب الحکم مولانا عم فیضہم اس مقام پر مسائل داخل کئے گئے اس سے پہلے جن لوگوں نے اس کتاب کو طبع کرایا ہے اس میں یہ مسائل نہ ملیں گے۔ لہٰذا خریداروں کو دیکھ کر خریدنا چاہیئے ورنہ کتاب ناقص رہے گی۔

تمت بالخیر

۱۳۶ مشہور کتب
جو اب تک شائع ہو چکی ہیں

ناول !					
		زخم	الیاس احمد گدی	چاندنی	عادل رشید
بورن کلب	کرشن چندر	جب پتھر روتے ہیں۔		بھولنے والے	زلیخا حسین
دادر پل کے بچے	″		ٹھاکر پونچھی	ضیا ر	″
غدار	″	اداس تنہائیاں	″	آپا	″
کفن	کرشن گوپال عابد	پت جھڑ کے بچھڑے	″	میرے صنم	″
دھرتی کے پھول	″	یہ رشتے یہ روگ	″	آخری رات	
مسافر	″	بھنور	″	اختر	عادل روپ
پوجا	″	چاندی کے ہاتھ	″	پھول اور تنہائی	″
ایک ہنسی ہزار آنسو	″	کھلونوں کا مزار	″	چینی رقاصہ	
بوند اور سمندر	″	لاجی ٹیکا	عادل رشید	وحشی	محمود آبادی
آشیانہ	امرتا پریتم	بساطِ دل	″	انجانے راستے	″
بند دروازہ	″	بربط کے تار	″	بہکی دھڑکن	سعید امرت
براج بہو	شرت چندر	چندرا	″	روٹھا طوفان	″
بڑی دیدی	″	چندن ہار	″	بکھر گئے سپنے	نظمی صدیقی

۲۹۵۳

تیری صورت میری آنکھیں — مہندر ناتھ
منزل ایک مسافر دو — ″
ایک شمع ہزار پروانے — ″
طوفان سے ساحل تک — ثریا محمود ندرت
غم کی چھاؤں میں — ″
خزاں کے پھول — اقبال جاوید
نشیمن — عابدہ حجاب لکھنوی
کشور — نسیم انہونوی
گمراہ — منظر ہاشمی
دو کھی بہار — حسین علوی
خواب — عارف مارہروی
راز — ″
دور کنارہ — نانک سنگھ
روح کا انتقام — جمیل انجم
رانی کی روح — ″
ریشماں — ذکی آذر

جاسوسی ناول

سیاہ پتھر — عارف مارہروی
پھانسی کا تختہ — مخمور جالندھری
موت کی آغوش میں — ″
رخسار کا زخم — ″
ابوالہول کی روح — اکرم الہ آبادی
دی — ″
بلیک میلر — ″
ریڈیائی دھماکے — ″
نورٹ کرناک — ″
وادیٔ نور — ″
منحوس ستارہ — ″

افسانے

دیوتا اور کسان — کرشن چندر
مسکرانے والیاں — ″
کرشن چندر کے افسانے — ″
ہوائی قلعے — ″
ساگر اور لہریں — کرشن گوپال عابد
لکشمی — ″

شادآں — منٹو
شکاری عورتیں — ″
چغد — ″
کالی شلوار — ″
منٹو کے افسانے — ″
ٹھنڈا گوشت — ″
ایک لڑکی ایک جام — امرتا پریتم
ناگن زلفیں — سعید امرت

مختلف مضامین کی چند کتب

صحت اور تندرستی — ڈاکٹر وشنو داس
برتھ کنٹرول — ″
گیتانجلی — ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور
منٹو میرا دوست — ڈاکٹر کیول دھیر
غالب کے خطوط — غالب
مقالات المشورہ — نغمی صدیقی

منٹو اور فلمی شخصیتیں
سعادت حسن منٹو

خروشچیف کیا چاہتا ہے۔
خواجہ احمد عباس

رہنمائے فوٹوگرافی
ڈی۔آر۔آنند

فلمی نغمے   نظمی صدیقی

تخلیقات خلیل جبران
خلیل جبران

اسلامی کتب!

بہشتی زیور حصہ اول تا سوئم
" " ۴ تا ۶
" " ۷ تا ۹
" " ۱۰ تا ۱۱
مولانا اشرف علی تھانوی

سرکار دو عالم
راشد سہسوانی

سیدہ کا لال
علامہ راشد الخیری

تعلیمات رسول
رضی بدایونی

نعت رسول   "

شاعری

"آج کے اردو شاعر
اور ان کی شاعری"
پرکاش پنڈت

کاشین
نریش کمار شاد

دو آتشہ   "

کلیات اختر شیرانی
اختر شیرانی

دیوان غالب عکسی رنگین
مرزا غالب

دیوان غالب سادہ
مرزا غالب

دیوان ظفر عکسی رنگین
ظفر

دیوان ظفر سادہ   "

کلام بے لگام   ماشا دہلوی
کلیات اکبر   اکبر الہ آبادی
رباعیات عمر خیام حصہ اول
" " " دوئم
" " " سوئم
پروفیسر واقف
کلیات اقبال   اقبال
بانگ درا   "
ضرب کلیم   "
بال جبریل   "
ارمغان حجاز   "
کلام اقبال   "
دیوان داغ   داغ
دیوان ذوق   ذوق
کلام میر
میر تقی میر
کلام فانی   فانی
کلام حالی   مولانا حالی
مسدس حالی   "